

القلم پشاور

ہفت روزہ

533

WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com



۱۶ تا ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ بمطابق ۲۶ فروری تا ۳ مارچ ۲۰۱۶ء

رنگ و نور

سعدی کے قلم سے



اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جو ''قصے'' بیان فرمائے ہیں...... وہ زندہ قصے ہیں...... قیامت تک ان قصوں سے ملتے جلتے مناظر سامنے آتے جائیں گے...... اس لئے قرآن مجید کے تمام ''قصص'' کو بہت غور سے پڑھنا اور سمجھنا چاہیے...... اور ان سے سبق، عبرت اور روشنی لینی چاہیے...... بات آگے بڑھانے سے پہلے حضرات انبیاء علیہم السلام کی خدمت میں سلام عرض کر لیتے ہیں...... تا کہ ہماری اس مجلس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور سلامتی نازل ہو...... ایک نبی تو ایسے ہیں کہ جن پر سلام بھیجنے کا تاکیدی حکم ''اللہ تعالیٰ'' نے خود فرمایا ہے...... وہ ہیں ہمارے آقا مدنی ﷺ...... ہم اپنی ہر نماز کے ''قعدہ'' میں حضرت آقا مدنی ﷺ پر سلام بھیجتے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

یہ بڑا مبارک ''سلام'' ہے...... نماز کے علاوہ بھی اسے پڑھنا چاہیے......

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

فرشتے یہ سلام حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پہنچاتے ہیں...... اور آپ ﷺ جواب ارشاد فرماتے ہیں...... محبت سے پڑھیں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

''السلام'' کہتے ہیں سلامتی کو...... ظاہری آفات سے بھی سلامتی اور باطنی آفات سے بھی سلامتی...... ظاہری آفات وہ ہیں جو انسان کے جسم، مال، گھر، اولاد وغیرہ پر آتی ہیں...... اور باطنی آفات وہ ہیں جو انسان کے دل اور روح پر آتی ہیں...... کفر، شرک، حسد، تکبر، ریاکاری وغیرہ...... سلامتی کی دعاء دراصل جنت میں جانے کی دعاء بھی ہے...... کیونکہ مکمل سلامتی ''جنت'' میں ملے گی...... وہاں نہ بڑھاپا آئے گا اور نہ بیماری...... نہ ذلت آئے گی نہ محتاجی...... نہ زخم آئیں گے نہ موت...... کوئی بوڑھی عورت جس کا چہرہ جھریوں کی وجہ سے شکن آلود لٹھے کی طرح ہو چکا ہو...... وہ اگر اسی ''دنیا'' کو جنت قرار دے تو یہ عجیب مضحکہ خیز جھوٹ ہے...... جنت تو سلامتی کا گھر ہے...... اور وہاں اہل جنت کو اللہ تعالیٰ خود ''سلامتی'' کا انعام دیں گے......

سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِیْمٍ

اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ایک نام ''السلام'' ہے...... کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر عیب، ہر کمزوری اور ہر آفت سے سالم ہیں، پاک ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی ''سلامتی'' عطاء فرمانے والے ہیں...... اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ میں سے ''یا سلام'' کا وِرد بہت تاثیر رکھتا ہے...... ہمارے ایک بزرگ یہ وِرد اس طرح کرتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ یَا سَلَامُ سَلِّمْ''

ترجمہ: یا اللہ! اے سلام! سلامتی عطاء فرمائیے......

پانچ انبیاء علیہم السلام ایسے ہیں کہ...... ان پر ان کے نام کے ساتھ ''سلام'' قرآن مجید میں مذکور ہے...... اور یہ ایمان والوں کا وظیفہ ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام پر سلام بھیجتے رہتے ہیں......

(۱) حضرت سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام

...... آج کے کالم میں حضرت نوح علیہ السلام کے ایک بیٹے کا قصہ ہمارا موضوع ہے...... ارشاد فرمایا:

سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ (سورۃ الصافات: ۷۹)

اہل تجربہ کہتے ہیں کہ...... جو روزانہ صبح شام تین بار یہ سلام پڑھ لے اسے سانپ بچھو وغیرہ نہیں ڈس سکتے

(۲) حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ (سورۃ الصافات:۱۰۹)

(۳) حضرت سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۴) حضرت سیدنا ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام

سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھَارُوْنَ (سورۃ الصافات:۱۲۰)

(۵) حضرت سیدنا الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام

سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ (سورۃ الصافات:۱۳۰)

اور قرآن مجید کی دو آیات ایسی ہیں کہ...... ان کو پڑھنے سے تمام حضرات انبیاء علیہم السلام پر

> ''السلام'' کہتے ہیں سلامتی کو...... ظاہری آفات سے بھی سلامتی اور باطنی آفات سے بھی سلامتی...... ظاہری آفات وہ ہیں جو انسان کے جسم، مال، گھر، اولاد وغیرہ پر آتی ہیں...... اور باطنی آفات وہ ہیں جو انسان کے دل اور روح پر آتی ہیں...... کفر، شرک، حسد، تکبر، ریاکاری وغیرہ......

''سلام'' ہوجاتا ہے......

(۱) سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی (سورۃ النمل:۵۹)

(۲) وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (سورۃ الصافات:۱۸۱-۱۸۲)

بندہ کی کوشش رہتی ہے کہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے یہ سارے ''سلام'' ان مبارک ہستیوں پر بھیج دے......

وظیفہ یوں بن جاتا ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ (چندبار) سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی (تین بار) وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (تین بار) سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ (تین بار) سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ (تین بار) سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھَارُوْنَ (تین بار) سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ (تین بار) سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (چندبار)

ہماری یہ دنیا فتنوں، گمراہیوں، شیطانوں، جادوگروں اور دھوکوں سے بھری پڑی ہے...... اگر کوئی اپنا ایمان بچانا چاہتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ...... حضرت انبیاء علیہم السلام سے جڑا رہے...... تمام انبیاء علیہم السلام کے نبی ہونے پر پختہ ایمان لائے...... تمام انبیاء علیہم السلام سے سچی اور قلبی محبت رکھے...... تمام انبیاء علیہم السلام کے سچے واقعات اور قصوں سے روشنی لے...... حضرت آدم علیہ السلام کو پہلا نبی اور حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی مانے...... اور احکامات میں حضرت محمد ﷺ کی پیروی کرے...... کیونکہ آپ ﷺ کی بعثت کے بعد سابقہ تمام شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں...... حضور اقدس ﷺ کی بعثت سے پہلے یہودیت، نصرانیت اور رہبانیت وغیرہ میں کامیابی مل سکتی تھی...... مگر آپ ﷺ کی بعثت کے بعد...... اب کامیابی صرف ''اسلام'' میں ہے...... دین کی ''دعوت'' بھی اسی لئے ہے...... اور جہاد و قتال بھی اسی لئے ہے...... مسلمانوں میں سے کچھ لوگ ایسے کھڑے ہو گئے ہیں جو اصل میں...... دین اسلام کی دعوت روکنا چاہتے ہیں...... جو ''جہاد فی سبیل اللہ'' کے دشمن ہیں......

ان لوگوں نے یہ نعرہ لگایا ہے کہ...... حضرت محمد ﷺ پر ایمان لائے بغیر بھی یہود و نصاریٰ کامیاب ہو سکتے ہیں...... پاکستان میں اس فتنے کی لگام ''غامدی'' کے ہاتھ میں ہے...... جبکہ مصر میں ''عبدربہ'' اور ہندوستان میں ''وحیدالدین خان'' وغیرہ......

یہ لوگ دراصل...... نہ غامدی ہیں، نہ خانی اور نہ عبدی...... یہ سارے حقیقت میں ''کنعانی'' ...... اور ''یامی'' وغیرہ...... اس پورے فتنے کو سمجھنے کے لئے قرآن مجید کے ایک زندہ قصے میں غور کرنا ہوگا...... یہ قصہ ہے حضرت سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ''بیٹے'' کا...... حضرت سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کل چار بیٹے تھے...... سام، حام، یافث...... یہ تین حضرات ''مومن'' تھے...... اپنے والد محترم کے ہم دین، ہم سفر اور خادم...... چوتھا بیٹا جس کا نام بعض مفسرین نے ''کنعان'' اور بعض نے ''یام'' لکھا ہے...... وہ کافر تھا...... بس اسی بیٹے سے وہ مزاج شروع ہوتا ہے جو لوگوں کو ''غامدی'' بناتا ہے...... اپنے گھر کی ہدایت کو حقیر سمجھنا اور باہر کی عالمی برادری کو معزز سمجھنا...... اپنے گھر کو تنگ سمجھنا اور باہر کے دشمنوں کو ترقی یافتہ سمجھنا...... اپنے گھر کی روشنی کو ذلیل قرار دینا اور باہر کی چکا چوند کو للچائی نظروں سے دیکھنا...... ''کنعان'' کی نوجوان آنکھیں یہ دیکھ رہی تھیں کہ...... اس کا گھر باہر کی دنیا سے بالکل کٹا ہوا ہے...... اس کا گھر باہر کی دنیا میں بہت رسوا اور بدنام ہے...... اس کا گھر باہر کی دنیا سے بالکل الگ اور فرسودہ ہے...... اس گھر کو باہر والے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں...... اس گھر کو باہر والے اپنی ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہیں...... باہر کے لوگ دنیا آباد کر رہے ہیں جبکہ اس گھر میں دنیا ویران نظر آتی ہے...... ایک ''باباجی'' اس گھر سے نکلتے ہیں اور لوگوں کو ایک پیغام سناتے ہیں...... ان کے پیغام کو کوئی نہیں سنتا...... لوگ ان کا مذاق اڑاتے ہیں...... ان کے گلے میں رسیاں ڈال کر ان کو گھسیٹتے ہیں...... چھوٹے بچے ان کے پیچھے تالیاں بجاتے بھاگتے ہیں...... شہر کے معزز لوگ ان کو دیکھتے ہی کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر راستہ بدل لیتے ہیں...... اور شہر کے طاقتور لوگ ان پر پتھر برساتے ہیں...... وہ ''باباجی'' صبح سے رات تک...... لوگوں میں پھرتے، ماریں کھاتے، لہولہان ہوجاتے اور رات کو گھر واپس آتے اور مصلیٰ بچھا کر...... رب تعالیٰ کے سامنے آہ وزاری میں لگ جاتے......

یہی روز کا معمول تھا...... دس سے بارہ سال کی شبانہ روز محنت کے بعد کوئی ایک آدھ آدمی ان کے پیغام کو تسلیم کرتا...... اور وہ تسلیم کرنے والا عالمی برادری کا کوئی معزز، تاجر، مفکر یا صنعت کار نہیں...... کوئی معمولی مزدوری کرنے والا غریب آدمی ہوتا......

یوں کنعان کا گھر...... معاشرے کے غریب اور معمولی افراد کی بیٹھک بن گیا...... عالمی برادری ترقی پر ترقی کر رہی تھی...... اور اس گھر میں صرف یہ بات ہوتی کہ...... اللہ تعالیٰ کو ایک مانو...... تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کی جنت ملے گی...... ہمیشہ ہمیشہ کی

> بے شک اسلام کا ہر حکم بڑا ہو یا چھوٹا...... اسی میں عزت ہے، اسی میں کامیابی ہے...... واشنگٹن اور لندن کی ساری چمک دمک میرے نزدیک...... میری جیب میں رکھی ہوئی اس مسواک کے برابر بھی نہیں...... جو مسواک حضرت آقا مدنی ﷺ نے اس امت کو عطا فرمائی ہے......

کامیابی ملے گی...... اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، معافی مانگو...... تمہیں دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات ملے گی...... اس گھر میں نہ دنیا بسانے کی باتیں ہوتیں...... اور نہ ترقی کے منصوبے...... اب کنعان کے لئے دو راستے تھے...... ایک یہ کہ وہ اپنے تین بھائیوں کی طرح اپنے والد محترم کی بات مان لیتا...... اور دنیا سے کٹ کر ایک الگ مکان کا حصہ بن جاتا...... اور دوسرا راستہ ''غامدیت'' کا تھا کہ...... وہ عالمی برادری کا حصہ بنے...... دنیا میں رہنا ہے تو اہل دنیا کو کامیاب سمجھے...... زمین پر رہنا ہے تو زمین بسانے والوں سے کندھے جوڑے...... آپ کہیں گے کہ...... غامدی تو اس وقت تھا نہیں تو ''غامدیت'' کہاں سے آگئی......

جواب یہ ہے کہ...... یہی ''کنعانیت'' ہر زمانے میں اُبھرتی ہے اور اپنا کوئی اچھا سا نام رکھ لیتی ہے...... آپ جاوید غامدی صاحب کے نظریات دیکھیں، وحیدالدین خان کے نظریات پڑھیں...... عبدربہ کا فلسفہ دیکھیں...... ان سب کی سوچ میں بس ایک بات مشترک ہے...... وہ یہ کہ یہ حضرات اسلام کے گھر میں پیدا ہوگئے...... مگر ان کو اسلام کا گھر حقیر لگتا ہے...... اور اسلام سے باہر کی برادری نعوذ باللہ عزت یافتہ...... پھر یہ اسلام سے نکلنے اور باہر کی برادری کا حصہ بننے کے سفر پر نکل پڑتے ہیں...... آپ کو کوئی دو غامدی دنیا میں ایسے نہیں ملیں گے جن کے نظریات ایک جیسے ہوں...... خود غامدی اور وحیدالدین کے بقول ان کے باہمی نظریات میں...... اَسّی فیصد اختلاف ہے...... مگر ان سب کا راستہ اور سوچ ایک ہے...... اور وہ ہے ''کنعانی'' پریشانی...... یہ جس چیز کو عزت اور ترقی سمجھتے ہیں وہ انہیں اپنے گھر میں نظر نہیں آتی...... اور اس گھر سے باہر کی ساری دنیا ان کو اچھی لگتی ہے...... چنانچہ وہ گھر کی حدود سے آزاد ہونے اور باہر کی برادری کا حصہ بننے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں...... اس کوشش میں پھر وہ اپنے نئے نئے نظریئے اور طریقے گھڑتے ہیں...... وہ چاہتے ہیں کہ اسلام کے گھر کی محفوظ عمارت کو عالمی برادری کا کوٹھا بنا دیں...... اسی لیے وہ اسلامی مسلّمات اور اسلامی امتیازات کا انکار کرتے ہیں...... تا کہ اسلام کا اصلی گھر مکمل طور پر تبدیل ہوجائے...... حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو سال تک قوم کو دعوت دیتے رہے...... ان کے گھر سے ''لا الہ الا اللہ'' کا کامیابی والا پیغام بلند ہوتا رہا...... ان کے گھر پر رحمت اور فرشتے دن رات اُترتے رہے...... مگر ''کنعان'' تو زمین دیکھ رہا تھا...... معاشرہ دیکھ رہا تھا، دنیا دیکھ رہا تھا...... زمانے کے معزز کہلانے والے لوگوں کے ساتھ اٹھ بیٹھ رہا تھا...... چنانچہ اسے اپنے والد پر بھی شرمندگی ہوتی...... اور اپنے گھر پر بھی...... جب ملک میں قحط پڑتا تو ملک کے دانشور مل بیٹھتے...... طرح طرح کے آبپاشی اور زراعت کے منصوبے بناتے...... کنعان گھر آتا تو ''اباجی'' فرماتے...... قوم اگر ''استغفار'' پر آجائے تو قحط ختم ہو جائے...... پھر ''اباجی'' یہ دعوت لے کر شہر کے گلی کوچوں میں نکل جاتے...... لوگ مذاق اڑاتے کہ...... ''استغفار'' کا آبپاشی یا زراعت سے کیا تعلق؟...... کنعان کو بڑی شرم آتی کہ واقعی...... میرا باپ پورے خاندان کو شرمندہ کر رہا ہے...... زراعت و تجارت کے ماہرین کے سامنے استغفار، استغفار کی دعوت دیتا ہے...... حالانکہ دنیا بہت آگے نکل چکی ہے...... بس اسی شرم اور شرمندگی نے کنعان کو کفر کی راہ پر ڈال دیا...... جبکہ باقی تینوں بھائی...... اپنے ''اباجی'' کی تصدیق کرتے رہے...... اور انہیں ہمیشہ یہ فخر رہا کہ ہم جس گھر میں ہیں اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے...... اس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے اترتے ہیں...... ہمیں اپنے خالق کو راضی کرنا ہے نہ کہ...... فانی مخلوق کو......

پھر اس پوری قوم کی تباہی کا فیصلہ ہوگیا...... تین بیٹے باپ کے ساتھ نجات کی کشتی بنانے میں مصروف ہوگئے...... عالمی برادری نے اس کشتی کا مذاق اڑانا شروع کردیا...... ''کنعان'' اس شرمندگی سے بچنے کے لئے عالمی برادری کا حصہ بنا رہا...... پھر طوفان آگیا...... عالمی برادری ڈوب گئی...... کنعان بھی غرق ہوگیا...... اور وہ گھر جو روئے زمین پر سب سے الگ تھلگ، سب سے کٹا ہوا...... سب سے فرسودہ سمجھا جاتا تھا...... ایک کشتی میں بیٹھ کر پورے روئے زمین کا مالک بن گیا......

آج وہی گھر ''اسلام ہے'' ...... وہی کشتی ''دین اسلام'' ہے...... اور اس کے چاروں طرف اس گھر اور کشتی کا مذاق اڑانے والی چمکتی دمکتی عالمی برادری...... وہ جو اسلام کے گھر میں پیدا ہوگئے...... مگر ان کی سوچ اور فکر کنعانی ہے...... وہ اس گھر کو نعوذ باللہ حقیر سمجھ کر اس سے کھسکتے جا رہے ہیں...... یہ سارے لوگ طوفان اور آگ کی طرف جا رہے ہیں...... اور وہ جن کو اس گھر پر فخر ہے...... ایمان ہے، اعتماد ہے...... وہ کامیابی اور جنت کی طرف جا رہے ہیں...... بے شک اسلام کا ہر حکم بڑا ہو یا چھوٹا...... اسی میں عزت ہے، اسی میں کامیابی ہے...... واشنگٹن اور لندن کی ساری چمک دمک میرے نزدیک...... میری جیب میں رکھی ہوئی اس مسواک کے برابر بھی نہیں...... جو مسواک حضرت آقا مدنی ﷺ نے اس امت کو عطا فرمائی ہے...... جہاد فی سبیل اللہ تو بہت بڑا حکم ہے...... ہمیں نہ اسلام پر کوئی شرمندگی ہے نہ جہاد پر...... ہمیں نہ داڑھی پر شرمندگی ہے اور نہ شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھنے پر...... ارے یہی تو عزت، حسن، کامیابی اور ترقی کے نقشے ہیں......

یا اللہ! ایمان اور اسلام کی نعمت پر آپ کا شکر...... بے حد شکر...... الحمدللہ رب العالمین

لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللھم صل علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

☆......☆......☆

کلمۂ حق

مولانا محمد منصور احمد

i.maqsood313@yahoo.com



پوری دنیا میں معرکہ حق و باطل برپا ہو چکا ہے، دونوں طرف سے صفیں درست کی جا رہی ہیں۔ آپ اسے تہذیبوں کی جنگ کہیں یا مفادات کا کھیل، حقیقت یہی ہے کہ کفار اپنی پوری طاقت کے ساتھ اسلام کی ایک ایک نشانی کو مٹانے کیلئے سرگرم ہو چکے ہیں اور وہ اپنی مادر پدر تہذیب کے مقابلے میں کسی بھی نظام زندگی کو برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

دورِ جدید کے کفار اس حقیقت کو بھانپ چکے ہیں کہ اسلام ہی وہ تازہ دم' قابل عمل اور سدا بہار دین ہے' جو اِن کے بنائے زندگی کے بے بنیاد اور غلط اصولوں کو چیلنج کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ دنیا بھر میں صرف مسلمان ہی وہ واحد قوم ہے' جن کے پاس ایسا سرچشمۂ ہدایت ''قرآن مجید'' موجود ہے' جس کے سُوتے کبھی خشک نہیں ہوں گے اور وہ ہر دور میں اپنا اعجاز منواتا رہے گا۔

طاغوت اور اُس کے حواری اس بات سے بھی آگاہ ہیں کہ ایک مسلمان جب تک اپنے پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے جڑا ہوا ہے' وہ کبھی بھی ان کے جال میں نہیں پھنس سکتا۔ پہلے وہ چھپ کر کہتے تھے لیکن اب برسرِ عام' علی الاعلان کہتے ہیں کہ دنیا بھر میں اسلام کی مذہبی شناخت' وہ نظریۂ جہاد کی شکل میں ہو یا داڑھی اور پردہ کی صورت میں' وہ ہمارے لیے ناقابل برداشت ہے

دہشت گردی کے خلاف جنگ کا نعرہ تو ایک بہانہ ہے۔ اصل دہشت گردی کا نشانہ تو خود مسلمان ہیں۔ آپ گنتے جائیں' اس وقت دنیا کے کتنے ممالک میں جنگیں برپا ہیں۔ کتنے خطوں میں بسنے والے لوگوں کو قتل وغارت گری اور جان و مال کی تباہی کا سامنا ہے۔ کشمیر، فلسطین، شام، افغانستان اور عراق' یہ سب مسلم ممالک ہیں جہاں کفار ننگی جارحیت کر رہے ہیں اور نہتے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں۔

یہ کفار خود ہی مسلمانوں پر جنگ مسلط کرتے ہیں اور پھر جب چند باعزم' باحوصلہ اور باہمت لوگ ان کو انہی کی زبان میں جواب دیتے ہیں تو یہ ''چور مچائے شور'' کی طرح دہشت گردی' دہشت گردی کی رٹ لگا دیتے ہیں۔ پھر ان کا زرخرید میڈیا بھی میدان میں آجاتا ہے اور عوام کے ذہنوں کا رخ اصل دہشت گردوں سے پھیر کر' ہر پگڑی' ٹوپی اور داڑھی والے کی طرف کر دیتا ہے۔

یہ مرحلہ بہت اہم ہوتا ہے کیونکہ بہت سے مخلص مسلمان بھی کفار کے میڈیا کے پروپیگنڈے کا شکار ہو کر زمینی حقائق کو سمجھنے اور اُنہیں دین و ایمان کی نگاہ سے دیکھنے کے بجائے میڈیا کے پہنائے ہوئے چشمے سے دیکھتے ہیں اور یوں خیال کرتے ہیں کہ یہ کفر و اسلام کی جنگ نہیں' یہ عقیدہ اور ایمان کا معرکہ نہیں' صرف چند لوگوں اور گروہوں کا مسئلہ ہے۔

اسی مرحلہ پر مسلمانوں میں سے چند سیکولر ملحدین کھڑے کئے جاتے ہیں' جن کا کام یہ ہوتا ہے کہ:

(۱)...... وہ مسلمانوں کا اسلام سے اعتقاد متزلزل کریں اور انہیں یہ تعلیم دیں کہ اسلام (نعوذ باللہ تعالیٰ) دورِ جدید کے مسائل حل کرنے میں ناکام ہے۔ اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ وہ بھی کفار کی ترقی میں شریک ہوں اور اُن کی طرح دنیاوی وسائل سے مستفید ہوں تو انہیں کفار کے راستے پر ہی چلنا ہوگا۔ ان لوگوں کی یہ ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ مسلمانوں کو یہ بات بھلا دیں کہ انہوں نے اسلام پر عمل کر کے ہی دنیا پر ایک ہزار سال تک حکومت کی ہے اور زندگی کے تمام میدانوں میں کامیابی کے پرچم لہرائے ہیں۔

عام طور پر یہ طبقہ' اسلام کو براہ راست نشانہ بنانے کے بجائے اُن لوگوں پر طنز کے تیر چلاتا ہے' جو اسلام کے محافظ ہیں۔ ملاّ، مولوی، مجاہد، مدرسہ، یہ سب ان کو ایک آنکھ نہیں بھاتے۔

(۲)...... اگر اُن میں اتنی ہمت نہ ہو کہ قرآن و حدیث کو ناقابل عمل کہہ سکیں تو پھر قرآن و حدیث سے ہی ایسے جملے اور الفاظ منتخب کر لیتے ہیں' جنہیں وہ اپنی من پسند تشریح کا جامہ پہنا سکیں۔ مثلاً گانے بجانے اور فحاشی کے جواز کیلئے' وہ حدیث پاک پیش کریں گے' جس میں چند چھوٹی بچیوں کا دف بجا کر اشعار پڑھنے کا تذکرہ آیا ہے۔ اس طرح وہ اپنی زبان کی مہارت سے' رائی کے دانے سے پورا کوہِ ہمالیہ ثابت کر دیتے ہیں۔

اسلام پر اس عمل جراحی (آپریشن) کیلئے یہ لازم ہوتا ہے کہ پہلے وہ یہ ثابت کریں کہ چودہ سو سال میں دورِ نبوت سے لے کر آج تک کسی نے بھی' اُن کے علاوہ اسلام کو نہیں سمجھا۔ گویا (نعوذ باللہ) یہ آیات اور احادیث، ڈیڑھ ہزار سال سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ اور امتِ مسلمہ کے تمام مفسرین' محدثین، فقہاء کی نظر سے نہیں گزریں بلکہ آج ہی ان پر نازل ہوئی ہیں۔ سیکولر ملحدین' نئے ہوں یا پرانے' یہ سب کا ہی کامیاب طریقۂ واردات ہے۔

(۳)...... ان لوگوں کی خاص پہچان یہ ہوتی ہے کہ ان کے اپنے کوئی اصول ہوتے ہیں' نہ عقائد اور نظریات۔ یہ کرائے کے لوگ' ہر دشمنِ اسلام کو ارزاں نرخوں پر دستیاب ہوتے ہیں۔ ۱۹۷۰ء سے لے کر ۱۹۹۰ء تک جب روس اور چین کی طرف سے کمیونزم کا زوردار حملہ تھا' اُس وقت ان لوگوں کو اپنے سوا ساری دنیا' امریکی ایجنٹ نظر آتی تھی۔ یہ کھلم کھلا جمہوریت کو ایک لعنت کہتے تھے اور انسانی حقوق کے نعروں کو ایک دھوکہ اور فراڈ۔ پھر جب جہادِ افغانستان کے نتیجے میں سویت یونین ٹکڑوں میں بکھر گیا اور چین نے بھی اپنے نظریات میں تبدیلی کر لی تو یہی لوگ' سرمایہ دار یورپ اور امریکہ کی ملازمت کرنے لگے اور اب انہیں وہ ہی لعنتی جمہوریت، انسانیت کی نجات دہندہ نظر آنے لگی۔

گویا مسلمان کہلانے کے باوجود، ان کیلئے صرف اسلام ہی ناقابل قبول ہے اور یہ ہر اسلام دشمن مشین کا پرزہ بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

(۴)...... ان ملحدین کی سب سے اہم ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ یہ مسلمانوں کے دلوں میں موجود' باطل کے مقابلے میں مزاحمت کے جذبات کو ختم کر کے اُن کو مفاہمت کا درس دیتے ہیں۔

مسلمان جب بھی قرآن مجید پڑھتا ہے تو اس کے دل و دماغ میں حق کی حمایت اور باطل سے بغاوت کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔

وہ دیکھتا ہے کہ سیدنا حضرت نوح علیہ السلام اپنے گنتی کے چند افراد کے ساتھ کھڑے ہیں اور مقابلے میں پوری قوم ہے، جو کبھی جسمانی اذیت دیتی ہے تو کبھی زبانی طعنے، کبھی دھمکیاں دیتی ہے تو کبھی مذاق اڑاتی ہے لیکن سیدنا حضرت نوح علیہ السلام نہ ہار مانتے ہیں اور نہ ہی باطل سے کوئی مفاہمت کرتے ہیں۔

مسلمان سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ پڑھتا ہے یا سیدنا حضرت موسیٰ اور سیدنا حضرت ہارون علیہما السلام کا قصہ، مسلمان سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات سنتا ہے یا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات۔ لفظ' لفظ اور سطر' سطر اُس کے ضمیر کو جھنجوڑتی ہے۔ حرف' حرف اور آیت' آیت اُس کے ایمان کو تازہ کرتی ہے اور وہ اس حقیقت کو پا لیتا ہے کہ مسلمان کا کام باطل سے مفاہمت نہیں' اُس کے سامنے مزاحمت ہے۔

مزاحمت کا یہ سلسلہ صرف اقوام اور ممالک کی سطح پر نہیں ہوتا بلکہ گھریلو اور ذاتی سطح پر بھی ہوتا ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف بلائے اور محرمات میں آپ کو شریک کرنا چاہیے اُس وقت طریقے اور سلیقے سے حق بات کہنا اور صحیح بات پر ڈٹے رہنا' یہی دینِ اسلام کی تعلیم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہے۔

جن افراد اور خاندان نے اس سرخ لکیر کو برقرار رکھا اور سب پر یہ واضح کر دیا کہ جہاں اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پامال کیا جائے گا' جہاں رسوم اور رواج کے نام پر اسلامی تہذیب کا جنازہ نکالا جائے گا اور جہاں محرمات کو اعلانیہ طور پر سرانجام دیا جائے گا' وہاں ہم سے شرکت اور تعاون کی امید نہ رکھنا' ایسے گھرانوں میں آج بھی نئی نسل کا ایمان سلامت اور محفوظ ہے۔

لیکن جہاں مفاہمت اور خیرسگالی کے جوش میں ہر منکر میں شرکت کو گوارا کر لیا گیا' خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت پر سمجھوتہ کر لیا گیا اور ہر کسی کو خوش کرنے کے چکر میں اپنے پیارے رب جل شانہ کو ناراض کر دیا گیا تو رفتہ رفتہ خود اُن خاندانوں اور گھرانوں میں ایسے منکرات جنم لینے لگے' جنہیں خود وہ بھی اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ بالخصوص روشن خیالی کے شوق نے تو حکمرانوں اور عوام سب میں ہی وہ غضب ڈھایا ہے کہ الاماں، الحفیظ۔ کسی عوامی شاعر نے بہت اچھے انداز میں موجودہ حالات کی تصویر کشی کی ہے:

میرے ہم وطن لوگو! اب آئے گی روشن خیالی
جی ہاں! بہت غضب ڈھائے گی روشن خیالی
وہ جو پردہ تھا باحیاء خواتین کا، سب اتر جائے گا
مردوں کی اب داڑھی کو منڈوائے گی روشن خیالی
تمنا تھی کہ لکھ پڑھ جائیں گے بچے ہمارے
ہمیں کیا پتہ تھا کہ بڑی تباہی لائے گی روشن خیالی
سوچا تھا کہ بزنس ترقی کر جائے گا ہمارا
معلوم نہیں تھا کہ سود بھی کھلائے گی روشن خیالی
ہم تو چلے تھے اپنے وطن کو ترقی دلانے کیلئے
مگر یہ تو خیال ہی نہ تھا کہ در آئے گی روشن خیالی
مذہب' تہذیب' اخلاق' ثقافت اور کردار
خبردار' ہوشیار' ہر عمارت کو ڈھائے گی روشن خیالی

یاد رکھیں! جس نے بھی کلمۂ طیبہ پڑھا ہے' اللہ تعالیٰ کی بندگی اور حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا اقرار کیا ہے اور وہ اسلام کو اپنا نظریۂ حیات مناتا ہے تو اُس کیلئے حق و باطل کے معرکے میں اور اسلام اور کفر کی جنگ میں غیر جانبدار رہنا ممکن ہی نہیں ہے۔ اُسے کھل کر حق کا اعلان کرنا چاہیے، صحیح بات کا اظہار کرنا چاہیے اور یہ اعلان کر دینا چاہیے کہ خیر و شر کے اس مقابلے میں ہم غیر جانبدار نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کی گمراہی اور آفات و حادثات سے محفوظ فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

☆......☆......☆

اظہار تعزیت

ہم امام اہلسنت مفتی احمد الرحمٰن رحمہ اللہ کی اہلیہ محترمہ، مولانا اشتیاق احمد (ناظم مرکز الجمیل) کے سسر، بھائی عبدالحسیب (ٹنڈو محمد خان) کے بھائی، بھائی افضل کھوکھر (پسرور) کی اہلیہ، بھائی رانا سلیم (عصابہ منتظم) کے والد، بھائی فرحان الٰہی (خادم مرکز) کے والد، بھائی عبدالغفار (شعبہ مالیات) کے چچا کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

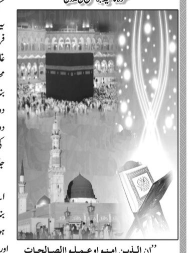
منجانب
امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ
و ادارہ القلم



نیک بندوں کے حق میں محبت کی فضا ہوتی ہے

قرآنی افادات

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ



"ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمن ودا" (سورہ مریم)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے بھلے کام کئے "رحمٰن" ان کے لئے ایک محبت پیدا کردے گا" یہاں "رحمٰن" کا لفظ آیا ہے یعنی ایسی محبت جس میں رحمت بھی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک بندوں کے حق میں ایسی محبت کی فضا پیدا کردے گا۔ اور کس انداز سے؟ مفسرین نے تو اس کا مطلب یہ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرے گا، لیکن صحیح تفسیر اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے محبت دلوں میں پیدا فرمادے گا۔ چنانچہ حدیث قدسی میں صحیح حدیث ہے غالباً صحیحین کی کہ "جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو فرشتہ جبریل سے کہتا ہے کہ "مجھے فلاں بندے سے محبت ہے، تم بھی اس سے محبت کرو" وہ دوسرے فرشتوں سے کہتے ہیں پھر اوپر کے آسمان والے دوسرے آسمان والوں کو، یہاں تک کہ اس کی محبت، دریا کی مچھلیوں تک اور سوراخوں کی چیونٹیوں تک سرایت کی جاتی ہے۔"

اور یہ آنکھوں سے مشاہدہ کیا، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے فضل سے دکھایا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ومقبول بندوں کی محبت کہاں کہاں تک پہنچ جاتی ہے اور ایسی ہوتی ہے کہ قلوب مسخر ہوجاتے ہیں اور یہ ایسی خبر متواتر اور ایک ایسی حقیقت ہے، تاریخی حقیقت بھی ہے اور مشاہدہ بھی کہ اس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔

ہم نے چند بزرگوں کو دیکھا ہے ہندوستان میں اور کچھ بزرگوں کو دیکھا ممالک عربیہ میں، کہ جیسے ایک انتظام ہے کہ کوئی جا کر دلوں میں ان کی محبت ڈال دے اور ان کو پلادے، یعنی گویا کوئی چیز ہے، کوئی پیالہ ہے، جو جا کر سب کو پلایا جاتا ہے، ان کو خود خبر نہیں ہوتی اور نہ اس کا کوئی ذمہ دار ہوتا ہے اور اس کا نہ کوئی منتظم ہوتا ہے، آپ ہی آپ محبت پیدا ہوجاتی ہے۔ بالکل جیسے آب وہوا کا اثر ہوتا ہے، تبدیلی ہوتی ہے یا لطافت ہوتی ہے آب وہوا کی یا چمن کی خوشبو ہوتی ہے، پھول کی خوشبو ہوتی ہے، اس طرح وہ خوشبو پہنچ جاتی ہے، اب جس درجہ کا آدمی ہے اتنے ہی بڑے حلقہ میں وہ خوشبو پہنچ جاتی ہے۔

ہم نے چند بزرگوں کو دیکھا، حضرت مولانا احمد علی لاہوری صاحب رحمہ اللہ کہ تقسیم سے پہلے پاکستان میں ان کے پاس بڑے بڑے لوگ لاہور کے آتے اور سر جھکا کر بیٹھے ہوتے تھے اور حضرت تقریر کرتے تھے، ایک مرتبہ تقریر کی کہ "اے لاہوریو! احمد علی اتنے دنوں سے لاہور میں ہے ایمانیوں کو دیکھنے کو ترستا ہے، تمہارے یہاں سب کچھ ہے لیکن ایمان والے بہت کم ہیں۔ اس میں کوئی راستہ میں بیٹھا ہے اور ہم دیکھتے تھے کہ چوٹی کے لوگ آتے تھے، معلوم ہوتا جیسے کسی نے جا کر گھول کر پلا دیا ہو۔

ہندوستان میں ہم نے اپنے حضرت شیخ ومرشد مولانا عبدالقادر رائے پوری رحمہ اللہ کو دیکھا پورے علاقے میں کیا یہاں (ہندوستان) سے لے کر پاکستان تک جہاں سے کہ جب وہ حجاز گئے تو ہم نے دیکھا کہ پورے حجاز میں احترام اور ایک محبت کی فضا تھی۔ اسی طرح حضرت مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ کو دیکھا بغیر کسی تشہیر کے، اور حضرت مولانا مدنی رحمہ اللہ کو اور پھر آخری دور میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ کو دیکھا، ان کی زیارت کی، وہاں بھی دیکھا کہ لوگ چلے آرہے ہیں بڑے سے بڑا عالم چلا آرہا ہے، دروازہ بند ہے، ابھی سب باہر ہیں تخت بچھا ہوا ہے، بہت سے کھڑے ہیں، بہت سے بیٹھے ہیں، اس انتظار میں کہ دروازہ کھلے اور ہم جائیں مجھے یاد ہے کہ بڑے سے بڑے عالم اور بڑے سے بڑے معزز لوگ بھی وہاں ہوتے تھے، سب سر جھکائے ادب سے بیٹھے ہیں کہ حضرت کی زبان سے کوئی لفظ نکلے۔

اب یہ سب کیا چیز ہے؟ "سیجعل لھم الرحمن ودا" اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے لئے "رحمٰن" نے ان کے لئے یعنی ان کے لئے دلوں میں جو محبت پیدا ہوگی اس میں خود رحمت کا شائبہ ہوگا، رحمت ملی ہوئی ہوگی۔

اور ایک محبت ایسی ہوتی ہے جو رحمت کے بغیر ہوتی ہے (نازک لفظوں والی چیز ہے اس کو بیان کرنا بھی مشکل ہے) ایک محبت ہے، محبت تو ہے لیکن اس میں رحمت نہیں۔ آدمی اپنی محبت کا اظہار کردینا چاہتا ہے۔ چاہے اس کو تکلیف پہنچے، اب بہت سی مرتبہ دیکھا کہ محبت کے اظہار میں، محبت کا معاملہ کرنے میں آدمیوں کو جسمانی تکلیف پہنچ گئی، نہیں بلکہ ہم اپنی محبت کا اظہار کریں کہ اس کو دبائیں گے، ہم ان کو چمٹائیں گے، ان کو لٹائیں گے، ہم یہ کریں گے، ہم ان کو گھسیٹ کر اپنے گھر لے جائیں گے، کھلائیں گے، دعوت ضرور کریں گے، چاہے ان کا پرہیز ہو۔

یہ وہ محبت ہے جس کے ساتھ رحمت شامل ہے" **سیجعل لھم الرحمن ودا** "ان اللہ کے بندوں کے حق میں جو محبت پیدا کی جاتی ہے اس میں رحمت بھی شامل کردی جاتی ہے، تا کہ یہ کام کریں تا کہ یہ ابھی رہیں تا کہ ان سے فائدہ پہنچے اور یہ آرام پائیں۔

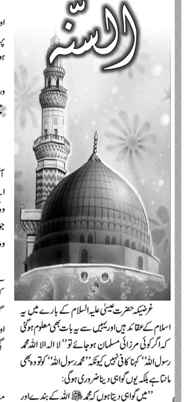
اب ایک ایک لفظ جو قرآن مجید کا ہے اپنے پیچھے ایک عالم رکھتا ہے، کتب خانہ رکھتا ہے، کسی تفسیر میں ان کا احاطہ نہیں ہوسکتا نہ کسی زبان میں......

"ودا" یہ نکرہ ہے۔ ایک خاص طرح کی محبت یعنی اس کی بھی قسمیں ہوں گی کہ ان کا احاطہ نہیں ہوسکتا اور ان کے درجات بھی ایسے ہوں گے۔ ۱۰۰ نمبر کے، ۹۰ نمبر کے، ۸۰ نمبر کے، ۷۰ نمبر کے ہوں گے، "ودا" کسی قسم کی محبت اللہ پیدا فرمادے گا۔

محبت کی بھی ایسی شکلیں ہیں کہ ایک تو معالج کی محبت ہوتی ہے، ایک ماں باپ کی محبت ہوتی ہے، ایک استاذ کی محبت ہوتی ہے، ایک دوست کی محبت ہوتی ہے، یہ سب جس کے ساتھ جو مناسب سمجھے گا وہ محبت پیدا کرے گا۔

☆......☆......☆

کلامِ ہادیٔ عالم ﷺ



معارفِ نبوی

غرضیکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ اسلام کے عقائد ہیں اور یہیں سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ اگر کوئی مرزائی مسلمان ہوجائے تو "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہنا کافی نہیں کیونکہ "محمد رسول اللہ" کو تو وہ بھی مانتا ہے بلکہ یوں گواہی دینا ضروری ہوگی:

"میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی دجال، لعین اور کذاب ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اُٹھالئے گئے ہیں، وہ عنقریب قرب قیامت میں نازل ہوں گے اور وہ زندہ ہیں آسمان پر۔"

یہ عقیدے رکھے گا تو وہ دائرہ اسلام میں داخل ہوگا، ورنہ نہیں۔

جس نے اپنے ایمان کو سنوارا اس کی نیکی دس گنا بڑھادی جاتی ہے

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی نے اپنے اسلام کو سنوار لیا اور اپنا دین ستھرا بنالیا تو جو نیکی کا کام وہ کرے گا وہ دس گنا لکھی جائے گی سات سو گنا تک، اور جو برائی کرے گا وہ اس کی مثل لکھی جائے گی یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جاملے۔"

تشریح: اس حدیث میں ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسلمان ہوجائے اور اپنے اسلام کو صحیح کرلے، سنوار لے تو مسلمان ہونے کے بعد تو ہر نیکی دس گنا لکھی جائے گی، دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک اور اگر کوئی برائی کرے گا تو وہ ایک ہی برائی لکھی جائے گی، زیادہ نہیں لکھی جائے گی۔

یہاں چند چیزیں سمجھنے کی ہیں:

۱) ایک یہ کہ اپنا اسلام صحیح کرلے، اس کا کیا مطلب؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ پھر عقیدے میں کھوٹ نہ ہو، تذبذب نہ ہو اور کسی قسم کا شک نہ ہو، خلاصہ یہ کہ اس کا عقیدہ کھرا اور صاف ہو کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی ہر بات صحیح ہے، عقیدہ ہو "**لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**" اور اس معاملے میں اگر کوئی کسی قسم کا شبہ پیدا کرے، کوئی گڑبڑ پیدا کرے تو اس کی پروا نہ کرے، اس کو قابل اعتبار ہی نہ سمجھے اور اگر یہ چیز نہیں تو پھر اسلام ٹھیک نہیں، کیونکہ تذبذب اور شک وشبہ کے ساتھ اسلام نہیں اور اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی کسی بات پر ایمان نہ ہو، دل میں بات نہیں اُترتی تو یہ بھی ایمان نہیں ہے، اور دوسری بات یہ کہ اسلام میں بدعات اور غلط نظریات کی آمیزش نہ کرے، ملاوٹ نہ کرے، گیہوں میں جو نہ ملائے، ملاوٹ ہے نا! تو کھرا سودا وہی ہوگا جس میں ملاوٹ نہیں ہوتی، اپنے عقیدے میں غلط نظریات کی ملاوٹ نہ کرے۔

۲) اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ کسی مسلمان سے کوئی غلطی ہوجانا یا کسی گناہ کا سرزد ہوجانا اسلام کے خلاف نہیں، اس سے کسی کی مسلمانی نہیں جاتی، کمال اسلام تو نہیں رہتا لیکن کسی گناہ کی وجہ سے ہم اس کو اسلام سے خارج قرار نہیں دے سکتے، لیکن اگر عقیدے میں گڑبڑ ہو تو پھر ہم اس کو مسلمان نہیں سمجھیں گے۔ کسی قطعی حکم کا انکار کرتا ہے، ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے یہ بات فرمائی، اب کسی عقلی شبہ یا کسی اور بات کی بناء پر کہتا ہے کہ "میں تو نہیں مانتا" نہ مان، جہنم میں جا! تیرے نہ ماننے سے اللہ اور اس کے رسول کا کیا بگڑتا ہے؟ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی کسی بات کا انکار کردینا چاہے تہجد اور پنج وقتہ نمازیں پڑھتا ہو اور ایک ہزار مرتبہ روزانہ کلمہ پڑھتا ہو، تب بھی یہ شخص مسلمان نہیں رہتا، کافر ہوجاتا ہے۔ اگر حضور ﷺ کی کسی بات کا انکار کردیتا ہے کہ میں نہیں مانتا یا اس کا مذاق اُڑاتا ہے یا اس میں شک وشبہ اور تذبذب کا اظہار کرتا ہے تو مسلمان نہیں رہتا، معلوم ہوا کہ گناہ سے تو اسلام اور ایمان ضائع نہیں ہوتا لیکن حضور ﷺ کے لائے ہوئے دین کی ایک بات کا انکار کردینا اس سے ایمان ضائع ہوجاتا ہے۔

۳) یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ اپنے اسلام کے اندر غلط نظریات یا بدعات کو ملادینا یہ حسن اسلام نہیں، بلکہ یہ اسلام میں ملاوٹ ہے۔

۴) اس حدیث شریف سے حق تعالیٰ شانہٗ کی رحمت بھی معلوم ہوئی کہ جو نیکی کا کام کرو کم سے کم دس گنا دیا جاتا ہے باقی اپنے اخلاص پر ہے، کسی کو ستر گنا ملتا ہے، کسی کو سات سو گنا ملتا ہے اور تعداد آگے بھی بڑھ سکتی ہے، سات ہزار تک پہنچ سکتی ہے، سات لاکھ تک پہنچ سکتی ہے، ستر لاکھ تک پہنچ سکتی ہے اور وہاں تک پہنچ سکتی ہے جہاں ہماری گنتی ختم ہوجائے، صرف ایک نیکی کا بدلہ، بخلاف اس کے اگر کوئی برائی کرے تو وہ ایک ہی لکھی جاتی ہے دو نہیں لکھی جاتی۔

ایک حدیث شریف میں یوں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها، ومن جاء بالسيئة فلا يجزى الا مثلها وهم لايظلمون (الانعام:۱۶۰)

"جو لے کر آئے ایک نیکی اس کو ملے گا دس مثل دس نیکیاں اور جو کوئی برائی لے کر آئے اس کو اتنی ہی ملے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔" (طبرانی، الاسماء والصفات للبیہقی، مستدرک الحاکم)

مطلب یہ ہے کہ ایک برائی کی جگہ سو برائی لکھ دیں، سو تو دور کی بات سوا بھی نہیں لکھیں گے، اگر دو چھٹانک کی برائی کی تھی تو اتنا ہی لکھیں گے، اس سے زیادہ نہیں لکھیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے اس آیت شریفہ کو تلاوت فرمایا اور فرمایا کہ: ایک دس پر بھاری نہیں ہوسکتا، کیا مطلب؟ دس گناہ کرو گے اور ایک نیکی کرو گے تو برابر ہوجائیں گے، ایک اور دس کا مقابلہ تو نہیں ہوسکتا، اور حدیث شریف میں فرمایا کہ: کہ مزید رحمت یہ ہے کہ دائیں جانب کا فرشتہ نیکی لکھنے پر اور بائیں جانب کا فرشتہ برائی لکھنے پر مقرر ہے، جب آدمی نیکی کرتا ہے تو دائیں والا فرشتہ تو فوراً لکھ لیتا ہے وہ دائیں والا افسر ہے اور بائیں والا اس کا ماتحت ہے، جب بندہ برائی کرتا ہے تو وہ بائیں والا اپنے افسر سے کہتا ہے کہ: لکھ دوں؟ وہ کہتا ہے ذرا ٹھہر جاؤ! ابھی نہیں لکھو ہوسکتا ہے کہ توبہ کرلے اور تمہیں لکھنے کی ضرورت ہی نہ پیش آئے، نیکی فوراً لکھتے ہیں اور فوراً محفوظ کرلیتے ہیں اور برائی فوراً نہیں لکھتے بلکہ بندے کو مہلت دیتے ہیں شاید اب بھی توبہ کرلے ہمیں لکھنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ (طبرانی، الاسماء والصفات للبیہقی، مستدرک الحاکم)

☆......☆......☆

قرآن کے سائے میں......

ماخوذ از قصص القرآن

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ



حضرت سموئیل علیہ السلام

اگرچہ قرآن عزیز نے ان تفصیلات کو غیر ضروری سمجھ کر نظر انداز کردیا ہے یا حقیقتاً یہ تفصیلات خود اپنی جگہ پر صحیح نہیں ہیں لیکن اس بات پر قرآن اور تورات دونوں کا اتفاق ہے کہ جالوت کے قاتل حضرت داؤد علیہ السلام ہیں اور جالوت کے قتل سے ہی اسرائیلیوں کو فتح اور دشمن کو شکست نصیب ہوئی۔

"اور جب وہ (مجاہدین) جالوت اور اس کے لشکر کے مقابل ہوئے تو کہنے لگے اے پروردگار! ہم کو صبر دے اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافر قوم پر ہم کو فتح ونصرت عطا فرما۔ بس اللہ کے حکم سے انہوں نے ان (فلسطینیوں) کو شکست دے دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کردیا اور اللہ نے داؤد کو حکومت اور حکمت عطا فرمائی اور جو مناسب جانا وہ سب کچھ سکھایا۔"

بعض اسرائیلی روایات میں یہ بھی ہے کہ جالوت کی زبردست طاقت اور بنی اسرائیل کے اس کے مقابل ہونے میں جھجک کو دیکھ کر طالوت نے یہ اعلان کردیا تھا کہ جو شخص جالوت کو قتل کرے گا میں اس سے اپنی بیٹی کی شادی کروں گا اور اس کو حکومت میں بھی حصہ دار بناؤں گا، چنانچہ جب داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کردیا تو طالوت نے وفاء عہد کے پیش نظر اس کے ساتھ اپنی لڑکی میکال کی شادی کردی اور حکومت میں بھی حصہ دار بنالیا۔ (سموئیل کی کتاب۔ البدایہ والنہایہ ج۲ ص ۸، ۹)

ایک اسرائیلی روایت پر محاکمہ

تورات کے صحیفہ سموئیل میں طالوت اور داؤد کے متعلق ایک طویل داستان پائی جاتی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ طالوت نے داؤد کے شجاعانہ کارناموں کی بناء پر حسب وعدہ ان سے اپنی بیٹی کی شادی کردی مگر بنی اسرائیل کی ان کے ساتھ والہانہ عقیدت اور ان کی غیر معمولی شجاعت کو اس نے اچھی نظر سے نہ دیکھا اور اس کے دل میں ان کی جانب سے آتش بغض وحسد بھڑک اُٹھی مگر اس نے اس کو پوشیدہ رکھا اور اندر ہی ایسی ترکیبیں کرتا رہا کہ جس سے داؤد کا قصہ پاک ہوجائے۔

باپ کے خلاف طالوت کے لڑکے اور لڑکی داؤد کے رازدار اور ہمدرد رہے اور اس لیے ہر موقع پر طالوت کو ناکام ہونا پڑا۔ آخر زچ ہو کر اس نے علی الاعلان داؤد کی مخالفت شروع کردی اور داؤد یہ دیکھ کر اپنی بیوی اور سالے کو ہمراہ لے کر فرار ہوگئے اور فلسطینیوں کے ایک قصبہ میں طالوت کے دشمن کے یہاں پناہ لی۔ اسرائیلیوں کی اس باہمی آویزش سے دشمنوں نے فائدہ اُٹھایا اور انہوں نے فوج کشی کرکے اسرائیلیوں کو سخت ہزیمت دی۔

اب اس جگہ سے سدی کی روایت اور تورات کی روایت میں قدرے اختلاف پایا جاتا ہے، تورات کہتی ہے کہ طالوت اس جنگ میں مارا گیا اور سدی کہتا ہے کہ شکست کا یہ منظر دیکھ کر ساؤل (طالوت) اپنے کیے پر پچھتایا اور نادم ہوا اور وقت کے بزرگوں اور کاہنوں سے دریافت کیا کہ میری توبہ قبول ہونے کی بھی کوئی صورت نکل سکتی؟ ہے سب نے انکار کیا مگر ایک عابدہ عورت ہاں کہہ کر اس کو الیسع نبی کی قبر پر لے گئی اور دعاء کی حضرت الیسع قبر سے اُٹھے اور اس سے کہا کہ تیری توبہ کی صرف یہ ایک صورت ہے کہ تو حکومت داؤد کے حوالے کردے اور اپنے خاندان سمیت جہاد فی سبیل اللہ میں شریک ہو کر شہید ہوجا، چنانچہ اس نے یہی کیا اور اس طرح حکومت داؤد کے ہاتھوں میں بلاشرکت غیرے آگئی اور ساؤل (طالوت) نے مع خاندان کے جام شہادت پی لیا۔

یہ پوری داستان سموئیل کے صحیفہ سے ماخوذ ہے مگر سدی کے حوالے سے اصحاب سیر نے بھی اس اسرائیلی داستان کو اسلامی روایات کی طرح بیان کیا ہے حتیٰ کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی جو منقبت سورۂ بقرہ کی آیت میں مذکور ہے اس داستان کو اس کی تفسیر میں بیان کردیا گیا ہے، معلوم نہیں کہ گزشتہ دور میں اسرائیلیات کی نقل کا اس قدر ذوق کیوں پیدا ہوگیا تھا کہ یہود نے جن داستانوں کو اپنی گمراہی اور غلط روی کی تائید کے لئے گڑھا تھا ان کو بھی اسلامیات میں شامل کرنے سے احتیاط نہیں برتی گئی اور تاریخ وسیرت تو کجا تفسیر قرآن جیسے اہم مقام کو بھی اس خرافات سے محفوظ نہ رہنے دیا گیا چنانچہ یہاں بھی یہی صورت حال پیش آئی ہے۔

قرآن عزیز کی زبانی آپ سن چکے ہیں کہ جب سموئیل علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے مطالبہ پر طالوت (ساؤل) کو بادشاہ تسلیم کرنے سے انکار کردیا تھا اور انحراف کی راہ اختیار کی تھی مگر جب خدائی نشان نے ان کو لاجواب بنا دیا تب مجبور ہو کر طالوت کو اپنا اولوالامر تسلیم کرلیا۔ چنانچہ علمائے یہود اس بات کو محسوس کرتے رہے کہ ہماری مجرمانہ عادات وخصائل کے اعداد وشمار میں یہ ایک مزید اضافہ ہے کہ ہم نے خدا کے مامور انسان طالوت کو نااہل بنا کر شروع میں اس کو بادشاہ تسلیم کرنے سے انکار کردیا تھا لہٰذا ایسی صورت پیدا کرنی چاہئے کہ جس سے یہ ثابت ہوسکے کہ طالوت (ساؤل کے بارہ میں نااہلیت امارت کا جو دعویٰ ہم نے کیا تھا وہ صحیح اور سچ ظاہر ہوجائے اور ہم کو دنیا کے سامنے یہ کہنے کا موقع ملے کہ وہ امور تھے جن کو ہم نے اپنی فطانت وفراست سے پہلے ہی بھانپ لیا تھا اور آخر کار طالوت (ساؤل) کی نالائقی اور نااہلیت ثابت ہو کر رہی۔ جرم ہلکا کرنے اور اپنی مجرمانہ خصلت پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ وہ اقدام ہے جو سموئیل کی کتاب میں طالوت (ساؤل) اور حضرت داؤد علیہ السلام کی باہمی آویزش سے متعلق داستان میں نظر آرہا ہے، مگر وائے افسوس کہ ہمارے بعض ارباب سیر وراویان تفسیر نے بھی اس حقیقت تک پہنچے بغیر اپنی سادگی سے کتب سیر وتفسیر میں اس کو نقل کردیا اور یہ وجہ نہ فرمائی کہ جس ہستی (طالوت) کو قرآن عزیز مامور من اللہ قرار دے رہا ہے اور جس کی برکت سے تابوت سکینہ بنی اسرائیل کو دوبارہ عطا ہورہا ہے اور جس کو **زادہ بسطة فی العلم والجسم** کہہ کر اس کے علم وشجاعت کو پرشوکت الفاظ میں سراہ رہا ہے، ہم بغیر کسی دلیل وبرہان قویم کے کس طرح ایسے شخص کو قابل نفرت حرکات کا حامل قرار دے کر مورد لعن طعن بنا سکتے ہیں۔ قرآن عزیز سے یہ قطعاً بعید ہے کہ جس ہستی کی زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ معاصی میں گزر رہا ہو اور وہ جرائم کا مرتکب ہو رہا ہو اس کے مناقب ومحامد کا تو ذکر کردے اور اس کی زندگی کے دوسرے پہلو کو نمایاں نہ کرے، پس جبکہ قرآن عزیز نے طالوت کی ثناء ومنقبت کے علاوہ ایک لفظ بھی مذمت کا بیان نہیں کیا بلکہ اس کی جانب اشارہ تک موجود نہیں ہے تو ایک مسلمان کے لئے کس طرح جائز ہوسکتا ہے کہ وہ تورات کی اس خرافی داستان کو صحیح تسلیم کرے۔ (جاری ہے)



حدیث ۳۳۷: کسی جاندار کو آگ کا عذاب نہ دیا جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام میں سے ایک نبی کو کسی چیونٹی نے کاٹ کھایا تو اس کے حکم پر چیونٹیوں کا بل ہی جلادیا گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر وحی بھیجی کہ تجھے تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا لیکن تونے ان کے پورے ایک گروہ کو جلا ڈالا جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا تھا......

حدیث ۳۳۸: مکانات اور نخلستان کو جلانا

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم مجھے ذی الخلصہ سے راحت کیوں نہیں دیتے؟ یہ قبیلہ خثعم میں ایک گھر تھا جس کو کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کا فرمان سن کر قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کے ہمراہ چلا جن کے پاس گھوڑے تھے، لیکن میرا پاؤں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا جس سے میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں کے نشانات اپنے سینے پر دیکھے اور آپ ﷺ نے دعاء فرمائی: اے اللہ! اس کو گھوڑے پر جمادے۔ اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔ الغرض حضرت جریر رضی اللہ عنہ وہاں گئے اور اس بت کو توڑ کر جلادیا، پھر رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی کے ذریعے اس کی اطلاع دی۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے بیان کیا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں آپ ﷺ کے پاس اس وقت آیا ہوں جبکہ وہ بت خالی پیٹ والے (کھوکھلے) یا (انہوں نے کہا) خارشی اونٹ کی طرح خاکستر ہوچکا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قبیلۂ احمس کے گھوڑوں اور شہ سواروں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعاء فرمائی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے بنونضیر کے نخلستان جلادیئے تھے۔

حدیث ۳۳۹: سوئے ہوئے مشرک کو قتل کرنا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے چند آدمیوں کو ابورافع کی طرف بھیجا تا کہ وہ اسے قتل کردیں۔ ان میں سے ایک صاحب آگے چل کر ان کے قلعے میں داخل ہوگئے۔ ان کا کہنا ہے کہ میں ان کے گھوڑوں کے اصطبل میں چھپ گیا۔ پھر انہوں نے قلعے کا دروازہ بند کردیا۔ اس دوران انہوں نے ایک گدھا گم پایا تو اس کی تلاش میں باہر نکلے۔ میں بھی ان لوگوں کے ساتھ باہر نکلا تا کہ ان پر یہ ظاہر کروں کہ میں بھی تلاش کرنے والوں میں شامل ہوں۔ بالآخر انہوں نے گدھا تلاش کرلیا اور قلعے میں داخل ہوگئے۔ میں بھی ان کے ساتھ اندر آگیا۔ پھر انہوں نے دروازہ بند کردیا اور ایک طاق میں اس کی چابیاں رکھ دیں جسے میں نے دیکھ لیا۔ جب وہ سوگئے تو میں نے چابیوں کا گچھا اُٹھایا اور دروازہ کھول دیا۔ پھر میں ابورافع کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے اسے آواز دی: ابورافع! اس نے مجھے جواب دیا تو میں فوراً اس کی آواز کی طرف بڑھا اور اس پر وار کردیا۔ وہ چلایا تو میں باہر آگیا۔ میں لوٹ کر پھر اس کے کمرے میں داخل ہوا گویا میں اس کا فریاد رس ہوں۔

میں نے کہا: ابورافع! اس مرتبہ میں نے اپنی آواز بدل لی تھی۔ اس نے کہا: تو کیا کر رہا ہے تیری ماں کی ہلاکت ہو، میں نے کہا: تجھے کیا بات پیش آئی؟ اس نے کہا: نا معلوم کوئی شخص میرے کمرے میں گھس آیا ہے اور اس نے مجھ پر حملہ کردیا ہے۔ انہوں نے کہا: تب میں نے تلوار اس کے پیٹ میں رکھ دی، پھر اس پر زور دیا حتیٰ کہ وہ اس کی ہڈیوں میں اُتر گئی۔ جب میں اس کے کمرے سے نکلا تو بہت دہشت زدہ تھا۔ میں ان کی سیڑھی کے پاس آیا تا کہ اس کے ذریعے سے نیچے اُتروں مگر میں اس پر سے گر گیا اور میرے پاؤں کو سخت چوٹ آئی۔ پھر جب میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں تو اس وقت تک یہیں رہوں گا جب تک اس کی موت کا اعلان خود نہ سن لوں، چنانچہ میں وہیں ٹھہر گیا اور میں نے رونے والی عورتوں سے ابورافع حجاز کے سوداگر کی موت کا اعلان باآواز بلند سنا۔ پھر میں وہاں سے اُٹھا تو مجھے اس وقت کچھ بھی درد محسوس نہیں ہوا حتیٰ کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے سارا واقعہ بیان کیا۔

☆......☆......☆

مشعل



ترجمہ: کتاب الجہاد......صحیح بخاری



شب وروز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب وسنت کے اذکار

غم اور فکر کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِوَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ (بخاری)



اس مستقل سلسلے میں "الفقہ" آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیرنظر مضمون حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی کتاب "حلال وحرام" سے ماخوذ ہے۔

بربنائے شقاق فسخِ نکاح اور دارالقضاء ہریانہ کے ایک فیصلے کے چند تسامحات

سوال: بعد سلام گزارش ہے کہ میرا نکاح جون ۲۰۰۵ میں "............" سے ہوا تھا، لڑکی دوبار میرے یہاں رہ کر گئی ہے، اس کے بعد ماں باپ نے لڑکی کو نہیں بھیجا، جس کی وجہ سے یہ مقدمہ دارالقضاء میں چلا گیا، وہاں سے جو فیصلہ آیا ہے وہ یہ ہے کہ نکاح فسخ ہوگیا ہے، کیا مذہب اسلام میں بغیر طلاق دیئے نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا یہ فیصلہ غلط ہے؟

(۲) لڑکی کے پاس ہمارے تقریباً ایک لاکھ کے زیورات ہیں، نکاح ٹوٹ جانے کے بعد یہ واپس کرنا چاہیے یا نہیں؟ کیونکہ دارالقضاء نے خالی نکاح فسخ کردیا، نہ ہی ہمارے زیورات لوٹانے کا حکم دیا اور نہ ہی جو لڑکی کے باپ نے ہم سے پیسے لے رکھے ہیں وہ واپس کرنے کے لیے کہا، کیا یہ فیصلہ صحیح ہے؟

(۳) اس فائل کے مطابق یہ فیصلہ صحیح ہے یا غلط؟ اس میں کوئی کمزوری اگر ہے اور ایسے نکاح نہ ٹوٹتا ہو، تو تفصیل دے کر احقر پر احسان فرمائیں۔ شکریہ

الجواب وباللہ التوفیق:

حامداً ومصلیاً ومسلماً: (۱) فقہ حنفی کے مطابق شقاق کی وجہ سے زوج کی رضامندی کے بغیر اگرچہ فسخ نکاح نہیں ہوسکتا، لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی بھی طرح نباہ نہ ہونے، نیز شوہر کے طلاق پر عدم آمادگی کی صورت میں، شوہر کی اجازت کے بغیر بھی طلاق واقع کی جاسکتی ہے، چنانچہ "کتاب الفسخ والتفریق" مولفہ حضرت مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی اور "مجموعۂ قوانین اسلامی" مرتبہ مسلم پرسنل لاء بورڈ میں اسی مذہب مالکی کے مطابق حنفی قاضی کو بھی کارروائی کی اجازت دی گئی ہے، لیکن بہرحال حنفی قاضی کو امام مالک رحمہ اللہ کے مسلک کی شرائط وتفصیلات کی پابندی اور انہیں ملحوظ رکھنا ضروری ہے، وہ شرائط وتفصیلات "کتاب الفسخ والتفریق" میں کسی قدر تفصیل سے مذکور ہیں، نیز "مجموعہ قوانین اسلامی" میں بھی بعض شرطوں کا اجمالاً ذکر ہے۔

جہاں تک منسلکہ (مقدمہ...... بنت علی شیر یمنا نگر بنام .... یمنا نگر، دائر کردہ دارالقضاء ہریانہ (مسلم پرسنل لاء بورڈ) فیصل کردہ بتاریخ ۴/۴/۱۴۳۲ھ مطابق ۱۰/۳/۲۰۱۱ فیصلے کی بات ہے تو اس کی پوری تفصیل ہمارے سامنے نہیں ہے، مقدمے کی کارروائی اور فیصلے کی جو تفصیلات آپ نے بھیجی ہیں ان میں بہ ظاہر کچھ خامیاں ہیں۔ اس لیے کہ بعض ضروری امور (مثلاً قاضی کی طرف سے ابتداء اصلاح حال کی کوشش، جس کا ذکر "کتاب الفسخ التفریق" میں ہے، قاضی کا دو حکموں کو مقرر کرنا، پھر حکمین کی طرف سے مصالحت کی سعی اور سعی کی ناکامی کی صورت میں، عورت کی طرف سے مطالبۂ تفریق جس کا ذکر مجموعۂ قوانین اسلامی میں بھی ہے) کا (منسلکہ کاغذات میں) کوئی ذکر نہیں ہے، اس لیے جب تک یقین کے ساتھ معلوم نہ ہوجائے کہ شرائط کی تکمیل ہوئی یا نہیں ہوئی، ہم فیصلے کی صحت وعدم صحت سے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے، لہٰذا آپ فیصلہ ہذا کا مرافعہ عالی قدر صدر مسلم پرسنل لاء بورڈ حضرت مولانا "محمد رابع حسنی ندوی" صاحب، ناظم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی خدمت میں کریں، اگر وہ مناسب سمجھیں گے تو مرکزی دارالقضاء کو فیصلۂ مذکورہ پر نظر ثانی کی ہدایت فرمادیں گے۔

(۳،۲) اگر آپ نے وہ زیورات اور پیسے اپنی بیوی کو بہ طور ہدیہ یا مہر کے بدلے میں دیئے تھے، تو یہ چیزیں اس لڑکی کی ہوگئیں، نکاح فسخ ہو یا نہ ہو، بہرصورت یہ چیزیں واپس نہیں لی جا سکتیں، ہاں اگر زیورات یا پیسے دیتے وقت کچھ اور کہہ کر دیا تھا اور اس پر شرعی گواہ بھی ہوں تو اس کی وضاحت کی جائے، البتہ اگر خلع کے وقت معافی مہر یا اس جیسی کوئی مالی شرط لگادی جاتی، تو اس کے مطابق عمل ہوتا۔

لڑکی کے باپ نے جو پیسے لیے اس کی کیا نوعیت تھی؟ کیوں پیسہ لیا تھا؟ سائل نے یہ واضح نہیں کیا، اس لیے یہ جزء قابل تنقیح تھا۔ فقط

واللہ اعلم بالصواب

زوجین میں سے ایک کے مسلمان ہونے کی صورت میں وراثت اور بچوں کی حضانت کا مسئلہ

سوال: ہم لوگ "ملائشیا" میں ایک اسلامی تنظیم میں کام کر رہے ہیں، ہم لوگوں کا مقصد غیر مسلموں اور مسلمانوں کے درمیان دعوت کا کام کرنا اور اسلام کے تئیں لوگوں کی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا ہے۔

حالیہ کچھ دنوں سے کچھ اسلامی قوانین کے پہلوؤں پر ایک بڑا تنازع چل رہا ہے، غیر مسلم تنظیمیں جیسے "بارکونس" اور دیگر ہندو اور عیسائی تنظیمیں اس تنازع کو بڑھاوا دے رہی ہیں۔

متنازعہ مسائل یہ ہیں:

(۱) جب کوئی غیر مسلم جو گھر کا ہیڈ ہو (شوہر، باپ) اسلام قبول کرے اور اس کی بیوی، بچے اپنے پرانے مذہب پر برقرار رہیں تو اس کی بیوی اور بچے انسانی حقوق کی بنیاد پر اس کے تمام مالی تعاون پر جائز دعویٰ کرسکتے ہیں اور اس کے ریٹائرڈ ہونے پر اس کی پنشن اور دیگر مالی منافع (بخشش وغیرہ) اس کے اثاثے اور اس کی جائداد پر بھی اس کی بیوی اور بچے دعویٰ کرسکتے ہیں، اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے؟

۲) گھر ہیڈ کے اسلام قبول کرنے کے بعد اس کی بیوی اسلام قبول کرنے سے منع کرتی ہے، اس پر وہ اپنے چھوٹے بچوں کو اپنے ہاں رکھ لیتا ہے اور ان کو مسلمان بناتا ہے، بیوی اپنے شوہر کے خلاف عدالت میں یہ اپیل کرتے ہوئے مقدمہ دائر کرتی ہے کہ شوہر کو ایسا کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، چونکہ مجھے بھی اپنے بچوں پر حق حاصل ہے، تمام غیر مسلم تنظیمیں قبولیت اسلام کو چیلنج کرنے کی وجہ سے اس کی حمایت کر رہی ہیں۔

کیا باپ کا اپنے بچوں کو مسلمان بنانا جائز ہے؟ کیا ماں کو اعتراض کرنے کا کوئی حق ہے؟ ان کے مطابق انسانی حقوق کی بنیاد پر بیوی کو بھی اپنے بچوں کے مذہب کے سلسلے میں فیصلہ کرنے کا یکساں حق حاصل ہے، مذہب اسلام اس سلسلے میں کیا کہتا ہے؟

۳) غیر مسلم گھرانے میں ایک شخص اسلام قبول کرتا ہے، لیکن کچھ وجوہات کی بناء پر وہ اپنے اسلام کے بارے میں اپنے افرادِ خانہ کو نہیں بتاتا ہے، مثلاً اپنی فیملی اور اپنے احباب کی طرف سے نفرت کے خوف سے یا عدم تحفظ کی وجہ سے، لیکن جب اس کا انتقال ہوجاتا ہے تو اس کے افرادِ خانہ اپنے رسم ورواج کے مطابق دفن کرنا چاہتے ہیں اور دوسری طرف اسلامی تنظیم جس نے اسے مسلمان بنایا، مداخلت کرتے ہوئے نعش پر اپنا دعویٰ پیش کرتی ہے، اس سے ایک بڑا تنازع پیدا ہوجاتا ہے اور معاملہ کورٹ تک جاسکتا ہے، کیا نومسلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی تبدیلی مذہب کے بارے میں اپنے افرادِ خانہ کو بتادے؟

۴) غیر مسلمین اور کچھ مسلمانوں کا یہ اعتراض: "اسلام کہتا ہے کہ جنگ میں معصوم لوگوں مثلاً: عورت، بچے، بوڑھے اور عام شہریوں کو قتل نہ کیا جائے، لیکن آج کل مسلمانوں کے ذریعہ اپنے دشمنوں پر ہو رہے حملوں جیسے خودکش بمبار، گاڑیوں میں آتش گیر مادوں سے دھماکے، توپ وغیرہ کے ذریعہ حملے، اس سے زیادہ تر معصوم لوگ ہی شکار ہوتے ہیں، کیا یہ غلط نہیں ہے؟ (جاری ہے)

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ن والقلم وما یسطرون — قسم ہے قلم کی (القرآن)

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11	16 تا 22 جمادی اول 1437ھ بمطابق 26 فروری تا 4 مارچ 2016ء	15

افغانستان، ڈرون حملوں میں 21 افراد شہید، طالبان نے 97 اتحادی ٹھکانے لگا دیئے

امریکی ڈرون طیارہ اور 7 ٹینک تباہ

ننگرہار میں پہلے امریکی ڈرون حملے میں 15 جبکہ پکتیکا میں دوسرے ڈرون حملے میں 6 افراد شہید ہوئے، شبرغان میں 2 فوجی ٹینک تباہ، 4 کٹھ پتلی کمانڈوز ہلاک

صوبہ بغلان کے صدر مقام میں انٹیلی جنس سروس ڈائریکٹوریٹ میں اعلیٰ حکام کے اجلاس کے دوران طالبان کا تباہ کن حملہ، 10 اہلکار نشانہ بنے، قندوز میں فورسز کے حملے پسپا

قندوز میں مجاہدین اور کٹھ پتلی فورسز اور ان کے حمایتی جنگجوؤں میں شدید جھڑپیں، 12 صلیبی غلام فوجی ہلاک، پل خمری کے علاقے میں 13 سپیشل اہلکار بھی کام آئے

عزم جہادی آپریشن کے سلسلے میں دغیس کے ضلع سنگ آتش میں کٹھ پتلی فوجیوں کیخلاف مجاہدین کا آپریشن جاری، 4 ٹینک مکمل تباہ، بغلان میں گورنر ہاؤس پر متعدد میزائل حملہ

بارودی سرنگ کے دھماکوں میں 12 فوجی ہلاک، قندھار میں امریکی فضائیہ کا ڈرون طیارہ گر کر تباہ، پکتیکا سے 12 ٹن بارودی مواد مجاہدین کے ہاتھ لگ گیا

کابل (مانیٹرنگ ڈیسک) افغانستان میں امریکی ڈرون طیاروں کے 2 حملوں میں 21 افراد شہید ہوگئے جبکہ عزم جہادی آپریشن کے سلسلے میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں اور حملوں میں 97 صلیبی غلام فوجی ہلاک ہوگئے، حملوں میں 7 ٹینک بھی تباہ ہوئے، مجاہدین نے مختلف علاقوں میں 13 سپیشل فورسز کے اہلکاروں، 4 کمانڈوز اور گورنر ہاؤس میں میزائل حملے میں اعلیٰ عہدیدار سمیت 13 محافظوں کو بھی ٹھکانے لگا دیا۔ مشرقی افغانستان میں بارودی سرنگ دھماکے میں 12 افراد ہلاک ہوئے جبکہ اسی علاقے میں امریکی ڈرون طیارہ گر کر تباہ ہوا۔ تفصیلات کے مطابق غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق صوبہ ننگر ہار کی پولیس کے ترجمان حضرت حسین مشرقیوال نے بتایا کہ ضلع آچن میں امریکی ڈرون حملہ کیا گیا جس میں 15 افراد شہید ہوئے۔ افغانستان کے صوبہ پکتیکا میں امریکی ڈرون حملے کے (صفحہ 6 بقیہ 1)

اللّٰھم

ایمان پر گواہ رہنے کی دعا

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۝

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! جو فرمان تو نے نازل کیا ہے ہم نے اسے مان لیا اور رسول ﷺ کی پیروی قبول کی ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔

عراق: فوجی ہیلی کاپٹر تباہ، 10 اہلکار ہلاک، بصرہ سے حساس تابکاری مواد چوری ہونے کا انکشاف

روسی ساختہ ایک ہیلی کاپٹر بغداد کے جنوب میں فنی خرابی کے باعث گر کر تباہ ہوا جبکہ دوسرے کو فلوجہ میں اسلام پسندوں نے مار گرایا، حکام نے واقعات کی تصدیق کر دی

عراق کی مرکزی فوجداری عدالت نے فوجی کیمپ میں قتل عام میں ملوث 40 افراد کو موت کی سزا سنادی، جنوری میں بغداد سے اغواء کئے گئے 3 امریکی شہریوں کو رہا کر دیا گیا

بغداد (نیٹ نیوز) عراق میں دو فوجی ہیلی کاپٹر تباہ ہونے سے 10 فوجی اہلکار ہلاک ہوگئے، بصرہ سے حساس تابکاری مواد چوری ہونے کا انکشاف، عراق کی مرکزی فوجداری عدالت نے فوجی کیمپ میں قتل عام میں ملوث 40 افراد کو موت کی سزا سنادی۔ روسی ساختہ ایک ہیلی کاپٹر بغداد کے جنوب میں فنی خرابی کے باعث گر کر تباہ ہوا جبکہ دوسرے کو فلوجہ میں اسلام پسندوں نے مار گرایا، حکام نے واقعات کی تصدیق کر دی۔ تفصیلات کے مطابق عراق میں ایک فوجی ہیلی کاپٹر گرنے کے نتیجے میں 9 اہلکار ہلاک ہوگئے ہیں۔ حکام نے بتایا ہے کہ بغداد کے جنوب میں روسی ساختہ ہیلی کاپٹر تکنیکی خرابی کی وجہ سے حادثے کا شکار ہوا ہے۔ (صفحہ 6 بقیہ 2)

معذور فلسطینی سے صیہونی فورسز کے غیر انسانی سلوک پر دنیا دہل گئی، فائرنگ سے مزید 2 نوجوان شہید

بیت المقدس میں وحشی اسرائیلی فورسز فلسطینی بچی کو گولیاں مار کر سڑک پر پھینک دیا، قریب سے گزرنے والے 50 سالہ معذور شخص کو وہیل چیئر سمیت زمین پر پٹخ دیا

رام اللہ میں چاقو حملے سے زخمی صیہونی فوجی جہنم واصل ہوگیا، مغربی کنارے میں صیہونیوں کی غیر قانونی تعمیرات کیخلاف سخت احتجاجی مظاہرے اور جھڑپیں، متعدد زخمی

بیت المقدس (مانیٹرنگ ڈیسک) فلسطینیوں پر صیہونی فورسز کے مظالم بدستور جاری، وحشی فورسز اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئیں، فلسطینی بچی کو گولیاں مار کر سڑک پر پھینک دیا جبکہ زخمی بچے کے قریب سے گزرنے والے 50 سالہ معذور شخص کو وہیل چیئر سے اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا گیا جس سے وہ شدید زخمی ہو گیا، معذور فلسطینی سے صیہونی فورسز کے غیر انسانی سلوک پر دنیا دہل گئی، اسرائیلی فورسز کی فائرنگ کے مزید 2 فلسطینی نوجوانوں کو شہید کر دیا۔ رام اللہ میں چاقو حملے میں زخمی ہونے والا اسرائیلی فوجی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جہنم واصل ہوگیا۔ تفصیلات کے مطابق نہتے فلسطینیوں پر اسرائیلی فوج کے وحشیانہ مظالم کے آئے روز سامنے آنے (صفحہ 6 بقیہ 3)

شعبہ تبلیغ کے تحت پروگرامات آئندہ کا شیڈول

- ☆......مولانا ممتاز قادری صاحب 28 فروری دس بجے دن پشاور۔ تین بجے شام مردان۔
- ☆......مولانا عبدالعزیز صاحب اور مولانا عمیر صاحب بلوچستان 3 تا 9 مارچ
- ☆......مولانا عبدالرشید صاحب رحیم یار خان 5 تا 7 مارچ
- ☆......مفتی اصغر صاحب مظفر آباد الرابطون 10 مارچ
- ☆......مولانا ممتاز قادری صاحب پنڈی 10 تا 11 مارچ
- ☆......کل پاکستان تقریری مقابلہ مرکز مفتی صاحب، مولانا الیاس قاسمی صاحب، مفتی اویس خان صاحب، قاری نوید مسعود ہاشمی صاحب، مولانا اشفاق صاحب، چچا غازی صاحب، 17 مارچ۔
- ☆......ماہانہ اجتماع 6 مارچ بروز اتوار صوبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کراچی مقرر مولانا عبدالعزیز صاحب۔
- ☆......26 مارچ جمعہ رحیم یار خان مولانا عبدالعزیز صاحب
- ☆......4 مارچ ماہانہ اجتماع جامع مسجد النور منڈی کی گوراایہ ڈسکہ محمد الیاس قاسمی۔

مجاہدین نے بھارتی فوج کو دھول چٹا دی

جھڑپ میں کیپٹن سمیت 6 اہلکار جہنم واصل

3 مجاہد شہید

بھارتی فوج کے ہاتھوں 2 طلبہ کی شہادت پر مقبوضہ وادی میں مکمل ہڑتال، سڑکیں ویران، معمولات زندگی متاثر، شدید جھڑپیں، پولیس کا مظاہرین پر وحشیانہ لاٹھی چارج اور شیلنگ، متعدد زخمی

سرینگر کے قریب مجاہدین کا 5 منزلہ عمارت پر قبضہ، پولیس، فوج کی بھاری نفری اور مجاہدین کے درمیان شدید لڑائی، قابض فورسز 2 روز تک مجاہدین سے عمارت کا قبضہ چھڑانے میں ناکام رہیں، 6 اہلکار نشانہ بنے

مجاہدین نے پامپور میں ایک پولیس بس پر حملہ کیا، پھر قریب واقع ایک سرکاری عمارت میں داخل ہوگئے، 100 کے قریب افراد کو یرغمال بنالیا گیا، محصورین میں 20 سرکاری ملازمین بھی شامل تھے، بھارتی میڈیا

کپواڑہ، ڈورو، ہندواڑہ میں متنازعہ قومی تحفظ خوراک قانون کیخلاف مظاہرے اور ریلیاں، لوگ غذائی اجناس کو ترسنے لگے، احتجاج کو روکنے کیلئے کئی جگہوں پر پولیس اور نیم فوجی دستوں کی بھاری تعداد تعینات

بھارت میں کشمیری طلباء مخالف کارروائیوں کیخلاف سرینگر میں احتجاج، قابض فورسز کا مجاہدین سے تعلق کے الزام میں وادی بھر سے نوجوانوں کی گرفتاریوں کا سلسلہ جاری، مزید 7 افراد حراست میں لے لئے گئے

سرینگر (مانیٹرنگ ڈیسک، نیٹ نیوز) مجاہدین نے بھارت کا غرور خاک میں ملاتے ہوئے انڈین فوجیوں کو دھول چٹا دی، سرینگر میں شدید جھڑپ کے دوران انڈین آرمی کے کیپٹن سمیت 6 اہلکار واصل جہنم، 3 سے 4 مجاہدین نے ایک 5 منزلہ عمارت پر قبضہ کرکے 100 سے زائد افراد کو یرغمال بنا لیا، بھارتی سکیورٹی فورسز 2 دن تک عمارت کا قبضہ مجاہدین سے چھڑانے میں ناکام رہی اس دوران اسے 6 فوجیوں سے محروم ہونا پڑا جبکہ 3 مجاہدنے جام شہادت نوش فرمایا، دوسری جانب بھارتی فورسز کے مظالم اور متنازعہ قومی تحفظ خوراک قانون کے خلاف وادی بھر میں مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے، مظاہرین نے پاکستان کے حق اور بھارت کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔ تفصیلات کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں قابض بھارتی فوج دوسرے روز بھی مسلح افراد سے سرکاری عمارت کا قبضہ چھڑانے میں ناکام ہوگئی، فائرنگ کے تبادلے میں بھارتی فوج کا کیپٹن اور ایک کمانڈو سمیت 6 اہلکار ہلاک ہوگیا۔ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے حملے میں (صفحہ 6 بقیہ 4)

40 روزہ دورہ خیر کا مرکز عثمانؓ و علیؓ میں آغاز، 26 افراد کی شرکت

عقائد، عبادات، مسائل، فرائض، اخلاقیات اور تجوید قرآن کی تعلیم دی جاتی ہے

یہ دورہ دین کی ابتدائی و بنیادی تعلیمات پر مشتمل ہے، ابتک ہزاروں افراد مستفید ہوچکے

بہاولپور (القلم نیوز) ابتدائی دینی تعلیم کے جامع مختصر کورس پر مشتمل چالیس روزہ دورہ خیر مرکز عثمانؓ و علیؓ میں رواں ہفتے شروع ہوچکا ہے۔ جس میں عقائد، عبادات، مسائل، فرائض، اخلاقیات اور تجوید قرآن کی تعلیم و مشق بھی شامل ہے۔ یہ کورس دنیاوی مصروفیات میں بے حد مشغول مگر دینی تعلیم کا ذوق رکھنے والے افراد کے لیے بے حد مفید ہے۔ اب تک اس دورے میں کل 26 افراد شریک ہیں۔ یہ دورہ دین کی ابتدائی و بنیادی تعلیمات پر مشتمل کورس پڑھانے کے لیے منعقد کیا جاتا ہے۔ کورس سے بھی ہزاروں افراد مستفید ہوچکے ہیں۔

انسانی حقوق کی پامالیوں کا سلسلہ بند نہ ہوا تو وادی بھر میں احتجاج کی کال دینگے

سید علی گیلانی

سنگین نتائج کی ذمہ داری بھارت پر عائد ہوگی، سکیورٹی فورسز نے کشمیریوں کی زندگی اجیرن بنا رکھی ہے

دلی پولیس جانبداری کا مظاہرہ کر رہی ہے، حریت رہنما، عبدالرحمان گیلانی پر بغاوت کا چارج لگانے پر سخت تشویش کا اظہار

سری نگر (نیٹ نیوز) چیئرمین حریت کانفرنس سید علی گیلانی نے معروف کشمیری اسکالر پروفیسر سید عبدالرحمان گیلانی کو فرضی کیس میں پھنسانے اور کشمیری طلباء کو تنگ کرنے پر مذمت کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ انسانی حقوق کی پامالیوں کا سلسلہ بند نہ ہوا تو بہت جلد وادی بھر میں احتجاج کی کال دیں گے سنگین نتائج کی ذمہ داری بھارت پر عائد ہوگی۔ اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ پروفیسر عبدالرحمان گیلانی اور دوسرے کشمیری طلباء کو قربانی کا بکرا بنانے کی کوشش کی جارہی ہے اور دلی پولیس آر ایس ایس کی ہدایات پر کام کرتے ہوئے یہاں پر موجود تمام کشمیریوں کی زندگی اجیرن بنا رہی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ عبدالرحمان (صفحہ 6 بقیہ 19)

رواں مہینے کا دوسرا دورہ تربیہ مرکز عثمانؓ و علیؓ میں اختتام پذیر

اصلاح نفس اور تربیت ظاہر و باطن کیلئے مختلف علاقوں سے 58 شرکاء شریک ہوئے

جامعۃ النور کراچی میں دورہ تربیہ جاری، 113 افراد امیر المجاہدین کے مرتب کردہ نصاب سے مستفید

بہاولپور (القلم نیوز) مرکز عثمانؓ و علیؓ میں رواں ماہ کا دوسرا دورہ تربیہ گزشتہ جمعۃ المبارک کو اختتام پذیر ہوگیا۔ دورہ تربیہ کے کل شرکاء کی تعداد 58 تھی جو مختلف علاقوں سے اصلاح نفس اور تربیت ظاہر و باطن کے لیے جمع ہوئے تھے۔ یہ دورہ تربیہ مرکز عثمان وعلی میں ہر ماہ دو بار ہوتا ہے۔ اس کا نصاب امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کا مرتب فرمودہ ہے۔ یاد رہے کہ رواں ہفتے بھی دورہ تربیہ جامعۃ النور کراچی میں جاری ہے جس کے کل شرکاء کی تعداد 113 ہے۔

بہاولپور میں دورہ تفسیر آیات جہاد کا انعقاد، 34 شرکاء مستفید

دورہ تفسیر میں جہاد سے متعلق قرآن چھ سو آیات کا ترجمہ و تفسیر پڑھایا جاتا ہے

یہ دورہ امیر المجاہدین نے شروع فرمایا تھا، ہر مہینے 2 بار مرکز عثمانؓ و علیؓ منعقد ہوتا ہے

بہاولپور (القلم نیوز) مرکز عثمان وعلی میں چھ روزہ دورہ تفسیر آیات جہاد شروع، کل شرکاء 34۔ چھ روزہ دورہ تفسیر میں قرآن کریم کی کم و بیش چھ سو ان آیات کا ترجمہ و تفسیر پڑھایا جاتا ہے جو جہاد و قتال فی سبیل اللہ سے متعلق ہیں۔ یہ دورہ تفسیر امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ نے شروع (صفحہ 6 بقیہ 13)

امریکی ریاست مشی گن میں فائرنگ، 7 افراد ہلاک

شکاگو (نیٹ نیوز) امریکی ریاست مشی گن میں فائرنگ کے واقعے میں سات افراد ہلاک ہوگئے۔ امریکی ذرائع ابلاغ کے مطابق مقامی حکام نے بتایا کہ شمالی امریکی ریاست مشی گن کے (صفحہ 6 بقیہ 18)

الرحمت شعبہ تبلیغ کی کارگزاری

مولانا عبدالکریم شاہ کی یاد میں تعزیتی کانفرنس کا انعقاد، 3 ہزار افراد کی شرکت

مرحوم نے امیر المجاہدین سے دورہ تفسیر آیات جہاد پڑھا تھا، شوق شہادت سے سرشار تھے، اعتکاف میں اکثر روزانہ قرآن مجید کو ختم فرماتے

عظیم الشان کانفرنس بہرام خیل لکی مروت میں منعقد ہوئی، محمد الیاس قاسمی مہمان خصوصی تھے، سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولوی ازہر نے انجام دیئے

مولانا محمد ابراہیم شاہ، قاری محمد عرفان، مولانا کلیم اللہ سیف نے بیان فرمایا، نظم خواں بھی شرکاء کے دلوں کو گرماتے رہے

بہرام خیل (القلم نیوز) تعزیتی کانفرنس بیاد مولانا عبدالکریم شاہ صاحبؒ کا بہرام خیل میں انعقاد کیا گیا۔ کے مطابق 21 فروری 2016 بروز اتوار بعد نماز عشاء تا رات 2 بجے گاؤں بہرام خیل لکی مروت میں عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ مہمان خصوصی مولانا محمد الیاس قاسمی صاحب حفظہ اللہ نے مولانا مرحوم کے بارے میں فرمایا کہ شاہ صاحب استاد العلماء تھے اور ابوالعلماء بھی تھے۔ کانفرنس میں تقریباً 3 ہزار افراد نے شرکت کی۔ تفصیلات اور سجدے کی حالت میں رب (صفحہ 6 بقیہ 5)

مولانا الیاس قاسمی کی سربراہی میں وفد کا ڈی آئی خان کا 4 روزہ دورہ

30 نشستوں میں 8000 شرکاء مستفید ہوئے، دسیوں افراد کا داڑھی کی اپنانے کا وعدہ

دنیائے کفر بھی جان چکی امریکہ سپر پاور نہیں رہا، اسکے بینک دیوالیہ اور ریاستیں ٹوٹ رہی ہیں

غلبہ اسلام جہاد کے بغیر ممکن نہیں، جہادیوں اور فسادیوں میں بڑا فرق ہے، دورہ کے اہم نکات

ڈیرہ اسمٰعیل خان (القلم نیوز) 18 مولانا الیاس قاسمی صاحب کی سربراہی میں مولانا استاد عبدالرشید صاحب، مولانا حسین احمد مدنی صاحب، مولانا ممتاز قادری صاحب، بھائی انوارالحق صاحب اور مقامی منتظم بھائی عرفان صاحب ودیگر نے 4 روزہ دورہ کیا۔ جو 18 سے 21 فروری 2016 تک جاری رہا۔ دورہ میں 30 خصوصی اور عمومی نشستوں میں 8000 شرکاء سے خطاب کیا گیا۔ (صفحہ 6 بقیہ 8)

تیمر گرہ، بھائی زبیر کا، جماعت اور اجتماعات کی اہمیت پر بیان

تیمر گرہ (القلم نیوز) 20 فروری بروز ہفتہ جامع مسجد بہرام خان شہیدؒ ثمر باغ میں ضلع تیمر گرہ کا ماہانہ اجتماع ہوا۔ نماز ظہر کے بعد اجتماعی تلاوت اور ذکر اللہ سے اجتماع کا آغاز ہوا۔ جہادی نظم کے بعد (صفحہ 6 بقیہ 6)

جہاد کی برکت سے اللہ نے مسلمانوں کو فتح اور عزت دی، زبیر فاروقی

اللہ جب موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی گود میں پال سکتا ہے تو مجاہدین کی حفاظت بھی کر سکتا ہے

مسلمان اللہ کے بھروسے پر لڑتا ہے، مولانا عبدالعزیز، مولانا شاہد چیمہ کا سیرت کانفرنس سے خطاب

نوشہرو فیروز (القلم نیوز) ضلع نوشہرو فیروز میں عظیم الشان سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے استاذ زبیر فاروقی صاحب نے فرمایا: مکی زندگی میں نبی مظلوم، (صفحہ 6 بقیہ 7)

کفار ہمارے دین میں تحریف کی کوششوں میں مصروف ہیں، مولانا عمار

امیر المجاہدین نے دورہ تربیہ، اساسیہ، تفسیر، دورہ خیر کے ذریعے امت کو شرعی جہاد سمجھایا

یہ سال کفر کی ذلت و خواری کا سال ہوگا، قاضی حنیف اللہ جان، بھائی علی محمد کا خطاب

الحمد للہ ضلع سنان بن سلمہؓ پشاور کا مقدمین کا ماہانہ جوڑ ہوا۔ جس میں مولانا عمیر صاحب نے فرمایا کہ کفار جس طرح آج ہمارے دین کے دوسرے احکامات میں تحریف کی کوشش کرتے ہیں تو اسی طرح آج وہ جہاد کا مطلب و مفہوم بدلنے کی بھی کوشش کر رہے ہیں اور الحمد للہ ہمارے امیر ہمیں شرعی جہاد سکھا رہے ہیں جنھوں نے دورہ تربیہ، اساسیہ، تفسیر، دورہ خیر کے (صفحہ 6 بقیہ 10)

ایبٹ آباد میں ماہانہ اجلاس 20 ساتھیوں کی شرکت

ایبٹ آباد (القلم نیوز) 20 فروری کو ایبٹ آباد میں ماہانہ جوڑ ہوا جس میں 20 ساتھیوں نے شرکت کی۔ مولانا عمیر صاحب نے جہاد کے موضوع پر مفصل گفتگو کی۔ حضرت نے فرمایا: ہمیں سب سے پہلے اس پر شکر ادا کرنا چاہئے کہ اللہ پاک نے ہمیں کلمہ طیبہ عطا فرمایا۔ دوسرا شکر اس کلمہ کو زمین پر نافذ کرنے کے (صفحہ 6 بقیہ 9)

ضلع ملاکنڈ میں ماہانہ اجتماع، بھائی زبیر اور مولانا عطاء اللہ کاشف نے بیانات فرمائے

ملاکنڈ (القلم نیوز) 21 فروری بروز اتوار جامع مسجد حمید گل شہیدؒ بٹ خیلا میں ضلع ملاکنڈ کا ماہانہ اجتماع ہوا۔ نماز ظہر کے بعد اجتماعی تلاوت اور ذکر اللہ سے اجتماع کا آغاز (صفحہ 6 بقیہ 12)

جہاد افضل عبادت ہے، کافر چاہتے ہیں مسلمان جہاد پر نہ آئیں، بھائی انور زادہ

لا الہ الا اللہ پڑھنے والے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی طاقت کو نہیں مانتے، کوہاٹ میں جمعہ پر بیان

کوہاٹ (القلم نیوز) جامع مسجد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کوہاٹ میں بھائی انور زادہ کا جمعہ کا بیان ہوا۔ انہوں نے اپنے جمعہ کے بیان میں فرمایا کہ لا الہ الا اللہ پڑھنے والے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی طاقت کو نہیں مانتے ایمان والے صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور ایمان (صفحہ 6 بقیہ 11)

امام اہلسنت حضرت مفتی احمد الرحمن قدس سرہ کی اہلیہ محترمہ انتقال فرما گئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

محدث العصر حضرت بنوریؒ کی صاحبزادی اور انتہائی عابدہ زاہدہ خاتون تھیں، نماز جنازہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں ادا کی گئی

تمام عمر والد اور خاوند کی تحریکی سرگرمیوں میں معاون رہیں، امیر المجاہدین مولانا محمد مسعود ازہر کا اہل خانہ سے اظہار تعزیت

کراچی (القلم) محدث العصر حضرت مولانا یوسف بنوری قدس سرہ کی صاحبزادی اور امام اہلسنت مفتی احمد الرحمٰن کی اہلیہ محترمہ اتوار شام انتقال فرما گئیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) کراچی میں قیام پذیر تھیں۔ کافی عرصہ سے علیل تھیں۔ مرحومہ انتہائی عابدہ زاہدہ اور دینی غیرت سے سرشار خاتون تھیں۔ اپنے عظیم والد محترم کی شفقت بھری زندگی میں نشو و نما پائی۔ بعد ازاں امام اہلسنت مفتی احمد الرحمٰن صاحب قدس سرہ سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئیں اور عمر بھر تحریکی سرگرمیوں میں ان کی رفیق رہیں۔ حضرت مفتی قدس سرہ کے انتقال کے بعد بیوگی کا طویل زمانہ بڑی جرأت و استقامت کے ساتھ گزارا اور کمسن اولاد کی مثالی انداز (صفحہ 6 بقیہ 14)

جامعہ خیر المدارس ملتان کے شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق انتقال فرما گئے

عمر 90 سال تھی، علالت کے باوجود آخری ایام تک بخاری شریف کا درس دیتے رہے

نماز جنازہ میں ایک لاکھ افراد کی شرکت، پسماندگان میں 6 بیٹے اور 3 بیٹیاں چھوڑیں

مولانا کی وفات عظیم سانحہ ہے، امیر المجاہدین مولانا محمد مسعود ازہر کا اظہار افسوس

ملتان (القلم نیوز) جامعہ خیر المدارس ملتان کے شیخ الحدیث، استاذ العلماء، مولانا محمد صدیق رحلت فرما گئے، حضرت طویل عرصے سے علیل تھے، 90 سال کی عمر میں خالق حقیقی سے جاملے، علالت کے باوجود آخری ایام تک بخاری شریف کا درس دیتے رہے، جامعہ خیر المدارس کے بانی حضرت خیر محمد جالندھری کے تلمیذ خاص تھے، پسماندگان میں 6 عالم دین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں شامل ہیں۔ آپ عالمی مجلس (صفحہ 6 بقیہ 15)

افریقا میں 10 لاکھ بچے غذائی قلت کا شکار ہیں، رپورٹ

نیویارک (نیٹ نیوز) اقوام متحدہ کے ادارے یونیسف کا کہنا ہے کہ مشرقی اور جنوبی افریقا میں خشک سالی کے باعث کم سے کم 10 لاکھ بچے شدید غذائی قلت کا شکار ہیں۔ بچوں کی فلاح کے لیے کام کرنے والی عالمی ادارے یونیسف نے صومالیہ، ایتھوپیا اور انگولا میں صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے عالمی امداد کی اپیل کی ہے۔ ادارے کا کہنا ہے کہ دو سال سے جاری خشک سالی اور گذشتہ 50 برسوں سے ایل نینیو کے شدید (صفحہ 6 بقیہ 17)

اوکلاہوما، 67 سالہ پرانا پل دھماکا خیز مواد سے اڑا دیا گیا

نیویارک (نیٹ نیوز) امریکا کے شہر اوکلاہوما میں 67 سالہ پرانے پل کو دھماکا خیز مواد سے اڑا دیا گیا۔ اوکلاہوما ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ کے اہلکاروں نے 67 سالہ پرانے پل کو دھماکا خیز مواد سے گرا دیا۔ دھماکے کے ساتھ ہی پل پانی میں جا گرا۔ اوکلاہوما کے فورٹ گبسن جھیل پر یہ پل انیس سو انچاس میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اب اس جگہ نیا پل تعمیر کر کے ٹریفک کے لیے کھول دیا گیا ہے۔

فلپائن: سڑک کنارے نصب بم پھٹ گیا، 3 شہری ہلاک

منیلا (نیٹ نیوز) فلپائن کے شورش زدہ علاقے میں سڑک کنارے نصب بم کے پھٹنے سے 3 شہری ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے، حکام کا کہنا ہے کہ نصب شدہ بم سے مسافر بردار وین کے ٹکرانے سے ہلاکتیں ہوئیں۔

روسی فوج میں روبوٹ شامل کرنے کا منصوبہ

ماسکو (نیٹ نیوز) روس کے نائب وزیر دفاع پاول پوپوو نے کہا کہ روسی وزارت دفاع فوج میں روبوٹ شامل کرنے کا منصوبہ تیار کر رہی ہے۔ روسی فوج میں لڑاکا روبوٹوں کے دستے تشکیل دیئے جائیں گے ان روبوٹوں کا مشترکہ کنٹرول سسٹم (صفحہ 6 بقیہ 16)

پٹھانکوٹ حملہ: بھارتی خوشامد پر حکومت نے پاکستان میں ایف آئی آر درج کرا دی۔



القلم پشاور ہفت روزہ
www.alqalamonline.com
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR

ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون و فیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

پٹھان کوٹ واقعے کی گوجرانوالہ میں ایف آئی آر
بے حمیتی کا شاہکار

بھارتی فوجی ایئر بیس پٹھان کوٹ پر حملہ بھارت میں ہونے والے سانحات اور کارروائیوں میں کوئی پہلا واقعہ نہ تھا اور نہ ہی اس واقعے کے بعد سے بھارت کی طرف سے پاکستان پر جو دباؤ ڈالا گیا وہ کوئی انوکھا معاملہ تھا، یہ بات سب جانتے ہیں کہ بھارت کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ ہمیشہ ہی پاکستان کو بدنام کرنے اور اپنے سامنے جھکانے اور اس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے میں طاق رہا ہے اور اس کے لیے اسے صریح اصولوں کی خلاف ورزی کرنے میں بھی کوئی شرمندگی محسوس نہیں ہوتی ہے۔

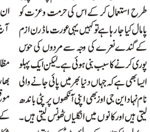
چنانچہ پٹھان کوٹ واقعے کے بعد بھی بھارت نے اپنی عادت کے موافق پاکستان کے خلاف کمپیئن شروع کی اور اسے دباؤ میں لانے کا حربہ استعمال کیا اور افسوس یہ ہے کہ ہماری موجودہ حکومت نے بھارتی دوستی کی قیمت چکانے کے لیے کچھ ایسی روش اپنالی ہے جس نے پوری قوم کو شرمندہ کر رکھا ہے۔ پٹھان کوٹ واقعے کی پاکستانی شہر گوجرانوالہ میں نامعلوم افراد کے خلاف حکومتی مدعیت میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے جو بھارت سرکار کو خوش کرنے کا ایک انوکھا طریقہ ہے۔

بھارت کی طرف سے پاکستان میں منظم دہشت گردی ایک مدت سے جاری ہے اور خود پاکستان سرکاری سطح پر اس کا اظہار کر چکی ہے، سب کو اس پر تشویش بھی ہے، اس کی وجہ سے حالات میں غیر معمولی خرابی بھی پیدا ہوتی ہے مگر کیا کبھی پاکستان نے ویسے ہی سخت احتجاج بھارت کے سامنے کیا جیسے بھارت پاکستان کے سامنے کرتا ہے؟ کیا پاکستان میں ہونے والی بھارتی دہشت گردی پر بھارت میں کوئی ایف آئی آر کاٹی گئی؟ لیکن پاکستانی حکومت نے بے حمیتی اور قومی بے حسی کی انتہاء کرتے ہوئے یہ ایسا اقدام کیا ہے جو قوم کے لیے ایک کلنک کا ٹیکہ ہے جسے مٹانا آسان نہ ہوگا۔ بھارت کی دوستی میں پاگل ہوتے ان اصحاب اقتدار میں اگر مذہبی و اخلاقی اقدار کی پاسداری نہ ہوتی بلکہ فقط قومی حمیت ہوتی تو بھی وہ اس ملک کے مفاد میں غیر ممالک سے تعلقات بڑھاتے مگر یہاں تو بھارت جیسے دشمن ملک کے سامنے اپنے ملک کو اس کی ایک کالونی بنادیا گیا ہے...... کیا اس سے نیچے بھی پستی اور گراوٹ کی کوئی اور حد ہوتی ہے؟

امام اہلسنت مفتی احمد الرحمٰن صاحب کی اہلیہ محترمہ کا انتقال

گزشتہ ہفتے محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی بیٹی اور امام اہل سنت مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ کی اہلیہ محترمہ طویل علالت اور صبر آزما مراحل سے گزر کر قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئیں۔ مرحومہ جلیل القدر نسبتوں کے ساتھ سینکڑوں مدارس اور متعدد دینی و تعلیمی اداروں کی سرپرست تھیں، جن کے جانے سے وہ تمام دینی و تعلیمی ادارے ایک عظیم سرپرست سے محروم ہوگئے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ مرحومہ کی کامل مغفرت فرمائیں، ان کی سیئات سے درگزر فرمائیں، ان کی تمام حسنات قبول ہوں اور اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔

کشمیری خواتین پر ظلم کی انتہا



خواتین کو کہیں آزادی کے نام پر ٹشو پیپر کی طرح استعمال کر کے اس کی حرمت و عزت کو پامال کیا جارہا ہے تو کہیں یہی عورت ماڈرن ازم کے گندے نعرے کی وجہ سے مردوں کی حوس پوری کرنے کا سبب بنی ہوئی ہے۔ لیکن ایک پہلو ایسا بھی ہے کہ جہاں دنیا بھر میں پائی جانے والی نام نہاد این جی اوز بھی اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لیتی ہیں اور کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتی ہیں۔ یہ پہلو پاکستان کے لئے سٹریٹیجک اعتبار سے خصوصی اہمیت کے حامل کشمیر کی مظلوم خواتین پر ہونے والے ظلم پر مبنی ہے۔

مقبوضہ کشمیر کے مسلمان باسیوں کو آئے روز ہی خون میں نہلانا اور جیلوں میں اذیت دینا معمول کی کاروائی بن گئی ہے۔ یہ خون آلود وادی جہاں جنت نظیر کے نام سے جانی جاتی ہے وہی اس جنت میں شہداء کا خون بھی مہکتا رہتا ہے۔ نوجوان لڑکوں کو بارود باندھ کر ٹکڑوں میں تقسیم کرنا اور بزرگ بوڑھوں کو جیلوں میں گھسیٹنا اب کھیل تماشا ہی بن گیا ہے۔ شہادت تو بہت عظیم مقصد ہے جس پر افسوس کرنا ہی غلط ہے مگر مظلوم خواتین جس جبر اور درندگی کا شکار ہیں وہ قابل برداشت نہیں۔

کشمیری خواتین گزشتہ 68 سالوں سے درندہ صفت بھارتی فوجیوں کے ظلم و ستم کا شکار ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں اب تک ایک لاکھ سے زائد مرد و خواتین لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق 1989 سے 2015 تک تقریباً 79522 کشمیری خواتین بیوہ ہو چکی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق 10129 سے زائد خواتین کی بے حرمتی کی گئی مگر یاد رہے یہ تعداد اندازاً بتائی گئی ہے جبکہ حقیقی تعداد اس سے بہت زیادہ ہے۔ مقبوضہ علاقے میں بھارتی فوجیوں اور پولیس اہلکاروں نے ہزاروں خواتین کے بیٹوں، شوہروں اور بھائیوں کو حراست کے دوران لاپتہ کر دیا۔ لاپتہ کشمیریوں کے والدین کی تنظیم کے مطابق گزشتہ 26 برس کے دوران 8 ہزار سے زائد کشمیری دوران حراست لاپتہ ہو چکے ہیں۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا کشمیریوں میں زیادہ تعداد خواتین کی ہے۔

کشمیر میڈیا سروس کے مطابق کنن پورہ، پازلپورہ، کپواڑہ، میر بازار، اسلام آباد، جگر پورہ، بانڈی پورہ، چھانا پورہ، سرینگر، ڈوڈہ، پلوامہ اور دیگر علاقوں میں بھارتی فوجیوں نے ہزاروں خواتین کی حرمت کو پامال کیا۔ فوجیوں کے ہاتھوں خواتین کی عصمت دری کو بین الاقوامی سطح پر ایک جنگی جرم اور طریقہ اذیت قرار دیا گیا ہے لیکن مقبوضہ کشمیر میں پچھلے 26 برسوں سے بے حرمتی کو جنگی ہتھیاروں کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے مگر مجال ہے کوئی بھارتی افواج کی طرف سے کئے جانے والے ان جنگی جرائم کی وجہ سے اس کے خلاف کوئی اقدام کرے؟ دنیا کے سامنے بھارتی فوجیوں کی جانب سے ہونے والی عصمت دری اور درندگی کا شکار ہونے والی خواتین کی رپورٹس کئی بار منظر پر آچکی لیکن خود کو عالمی جمہوریت کا ٹھیکہ دار سمجھنے والے ممالک نے ان درندہ صفت فوجیوں کو سزا دلانے کے لئے آج تک کیا کیا؟

میڈیا رپورٹس کے مطابق کشمیر میں جاری مظالم کی سب سے زیادہ شکار یہی خواتین ہیں۔ بھارتی فوجی ان خواتین کو ہراساں کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ ایک رپورٹ کے مطابق خواتین کی بڑی تعداد بانجھ پن کا شکار ہو چکی ہیں جبکہ ایک ریسرچ کے مطابق خواتین سمیت آٹھ لاکھ لوگ دماغی مرض Post traumatic stress disorder کا شکار ہیں۔ کشمیر کے واحد ذہنی امراض کے ہسپتال کے مطابق مردوں کی نسبت خواتین کی ایک بڑی تعداد روزانہ ذہنی اور نفسیاتی بیماریوں کا علاج کرانے آتی ہیں۔

تحریک خواتین کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں جس طرح سے خواتین کی بے حرمتی کی گئی ہے اس کی مثال ماضی کی پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں بھی نہیں ملتی۔ صرف 1981 میں کپواڑہ کے علاقے کنن پورہ میں 100 سے زائد خواتین کی عصمت دری کی گئی۔ اتنا سب سہنے کے بعد بھی کشمیری لوگ غلامی کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں اور وہ اپنا مستقبل پاکستان کے ساتھ دیکھنا چاہتے ہیں، کشمیر کے لوگ مجاہدانہ صفت کے حامل اور حریت کے خون سے اَٹے ہوئے ہیں جو آزادی سے کم کسی بات پر بھی راضی ہونے کو تیار نہیں۔

بھارتی فوج اور "را" کشمیری خواتین کی بے حرمتی اور نوجوانوں کے قتل عام کو جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔ سب سے بڑی جمہوریت کہلانے والا بھارت کشمیریوں کا قاتل اور جنگی جرائم کا مجرم ہے۔ بھارتی فوج تحریک آزادی کشمیر کو کچلنے کیلئے کشمیری خواتین کو براہ راست جسمانی، نفسیاتی اور ذہنی تشدد کا نشانہ بنا رہی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ کشمیر میں ایک لاکھ دس ہزار بچے یتیم ہو چکے ہیں اور 710 خواتین کو زیادتی کے بعد قتل کر دیا گیا جبکہ گمنام قبروں کی تعداد 5900 ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں رواں تحریک آزادی کے دوران ہزاروں لاپتہ اور بے نام قبروں میں دفن افراد کا سب سے زیادہ اذیت ناک پہلو یہ ہے کہ ان افراد کی مائیں، بہنیں اور بیوائیں آج بھی اپنے عزیزوں کی راہ تک رہی ہیں اور وہ مختلف ذہنی اور جسمانی بیماریوں میں مبتلا ہوگئی ہیں۔

بھارتی مظالم کے متعلق خود بھارت کے رہنے والے بھی چپ نہ رہ سکے چنانچہ ایک صحافی گوتم نے لکھا کہ: "جو کچھ یہاں 26 سالوں میں ہوا ہے اس میں انسانیت کے خلاف اتنے جرائم ہوئے ہیں کہ بھارت اگر ان جرائم کی پردہ پوشی کرنا بھی چاہے تو نہیں کر سکتا۔" جنوبی بھارت کے ایک معروف قانون دان کا اس بارے میں کہنا ہے کہ: "کشمیر میں انصاف کے نام پر صرف تحقیقات کے حکم سنائے گئے" مزید کہا "یہاں انصاف کا معیار گرایا جارہا ہے جو کہ ایک تشویش ناک عمل ہے۔"

آج جب کہ پوری دنیا سائنس اور دیگر شعبوں میں ترقی کے مراحل طے کر رہی ہیں وہیں انسان کی سماجی، معاشرتی اور خانگی زندگی میں بنیادی کردار کی حامل عورت کے ساتھ ہر سطح پر ناروا سلوک اور جرائم کا جس شدت کے ساتھ ارتکاب ہو رہا ہے اس نے پوری انسانی زندگی پر مضر اثرات مرتب کئے ہیں۔ دنیا کو اب سامنے آنا ہوگا اور بھارت کے اس کالے قانون کے خلاف آواز بلند کرنی ہوگی جس کے مطابق بھارتی فوجیوں کو کسی بھی کشمیری کو اغوا اور قتل کرنے کا کھلا لائسنس فراہم کیا ہوا ہے۔ پاکستانی حکومت تا حال اس حوالے سے کسی ذمہ داری کا ثبوت دینے سے عاری ہے ایسے میں پاکستانی نوجوانوں کو اپنے مظلوم کشمیری بھائیوں اور پوری دنیا میں بے حرمت ہونے والی مسلمان بہنوں کے حق میں آگے بڑھنا ہوگا اور اپنی آواز سے سوئے ہوئے ایوانوں کو جگانا ہوگا۔

☆......☆......☆

استاذ المجاہدین قاری محمد یونس شہیدؒ



عبدالحفیظ امیرپوری

گزشتہ شمارے میں ایک مخلص شہید کے والا نامے کا عکس چھپا تھا۔ جو حضرت شہیدؒ نے جماعت کے ذمہ داران، کارکنان اور معاونین کے نام لکھا تھا، جس کا ایک ایک لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ جس سے حضرت شہید کی جماعت اور امیر المجاہدین کے ساتھ دلی وابستگی، محبت، اطاعت ظاہر ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ نے جماعت اور امیر جماعت جیسی نعمت پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے شکر کے ساتھ ساتھ ذمہ داران و کارکنان کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

آپ تمام حضرات بہت مبارک اور عظیم ہیں اور اس عظیم جماعت کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔

اللہ رب العزت نے ہمیں عظیم رہنما عظیم امیر حضرت اقدس امیر محترم حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ کی صورت میں عطاء فرمایا ہے۔ الحمدللہ! الحمدللہ! ہم اس عظیم نعمت پر اپنے عظیم رب کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اللہ رب العزت سب کو اس عظیم جماعت اور محترم امیر کے ساتھ تادمِ شہادت جوڑے رکھے، آمین۔

ہمارا مقصد جہاد فی سبیل اللہ، اعلاءِ کلمۃ اللہ ہے۔ اس مبارک جماعت کے ساتھ چلتے رہے تو ان شاء اللہ منزل، اللہ پاک کی رضاء اور شہادت بھی نصیب ہوجائے گی۔ ان شاء اللہ۔

حضرت امیر محترم کو اللہ رب العزت اجر عظیم عطاء فرمائے۔ جنہوں نے ان مشکل حالات میں بھی جماعت کے سارے شعبے جاری رکھے ہوئے ہیں، ہمیں اقامتِ صلوۃ، کلمہ طیبہ، جہاد فی سبیل اللہ، استغفار کا سبق اسی مبارک جماعت اور اسی عظیم امیر کی برکت سے نصیب ہو رہا ہے۔ الحمدللہ

پیارے حضرات! جماعت کے ساتھ جڑے رہیں۔ حضرت امیر محترم کی اطاعت تہہ دل سے کرتے رہیں۔ ان شاء اللہ منزل مل جائے گی۔

آپ تمام حضرات سے گزارش ہے کہ ہم سے اگر کبھی کسی کی دل آزاری، غیبت، نافرمانی، خیانت ہوگئی ہو تو ہمیں اللہ کی رضاء کے لیے معاف فرمادیں۔ معاف فرمانے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ آپ حضرات تو اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں، ہمیں یقین ہے کہ آپ حضرات ضرور معاف فرمادیں گے۔ ہم چھوٹے ہیں، آپ حضرات بڑے ہیں، چھوٹوں سے اگر کوئی خطاء ہوتی ہے تو بڑے معاف فرمادیتے ہیں۔ آپ حضرات بڑے دل کے مالک ہیں، ان شاء اللہ، اللہ رب العزت آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ عاجزانہ گزارش ہے سب حضرات سے کہ ہمیں معاف فرمادیں۔ آپ معاف فرما دیں گے تو اللہ رب العزت بھی ہمیں معاف فرمادے گا، آپ کے معاف فرمانے سے ہم گناہ گاروں کو آخرت کے دن اللہ رب العزت کی طرف سے معافی مل جائے گی، آپ سب حضرات سے دعاؤں کی درخوست ہے۔

اللہ رب العزت ہماری مغفرت فرمائے۔ اللہ رب العزت امت مسلمہ کو جہاد پر کھڑا فرمادے۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم جماعت کی حفاظت فرمائے۔ ترقی نصیب فرمائے اور حضرت امیر محترم کا سایہ امت مسلمہ پر تادیر قائم رکھے۔ آمین

پوری جماعت، معاونین، امت مسلمہ سے معافی کے خواستگار ہیں۔

اس مخلص، باوفا شہید کا نام نامی محمد یونس تھا۔ آپ فطرت سلیمہ کے مالک تھے۔ مذہبی گھرانے سے تعلق کی بناء پر بچپن ہی سے آپ کو حفظ قرآن کے لیے مدرسے میں داخل کرا دیا گیا۔ جلد ہی آپ کے اساتذہ نے آپ کی خداداد صلاحیتوں کا اندازہ کرلیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو لحن داؤدی عطاء فرمایا تھا۔ حفظ قرآن کے بعد آپ کو اساتذہ کے مشورے سے سبعہ عشرہ قرآئت کے لیے منتخب کرلیا گیا۔ بہت جلد آپ نے قرآن کریم کی تمام سبعہ عشرہ قرآئت میں عبور حاصل کرلیا۔ قرآن کریم کے ساتھ آپ کا تعلق دیدنی تھا۔ اسی تعلق و محبت کی وجہ سے قرائت کی تعلیم سے فراغت کے بعد آپ قرآن کریم کی تدریس سے وابستہ ہوگئے۔ آپ کے شاگرد اور اساتذہ بتاتے ہیں کہ آپ درس و تدریس کے علاوہ بھی چلتے پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہتے۔ تدریس کے دوران ہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے دل میں جہاد کی محبت و عظمت بٹھا دی۔ امیر المجاہدین حضرت اقدس مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کی رہائی اور جیش محمد ﷺ کے اعلان نے آپ کی اس شوق شہادت کی چنگاری کو بڑھادیا۔ آپ نے اپنے آپ کو مکمل طور پر جہاد کے لیے وقف کردیا۔

اللہ تعالیٰ اپنے نیک لوگوں کو خوب آزماتے ہیں۔ حضرت قاری محمد یونسؒ پر بھی خوب آزمائشیں آئیں لیکن حضرت قاری صاحب ان آزمائشوں کی بھٹیوں سے کندن بن کر نکلے۔ جہادی تربیت کے بعد آپ امارت اسلامیہ افغانستان کے مختلف محاذوں پر ذمہ دار رہے۔ آپ کے محاذ کے ساتھیوں کا کہنا ہے کہ حضرت قاری محمد یونس شہیدؒ "امیر القوم خادمھم" کے صحیح طور پر مصداق تھے۔

دست ارچی محاذ پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو جہادی تمغے سے بھی نوازا۔ ایک گولی آپ کے ہاتھ پر لگی جس سے آپ کا ہاتھ شل ہوگیا۔ لیکن ایک ہاتھ کی قربانی کے باوجود آپ اپنے آہنی عزم سے پیچھے نہ ہٹے۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے آپ کی ایک اور کڑی آزمائش باقی تھی۔ قندوز چار درہ کی پسپائی میں آپ شمالی اتحاد کے ہاتھوں اسیر ہو کر اللہ کے راستے کے معتکف بن گئے۔ سینکڑوں ساتھیوں کے ساتھ کنٹینروں میں آپ کو شبرغان جیل منتقل کر دیا گیا۔ آپ نے بہت جلد شبرخان جیل کو مدرسے میں تبدیل کر دیا اور وہاں ساتھیوں کو حفظ قرآن، ناظرہ اور سبعہ عشرہ کے اسباق شروع کرا دیے۔ آپ کی اسارت کے ساتھی آپ کے حسن سلوک، اخلاق و کردار کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ حضرت قاری صاحب فرمایا کرتے تھے کہ کلاس کے وقت میں آپ کا استاذ ہوں اور کلاس کے بعد آپ کا ساتھی اور خادم۔ دوران اسارت آپ ہیپاٹائٹس کے سخت مریض رہے، ایک ہاتھ بھی صحیح طرح کام نہیں کرتا تھا لیکن اس کے باوجود بھی آپ نہ صرف اپنا کام خود کرتے بلکہ ساتھیوں کی خدمت میں بھی پیش پیش رہتے۔

اللہ کی مدد و نصرت سے رہائی ملنے کے بعد وطن عزیز کے ظالم قانون "۴ شیڈول" کی وجہ سے آپ اپنے گھر نہ جاسکتے تھے لیکن کبھی بھی آپ کی زبان مبارک پر شکایت کا کوئی حرف نہیں سنا گیا۔ جماعت کو ہی آپ اپنا گھر سمجھتے تھے۔ مدرسہ تعلیم القرآن بالاکوٹ سمیت جماعت کے متعدد مدارس میں آپ تدریس کے ساتھ ساتھ مختلف ذمہ داریوں پر رہے اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف محاذوں پر بھی داد شجاعت دے کر حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کی یاد تازہ کرتے رہے۔

حضرت قاری محمد یونس شہیدؒ نے شادی نہیں کی تھی اکثر ساتھیوں سے فرماتے: "میری دلہن اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیار فرما رکھی ہے۔"

بالآخر اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی دیرینہ آرزو "شہادت" آپ کو عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کی شہادت کو قبول فرمائے، آپ کو مقام مغفرت عطاء فرمائے اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین یا رب الشہداء والمجاہدین

ہمارا طرزِ عمل......؟



سید الکونین خاتم الانبیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک، بچپن، جوانی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑھاپا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت، آپ کا معاشرہ، آپ کے عقائد، آپ کے اخلاق، آپ کا رہن سہن غرض یہ کہ زندگی کے ہر موڑ اور ہر گوشہ کا نام سیرت ہے۔ عقل وفہم اور دینی شعور رکھنے والے کسی بھی مسلمان پر یہ بات بھی ڈھکی چھپی نہیں کہ انسانی زندگی کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی ذات میں بہترین نمونہ ہے قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب) اللہ کے رسول میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ نیز امتِ مسلمہ کے لیے آپ کی بے پایاں شفقت و مہربانی اور مسلمانوں کی خیر و فلاح کے لیے قلبی تڑپ اور جہد مسلسل کے وقیع مضامین سے قرآن و حدیث بھرے ہوئے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں ایک مقام پر ارشاد باری ہے:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (التوبہ)

ترجمہ: تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول تشریف لائے ہیں، ان پر تمہاری تکلیف بھاری ہے اور وہ تمہاری بھلائی کے حریص ہیں اور ایمان والوں پر نہایت شفیق و مہربان ہیں۔

اسی شفقت و مہربانی کے تعلق سے ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلا قول اللّٰہ تعالیٰ فی ابراھیم: رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي و قال عیسیٰ: إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ فرفع یدیہ فقال اللّٰھم امتی امتی و بکیٰ فقال اللّٰہ تعالیٰ یا جبرئیل اذھب الیٰ محمد وربک اعلم فسئلہ ما یبکیک فاتاہ جبرئیل علیہ السلام فسالہ فاخبرہ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم بما قال وھو اعلم فقال اللّٰہ تعالیٰ یا جبرئیل اذھب الیٰ محمد فقل انا سنرضیک فی امتک ولا نسوئک (رواہ مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق یہ آیت تلاوت فرمائی رب انھن الخ (کہ میرے پروردگار ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا یعنی ان کی وجہ سے بہت سے آدمی گمراہ ہوگئے، پس جو لوگ میری پیروی کریں وہی میرے ہیں، پس ان کے لیے تو میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ان کو تو ہی بخش دے۔

اور عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بھی تلاوت فرمایا إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ یعنی اے اللہ اگر آپ میری امت کے ان لوگوں کو عذاب دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں (یعنی آپ کو عذاب و سزا کا پورا حق ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لیے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور کہا اے میرے اللہ! میری امت، میری امت، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا میں روئے، اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا کہ محمد کے پاس جاؤ؛ اگرچہ تمہارا رب سب خوب جانتا ہے؛ مگر پھر بھی تم جا کر ہماری طرف سے پوچھو کہ ان کے رونے کا سبب کیا ہے؟ پس جبرئیل؟ آپ کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے جبرئیل علیہ السلام کو وہ بتلا دیا جو اللہ سے عرض کیا تھا یعنی اس وقت میرے رونے کا سبب امت کی فکر ہے۔ جبرئیلؑ نے جا کر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تو اللہ نے جبرئیلؑ کو فرمایا کہ محمد کے پاس جاؤ اور ان کو ہماری طرف سے کہو کہ تمہاری امت کے بارے میں ہم تمہیں راضی اور خوش کر دیں گے، اور تمہیں رنجیدہ اور غمگین نہیں کریں گے۔

ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا أَسَرَّتْ وَمَا أَعْلَنَتْ۔ یہ دعا سن کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہاں تک ہنسیں کہ ان کا سر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود کی طرف جھک گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھ کو میری دعا نے خوش کر دیا، عرض کیا حضرت! آپ کی دعا کیوں خوش نہ کرتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! یہی میری دعا میری تمام امت کے لیے ہر نماز کے بعد ہوتی ہے۔ (مجمع الزوائد)

یہ امت کے فکر و غم اور خیر خواہی کے جذبات سے معمور پیغمبرانہ مزاج تھا جو ہمہ وقت آپ کو مضطرب و بے چین رکھتا تھا، اور یہ سلسلہ شفقت و مہربانی صرف دنیا کی فانی زندگی تک محدود نہیں بلکہ محشر کے میدان میں بھی، جب ہر انسان ہی نہیں بلکہ ہر نبی نفسی نفسی کے عالم میں ہوگا، کرب و ابتلاء کے عین موقع پر بھی زبانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر امتی امتی جاری ہوگا، اور آپ دیگر انسانوں کے ساتھ ساتھ اپنی امت کے حق میں خصوصی شفاعت فرمائیں گے۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو امت سے اس قدر محبت و پیار کا تعلق اور ہم مسلمانوں کا سنتِ نبوی سے اعراض یقیناً یہ انتہائی تشویشناک اور تکلیف دہ ہے، اللہ تعالیٰ ہی ہمارے حال پر رحم فرمائے، جس نبی کو اسوہ بنا کر مبعوث کیا گیا، اس نبیِ رحمت نے زندگی کے کسی بھی گوشہ کو تشنہ نہیں چھوڑا؛ بلکہ کامل و مکمل طریقہ سے تمام شعبوں میں زبانی عملی ہر طرح سے اور ہر سطح سے رہبری فرمائی۔ خواہ ان اُمور کا تعلق عبادت سے ہو یا معاملات سے یا معاشرت و اخلاقیات سے، زندگی کا ہر مرحلہ اس آفتاب نبوت کی پاکیزہ و مقدس روشنی سے منور اور روشن ہے، ہماری سب سے بڑی کوتاہی یہ ہے کہ ہم بے عملی کا شکار ہیں، رذیل دنیا کی حرص و طمع کے دبیز پردوں نے ہمیں پوری طرح سے ڈھانپ رکھا ہے، یہی وجہ ہے کہ منزل کی صحیح سَمت معلوم ہونے کے باوجود ہم اس پر چلنے سے عاجز و قاصر رہتے ہیں، شدید ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنا محاسبہ خود کریں، اپنی عبادتوں کا جائزہ لیں ہماری نمازیں پیغمبر کی نماز سے میل کھاتی ہیں یا نہیں۔ زکوۃ اور رمضان شریف کے روزوں، حج بیت اللہ اور دیگر عبادتی کاموں میں ہم اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو کتنا ملحوظ رکھتے ہیں۔ اسی طرح معاملات کو دیکھیں کہ اس میں ہم کس حد تک پیغمبرانہ اسوہ کو اختیار کیے ہوئے ہیں، یا غیروں کے بنائے ہوئے اُصول اور ان کے بے برکت طریقے اختیار کرتے ہیں، معاملات کی صفائی و شفافیت کے متعلق نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات و ہدایات پر ہمیں کتنا اعتماد ہے، اخلاق و معاشرت کے پہلو سے بھی ہم اپنے طرزِ عمل پر نظر ڈالیں، اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری خصلتیں اور مزاج کتنا متاثر ہے۔

حرص و طمع، کینہ و حسد، حبِ جاہ، حبِ مال، عجب وریا، کذب و خیانت، غرور و گھمنڈ، غصہ اور بخل جیسی خسیس اور گھٹیا عادتوں سے ہم عملی طور پر کتنی نفرت کرتے ہیں اور اخلاقِ عالیہ تواضع و انکساری توبہ و استغفار، انس و محبت، زہد و توکل صبر و شکر، حلم و بردباری، صدق و اخلاص، احسان و رضا، شرم و حیا، ہمدردی و رحم دلی، جیسے بلند اوصاف سے ہماری طبیعت کتنی مانوس ہے اور وقت آنے پر ان دو متضاد راہوں میں سے ہم کس راہ کو اختیار کرتے ہیں۔ اسی طرح اپنی معاشرتی زندگی کا بھی جائزہ لیں اور بہت سنجیدگی سے محاسبہ کریں کہ قبیلہ و خاندان اعزاء و اقرباء پڑوسیوں اور دیگر لوگوں کے ساتھ رہن سہن اور گزر بسر کے سب طریقے ہمارے اچھے ہیں؟ اپنی بستی و محلّہ اور گھروں میں محبت و موانست کی فضا ہے، یا نفرت و بیزاری کا ماحول ہے؟ خوش مزاجی، بڑوں کی عزت و عظمت، چھوٹوں کے ساتھ شفقت و محبت، ماتحتوں کے ساتھ حسنِ سلوک و رواداری، لوگوں کی خطا و لغزش معاف کرنا کمزوروں کی مدد کرنا مہمانوں کی ضیافت، بھوکوں کو کھانا کھلانا، مظلوموں کی مدد اور ہر شخص کے ساتھ محبت و شفقت کا معاملہ کرنے میں ہماری زندگی کا کتنا حصہ گزرا کہ جس کی بنیاد پر معاشرہ میں آدمی ایک محترم اور بلند کردار انسان کہلانے کا حق دار ہو جاتا ہے، یہ بلند کرداری غیروں میں بھی اس کو باعزت مقام دیتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہم اپنا بھی محاسبہ کریں اور اپنے اہل وعیال کا بھی جائزہ لیں، آج ہمارے بچوں کو موبائل فون، ٹیلی ویژن وغیرہ کے ذریعہ کرکٹ کھیل کی معلومات، کھلاڑیوں کے نام اور مختلف صوبوں، ملکوں میں کھیلے گئے میچوں کا رکارڈ، فلموں کی اسٹوریاں وغیرہ خوب یاد رہتی ہیں۔ اگر یاد نہیں تو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات اور ان کی سیرت یاد نہیں، اس میں یقیناً بنیادی طور پر قصور ہمارا ہے۔ ہمیں خود سیرتِ طیبہ کا پتہ نہیں، اس سے یکسر غفلت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے نہ تو احوال ہمیں یاد ہیں اور نہ جاننے کی فکر ہے؛ البتہ زبانی محبت کا دعویٰ خوب ہوتا ہے سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعوذ باللہ کوئی خبیث النفس شرارت کردے تو ہمارا خون کھولنے لگتا ہے، ضرور کھولنا چاہیے اور اس پر جتنا بھی غصہ آئے کم ہے؛ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی دیکھیں کہ پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ ہم نے خود کیا تعلق قائم کر رکھا ہے۔ ہماری زندگی سنتوں سے کس قدر معمور ہے، ہمیں اس کا محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے، ہمارے بچوں کے اندر نبی علیہ السلام کی سیرت کا کتنا چرچا ہوتا ہے، ہمارے گھروں میں سنتیں کتنی زندہ ہیں؟

اس کا سہل و مجرب طریقہ یہ ہے کہ صبح بیدار ہونے سے سونے تک روز مرہ کی دعائیں یاد کی جائیں، بچوں کو بھی یاد کرائیں، اس موضوع پر مختلف زبانوں میں کتابیں بازار میں ملتی ہیں، ان کو ہم پڑھیں، اپنے اہل وعیال میں سنائیں، اسی سے ایک ماحول بنے گا اور سنتوں پر عمل کا داعیہ پیدا ہوگا، انشاء اللہ ہماری سیرت وصورت، عادات واخلاق سنتوں کے پاکیزہ رنگ میں رنگین ہوجائیں گے اور زندگی کے ہر موڑ اور ہر مرحلہ میں ہم پیارے نبی کی سیرت طیبہ کو اپنا اسوہ بنا کر زندگی گزاریں تو بلاشبہ دونوں جہاں میں سرخ روئی کا باعث ہوگا، اور اس کے صالح اثرات نہ صرف یہ کہ ہماری زندگیوں میں ہی ظاہر ہوں گے؛ بلکہ ہماری نسلوں کو بھی اس کا فائدہ پہنچے گا، انشاء اللہ۔

اللہ رب العزت ہم سب کو عمل کی توفیق سے نوازے اور اپنی عارضی و فانی زندگی کے ہر مرحلہ میں سنتِ نبوی کو پیشوا بنانے کے لیے ہمیں منتخب فرمائے کہ سیرت طیبہ کا اصل یہی پیغام ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت و تعلق اور ایمانی جذبہ کا یہی تقاضہ ہے اور اسی میں فلاحِ دارین ہے۔

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ ایک عبقری شخصیت

تنویر احمد

تاریخ کے اوراق انہی لوگوں کے تذکروں سے معطر رہتے ہیں جن کا جینا اور مرنا کسی عظیم مقصد کے لیے ہوتا ہے، جو زندگی کے ودیعت کردہ لمحات اور وقت کی قدر و قیمت کو جانتے اور اس کے مفید استعمال کا کامل ادراک رکھتے ہیں، ان کا جنازہ بزبان حال سے ان کی جدوجہد کی کامیابی کا اعلان کر رہا ہوتا ہے، انسانیت ہمیشہ ایسے ہی لوگوں کی احسان مند اور ممنون رہی ہے، امیر عزیمت، مجدد العصر شیر اسلام مولانا حق نواز جھنگویؒ انہی شخصیات میں سے نابغہ روزگار شخصیت ہیں، جو حیات مستعار کا قلیل حصہ لے کر دنیا میں آئے مگر دینی و ملی خدمات کا بہت بڑا فریضہ سرانجام دے خالق حقیقی سے جاملے۔

مولانا حق نواز جھنگویؒ 1952ء میں چاہ کچھی والا موضع چیلہ تھانہ مسن ضلع جھنگ میں ولی محمد مرحوم کے گھر پیدا ہوئے، والدہ محترمہ کا انتقال بچپن میں ہو گیا تھا، پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد اسی محلّہ میں اپنے ماموں حافظ جان محمد سے دو سال میں قرآن پاک مکمل حفظ کرلیا، علم قرات و تجوید شیخاں والی مسجد خانیوال میں مولانا قاری تاج محمودؒ فاضل دارالعلوم دیوبند سے پڑھنے کے بعد علوم اسلامیہ کی تحصیل کے لیے دارالعلوم کبیر والہ میں داخلہ لیا، یہاں محدث کبیر مولانا عبدالخالقؒ اور شیخ الحدیث مولانا علی محمدؒ سمیت دیگر کبار اساتذہ سے کسب فیض کیا، دورہ حدیث شریف کے لیے عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ خیر المدارس میں داخلہ لیا جہاں شیخ الحدیث مولانا محمد شریف کشمیریؒ اور دیگر شیوخ کے سامنے زانوئے تلمذ طے لیا اور یہیں سند فراغت حاصل کی۔

مولانا حق نواز جھنگویؒ نے عملی زندگی کی ابتداء جھنگ صدر مسجد پپلیاں والی میں اپنی خطابت سے کیا، آپ نیا پنے انداز خطابت سے زیادہ جرات مندانہ رویے، عوام الناس کے ساتھ ہمدردی، غمخواری اور اجلے کردار سے اپنا ایک حلقہ عقیدت و محبت قائم کرلیا، آپ نے اپنے مطالعے، مشاہدے، افکار، درد دل، اخلاص، للّٰہیت اور تقویٰ کی بنیاد پر بہت کم عرصہ میں اپنے معاصرین علماء کرام میں نمایاں مقام حاصل کرلیا۔ اسلام، شعائر اسلام اور ختم نبوت کا تحفظ، توہین صحابہ اور اہلبیت کا سدباب کرنے اور مسلمانوں میں دینی حمیت کو زندہ کرنے کی جدوجہد آپ کا مقصد حیات تھا، جمعیت علماء اسلام (ف) کے اہم راہنما کی حیثیت سے دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

جھنگ کی عوام انتہائی پسماندہ اور زندگی کی بنیادی سہولیات سے محروم زندگی گزار رہے تھے، تعلیم و شعور کی کمی کے ساتھ ساتھ وڈیروں اور جاگیرداروں کے ظلم و ستم سہہ رہے تھے، خوف کے مارے عوام حرف شکایت کسی سے نہیں کرتے تھے، ستم بالائے ستم یہ کہ شیعہ جاگیرداروں کی زیرسرپرستی مسلکی تعصبات اور انتہاپسندی، توہین صحابہ کرام کے واقعات آئے روز رونما ہوتے تھے، جن کی روک تھام اور مظلوم سنی عوام کی آواز کو بلند کرنے کے لیے آپ نے سب سے پہلے تحریک مدح صحابہ چلائی، پھر 6 ستمبر 1984 پپلیاں والی مسجد میں آپ کی سرپرستی میں انجمن سپاہ صحابہ کی بنیاد رکھی مختصر سے عرصہ کے بعد انجمن کا دائرہ کار ملک بھر میں پھیل گیا اور مولانا کے موقف کے ہمنواؤں کی تعداد میں گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہوتا چلا گیا، آپ 1984ء سے لے کر 1990ء تک انجمن سپاہ صحابہ کے سرپرست رہے، اس دوران جیلیں، ہتھکڑیاں، مصائب و مشکلات اور عزیمت کی عظیم داستانیں آپ نے رقم فرمائیں۔

مولانا حق نواز جھنگویؒ نے جمعیت علماء اسلام (ف) کے ٹکٹ پر 1988ء میں جھنگ سے قومی اسمبلی کی نشست پر انتخاب لڑنے کا فیصلہ کیا، جس کے بنیادی اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ آزاد انسانوں کو اپنی ناجائز خواہشات کی تکمیل کے لیے جانوروں جیسی زندگی پر مجبور کرنے والی وڈیرہ شاہی اور جاگیرداری کی قید سے آزادی دلائی جائے، زندگی کی بنیادی سہولیات سے محروموں کے لیے راحت کا سامان کیا جائے، مولانا حقنواز جھنگویؒ نے بڑی جرات اور بہادری سے بیگم عابدہ حسین کے مقابلے میں الیکشن لڑا اور اسے ناکوں چنے چبوائے، آپ نے اس کے مقابلے میں 39000 ووٹ حاصل کئے، اگرچہ آپ اس نشست پر کامیاب تو نہ ہوسکے مگر جاگیرداروں اور وڈیروں کو ایک واضح پیغام دیا کہ اب ان کے ظلم کی اندھیری رات ختم ہونے کو ہے، قانون، عدل وانصاف اور احترام انسانیت کی روشنی ضرور پھیل کر رہے گی۔

دیہاتی اور شہری طبقہ یکساں طور پر آپ کا گرویدہ ہوگیا تھا، آپ کو ہر دلعزیزی اور ایسی محبوبیت حاصل ہوئی جس کی دوسرے صرف آرزو ہی کر سکتے تھے۔ مولانا حق نواز جھنگویؒ نے شہادت سے قبل خطبہ جمعہ میں ایک خطرے کی طرف اشارہ فرمایا کہ ان کے خلاف ایران، دبئی اور پاکستان میں قتل کرنے کی سازش کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے، اور ان کے قتل کا منصوبہ 20 اور 25 فروری کے درمیان مکمل کیا جائے گا، اور وہی ہوا جس کا امیر عزیمتؒ نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ 22 فروری مغرب کے بعد گھر کی دہلیز پر دہشت گردوں کو گولیوں کو نشانہ بنے، اس وقت آپ کی عمر 38 سال تھی۔ مولانا حق نواز جھنگویؒ کی مظلومانہ شہادت پر پورا عالم اسلام دکھی اور مضطرب تھا، اس افسوس ناک واقعے کو ہر کوئی اسلام اور اہل اسلام کا بہت بڑا نقصان قرار دے رہا تھا۔ بقول مفسر و خادم قرآن مولانا اسلم شیخوپوری شہیدؒ "مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے مختصر زندگی میں تعلیمی و تدریسی ذمہ داریاں بھی نبھائیں، سیاست بھی کی، آمریت کو بھی للکارا، جمہوریت کی جنگ بھی لڑی، الیکشن میں بھی حصہ لیا، مرحلہ دار ورسن سے بھی گزرے، جیلوں کو بھی آباد کیا، ہزاروں اجتماعات سے بھی خطاب کیا، لاکھوں انسانوں کے دلوں میں اسلام کی حقانیت، رسول اللہ کی محبت اور صحابہ کی عظمت کو بٹھایا، منظم جماعت سپاہ صحابہ کو ملکی سطح ہر مقبول عام کیا۔ یہ سب کام جھٹ پٹ انجام دے کر شہادت کا تاج پہن کر ہماری آنکھوں سے اوجھل ہوگئے۔

☆......☆......☆

مقبوضہ کشمیر میں کشت وخون کا بازار

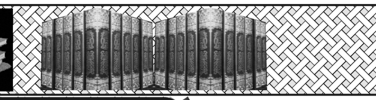
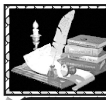
علی عمران

مقبوضہ کشمیر میں بھارت نے ایک بار پھر کشت وخون کا بازار انتہائی گرم کر دیا ہے۔ ویسے تو تقسیم ہند سے لے کر آج تک اور خصوصاً جولائی 1986ء سے کشمیری قوم ہر روز جبر و ابتلا کے نئے سے نئے دور کا ہی سامنا کر رہی ہے۔ دور قدیم سے لے کر دور جدید تک کے ظلم وستم اور جبر و استبداد کا وہ کون سا ہتھکنڈا ہے جو بھارت نے کشمیریوں کے خلاف نہیں آزمایا لیکن کشمیری قوم بھی ایسی مٹی کی بنی ہوئی ہے کہ جس نے ایک دن بھی بھارت کے سامنے سر نہیں جھکایا۔

13 فروری کے دن بھارتی فوج نے ضلع کپواڑہ میں ایک گھر کا گھیراؤ کر کے 5 نوجوانوں کو شہید کر ڈالا۔ یہ نوجوان بھارتی قبضے سے آزادی کیلئے گھر بار چھوڑ کر برفانی پہاڑوں اور جنگلوں، کھائیوں کو اپنا ٹھکانہ بنانے پر مجبور ہوئے تھے۔ بھارتی فوج ان نوجوانوں کو شہید کرنے کے بعد فتح کے شادیانے بجارہی ہے کہ اس نے بہت بڑا معرکہ سر کرلیا ہے حالانکہ آزادی کی منزل پانے کے لئے یوں شہادتوں کو گلے لگانے والوں کی تعداد کبھی بھی کم نہیں ہوئی ہے۔ بھارت کو چونکہ اسلام، پاکستان اور کشمیریوں کے خلاف ساری دنیا کی حمایت حاصل ہے، اس لئے وہ کشمیری قوم پر ہر طرح کا ظلم روا رکھنا اپنا حق سمجھتا ہے۔ 9 فروری کے روز کشمیری قوم نے 3 سال پہلے انتہائی بہیمانہ طریقے سے قتل کئے گئے افضل گورو کے جسد خاکی کی واپسی کیلئے مقبوضہ کشمیر بھر میں ہڑتال کی تھی۔ افضل گورو کو بھارت نے 3 سال پہلے اس کے بقول دہلی پارلیمنٹ حملہ کی پاداش میں تہاڑ جیل میں پھانسی دے کر وہیں دفن کر دیا تھا۔ افضل گورو کی والدہ، اہلیہ اور ایک ننھا بچہ ان کے جسد خاکی اور ان کے زیر استعمال سامان کی واپسی کا مطالبہ کر رہے ہیں لیکن دنیا کی کوئی طاقت، تنظیم یا ادارہ ان کا اتنا معمولی سا مطالبہ پورا کروانے کو تیار نہیں۔ آخر وہ دنیا کا کون سا قانون اور ضابطہ ہے جس کے تحت بھارت کشمیریوں کو عدالتی قتل کے ذریعے پہلے پھانسی دیتا اور پھر جیل میں دفنا دیتا ہے اور ان کی لاش بھی لواحقین کے حوالے نہیں کرتا اور اگر کوئی لاش کا مطالبہ کرے تو اسے گولیوں سے چھلنی کیا جاتا ہے۔ 9 فروری کی آمد سے پہلے کشمیریوں کے خلاف بھارتی فورسز نے کریک ڈاؤن شروع کر کے انہیں جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیلنا شروع کر دیا تھا۔ اس سال بھی 9 فروری کے روز بھی کتنے ہی مقامات پر کشمیریوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا۔ بھارت کے دارالحکومت نئی دہلی کی جواہر لعل نہرو یونیورسٹی میں طلبہ کی ایک تنظیم نے اجازت لے کر افضل گورو کے عدالتی قتل کے حوالے سے تصویری نمائش اور مظاہرے کا اہتمام کیا تھا۔ بھارتی فورسز نے انہیں وہاں بھی برے طریقے سے مارا پیٹا اور پھر طلبہ کے خلاف مزید سخت اقدامات اٹھاتے ہوئے ان پر غداری کے مقدمات درج کرنے کے ساتھ تعلیمی اداروں سے ہی نکالنے کا اعلان کر دیا۔ کہنے کو تو بھارت خود کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت قرار دیتا ہے لیکن وہاں مظلوم اقوام خصوصاً کشمیریوں کو زبان کھولنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ ظلم کی حد تو دیکھئے کہ بھارت ایک طرف تو کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ قرار دیتے نہیں تھکتا لیکن انہی کشمیریوں کے بچوں پر اپنے ملک میں جہاں وہ تعلیم کے دروازے بند کرتا ہے تو وہیں انہیں جگہ جگہ قتل کرنے سے بھی نہیں چوکتا۔ 14 فروری کو اسی بھارت کی فوج نے ایک بار پھر ایک یونیورسٹی طالبہ اور یونیورسٹی طالب علم کو گولیوں کی بارش سے شہید کر کے دیا۔ علاقہ پلوامہ میں بھارتی فوج نے مجاہدین سے معرکہ آرائی میں آزادی کیلئے مظاہرہ کرنے والے عام کشمیریوں پر گولیوں کی برسات کر ڈالی تھی۔ یہاں بے پناہ گولیوں اور گیس شیلنگ کی زد میں آ کر درجنوں افراد شدید زخمی ہوئے تو 13 کی حالت اس وقت انتہائی نازک ہے۔ اس کھلی دہشت گردی کے خلاف 15 فروری کو سارے مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال کی گئی تو دوسری طرف ساری حریت قیادت کو بھارتی فورسز نے قید کر ڈالا۔ گزشتہ سارے ہفتے کے دوران مقبوضہ وادی کے کونے کونے میں ایسے ہی حالات رہے۔ ظلم کی انتہا کو چھوتے حالات کو دیکھئے کہ کشمیری رہنما مقبول بٹ کی شہادت کے 32 سال مکمل ہونے پر جہاں مکمل ہڑتال ہوئی وہیں۔ انہی حالات کے پیش نظر بھارت کے ہاتھوں سسک سسک اور تڑپ تڑپ کر مرنے کے بجائے کشمیری قوم سر پر کفن باندھ کر میدانوں میں اتری ہوئی ہے۔ بھارتی فورسز اور ایجنسیاں دن رات اس بات کا واویلا کر رہی ہیں کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ کشمیری نوجوان بڑی تعداد میں مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان نوجوانوں میں وہ طلبہ بھی شامل ہیں جنہیں بھارت میں ستا ستا کر تعلیم چھوڑنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ 9 فروری کو نئی دہلی کی جواہر لعل نہرو یونیورسٹی میں آزادی کے نعرے لگنے کے بعد بھارت کی کئی ریاستوں میں وزیراعظم خصوصی وظیفہ اسکیم کے تحت سکالرشپ پر تعلیم حاصل کرنے والے 14 ہزار کشمیری طالب علموں کا مستقبل خطرے میں پڑ گیا ہے کیوں کہ بھارتی حکومت نے ان کشمیری طالب علموں کے سکالرشپ منسوخ کر دیے ہیں جبکہ ان کے تعلیمی اداروں نے ان سے فیس طلب کر لی ہے۔ بیرون ریاست کالجوں میں وزیراعظم اسکالرشپ کے تحت زیر تعلیم طلبہ کے نام کئی کالجوں نے نوٹسز جاری کئے ہیں۔ وزیراعظم خصوصی وظیفہ اسکیم کے تحت تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے سروں پر کالج بدر ہونے کی تلوار لٹک رہی ہے۔ انہیں کہا گیا ہے کہ اگر انہوں نے فیس جمع نہ کرائی تو انہیں بے دخل کیا جائے گا۔ ان طلبہ میں سے کئی ایک نے مختلف انجینئرنگ اور دیگر پیشہ وارانہ کورسوں میں 6 سمسٹر بھی پاس کئے ہوئے ہیں۔ کئی طلبہ کو کالج انتظامیہ کی طرف سے ہوسٹلوں سے بھی نکل جانے کو کہا جارہا ہے اور انہیں فیس جمع کرنے کی وارننگ دی جارہی ہے۔ پنجاب میں رایت بہرا کالج آف انجینئرنگ موہالی اور آدیش کالج موہالی نے سخت اقدامات اٹھاتے ہوئے اپنا موقف مزید سخت کیا ہے اور کشمیری طلبہ کو بے دخل کرنے کی دھمکی دی ہے جو گزشتہ 3 برسوں سے ان کالجوں میں زیر تعلیم ہیں۔ کالج منتظمین کا کہنا ہے کہ فیس کے بغیر مزید ان طلبہ کو اب کالج برداشت نہیں کر سکتا طلبہ فیس جمع کرائیں وگرنہ انہیں کالجوں سے بے دخل کیا جائے۔ جب طلبہ کو اس قدر ستایا اور تڑپایا جائے گا تو حالت کیا ہوگی؟ یہ تو نوجوانوں کی حالت زار ہے جبکہ کشمیری پولیس کے اہلکار بھی بڑے پیمانے پر ہتھیاروں سمیت فرار ہو کر مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو رہے ہیں جس پر بھارت کو شدید تشویش ہے۔

مسئلہ کشمیر کو جب تک پاکستان سے ہی پوری سنجیدگی، قوت اور تمام تر وسائل استعمال کر کے اٹھایا نہیں جائے گا تو باقی دنیا کیسے ہمارا ساتھ دے گی؟ مقبوضہ کشمیر میں اتنے کھلے عام مسلسل ظلم وستم اور جور و جبر کے بعد بھی ہمارے اقتدار کے ایوانوں اور اقتدار کے لئے تڑپتے سیاستدانوں کی زبانوں سے کوئی لفظ سننے کو نہیں مل رہا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس وقت پاکستان کشمیر کو اپنی اول و آخر ترجیح بنائے اور پوری سنجیدگی سے تحریک آزادی کو آگے بڑھائے۔

☆......☆......☆

البیان

پھر انسان کو بیان سکھلایا۔ (الرحمٰن آیت ۴)

شوقِ شہادت
واقعات کے آئینے میں



محمد عبیدالرحمٰن
muftiubaid313@gmail.com

حضرت نعیم النحام عدوی شہید رضی اللہ عنہ

رحمت دو عالم ﷺ نے دعوت توحید کا آغاز فرمایا تو وہی اہل مکہ جو رسول ﷺ کو صادق وامین کہتے نہ تھکتے تھے، انہوں نے آپ کو جھٹلانے اور ستانے پر کمر باندھ لی۔ جو اللہ کا بندہ دعوت حق قبول کرتا یہ لوگ اس کی جان کے دشمن بن جاتے اور اس کو طرح طرح سے ستانے لگتے۔ ۱۳ بعد بعثت میں حضور ﷺ نے صحابہ کرام کو مشرکین مکہ کے دست تعدی سے بچانے کے لیے ہجرت مدینہ کا حکم دیا تو بنوعدی کے ایک مرد حق بھی ہجرت کی تیاری کرنے لگے، مشرکین بنی عدی کو ان کے ارادے کا علم ہوا تو ان میں حشر برپا ہوگیا۔ یہ وہ صاحب تھے جنہوں نے بنی عدی کے یتیموں، بیواؤں اور مسکینوں کی خبر گیری اپنے ذمہ لے رکھی تھی اور بیسیوں حاجت مندان کے دستر خوان پر پلتے تھے، ان کے جانے کے بعد کون ان سب کا سہارا بنے گا؟ اسی خیال نے بنوعدی کے لوگوں کو بے چین کر دیا۔ وہ سب جمع ہو کر اپنے اس محسن کے پاس گئے اور ان سے استدعاء کی کہ ہم پر رحم کیجیے اور ہمیں چھوڑ کر نہ جائیے۔ آپ بے شک اپنے نئے دین (اسلام) پر قائم رہیے، اگر کسی نے آپ پر ہاتھ اٹھایا تو ہم اپنی جان دے دیں گے۔

ان لوگوں نے رو، رو کر اس قدر منتیں کیں کہ ان صاحب کا دل پسیج گیا اور وہ مکہ ہی میں رک گئے...... یہ صاحب رسول جن کی بے مثل فیاضی اور رحم دلی نے اعدائے اسلام کے دلوں کو بھی مسخر کر لیا تھا یہاں تک کہ وہ نہ صرف ان کے اسلام کو گوارا کرنے پر تیار ہوگئے تھے، بلکہ انکی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں بھی قربان کرنے پر تل گئے تھے حضرت نعیم النحام رضی اللہ عنہ تھے۔

سیدنا حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا تعلق قریش کے خاندان بنوعدی سے تھا۔ قریش چونکہ خانہ کعبہ کے متولی بھی تھے اس لیے دنیاوی جاہ وجلال کے ساتھ مذہبی عظمت کا تاج بھی ان کے سر پر تھا۔ بنوعدی کے ذمہ سفارت کا شعبہ تھا۔ اگر قریش کو کسی دوسرے قبیلے کے ساتھ کوئی ملکی معاملہ درپیش آتا تو بنوعدی کے لوگ ہی سفیر بن کر جایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ مفاخرت کے مقابلوں میں ثالثی کے فرائض بھی انجام دیا کرتے تھے۔ اس فرض کی بطریق احسن انجام دہی کے لیے انہیں فصاحت اور زور تقریر میں خاص مہارت حاصل کرنی پڑتی تھی۔ یہ دونوں منصب بنوعدی میں نسلاً بعد نسل چلے آرہے تھے۔ اور وہ صرف قریش ہی نہیں بلکہ سارے عرب میں بڑی قدر ومنزلت کی نظروں سے دیکھے جاتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور دوسری متعدد عظیم المرتبت شخصیتیں اسی خاندان میں پیدا ہوئیں۔ حضرت نعیم رضی اللہ عنہ کے والد عبداللہ بن اسید بنوعدی کے ایک آسودہ حال رئیس تھے، انہوں نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا، البتہ اپنے بیٹے کے لیے کافی اثاثے چھوڑ گئے۔

حضرت نعیم کا سلسلہ نسب یہ ہے:

"نعیم بن عبداللہ بن اسید بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب"

حضرت نعیم رضی اللہ عنہ تاریخ میں عام طور پر "نعیم النحام" کے نام سے مشہور ہیں۔ نحام ان کا لقب ہے، امام حاکمؒ نے اپنی "مستدرک" میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں نعیم کی "نحمہ" یعنی "آواز" سنی۔ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک حضرت نعیم رضی اللہ عنہ کے لیے بہت بڑی بشارت اور بہت بڑا اعزاز تھا، لوگوں نے اسی وقت ان کو نعیم النحام کہنا شروع کر دیا تھا۔

حضرت نعیم رضی اللہ عنہ نے ہوش کی آنکھیں کھولیں تو دولت وثروت کو اپنے گھر کی لونڈی پایا۔ اللہ تعالیٰ نے فطرت سلیم عطاء کی تھی، چنانچہ انہوں نے اس دولت کو اللوں تللوں میں اڑانے کی بجائے اپنی خاندان کی بیوہ خواتین، یتیموں اور حاجت مندوں کے لیے وقف کر دیا۔ ابن سعدؒ کا بیان ہے کہ وہ بنوعدی کی بیواؤں اور یتیموں کے مستقل کفیل تھے اور دوسرے مساکین کو مہینہ، مہینہ کر کے کھانا کھلایا کرتے تھے۔ اس طرح وہ اپنے قبیلے کی نہایت ہر دل عزیز شخصیت بن گئے تھے۔ سرور دو عالم ﷺ نے دعوت حق کا اعلان فرمایا تو انہوں نے بلا تامل اس پر لبیک کہا۔ حافظ ابن عبدالبرؒ نے "الاستیعاب" میں لکھا ہے کہ حضرت نعیم رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے وقت صرف نو یا دس افراد مشرف با سلام ہوئے تھے۔ گویا حضرت نعیم "السابقون الاولون" کی مقدس جماعت کی پہلی صف میں تھے۔ امام حاکمؒ نے "مستدرک" میں بیان فرمایا ہے کہ سرور دو عالم ﷺ نے صحابہؓ کو ہجرت حبشہ کا مشورہ دیا تو حضرت نعیم رضی اللہ عنہ بھی حبشہ چلے گئے، لیکن دوسرے ارباب سیر نے امام حاکمؒ کی یہ روایت قبول نہیں کی۔ ان سب کا بیان ہے کہ حضرت نعیم رضی اللہ عنہ ان میں شامل نہیں ہیں بلکہ وہ ۶ ہجری تک مسلسل مکہ میں مقیم رہے۔ حضرت نعیم رضی اللہ عنہ نے اپنے قبول اسلام کا زیادہ چرچا نہیں کیا اس لیے سوائے چند اہل حق کے دوسرے لوگ ان کے اسلام سے آگاہ نہ ہو سکے، اس طرح وہ مشرکین کے دست تعدی سے بچے رہے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے سلسلے کی مشہور روایت کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۶ بعد بعثت میں سرور دو عالم ﷺ کو شہید کرنے کے ارادے سے روانہ ہوئے تو راستہ میں انہیں حضرت نعیم النحام رضی اللہ عنہ ملے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تیور دیکھے تو پوچھا:

"عمر! آج کدھر کا ارادہ ہے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ غضبناک لہجے میں بولے:

"آج اپنے دین سے منحرف ہونے والے اس شخص کو قتل کرنے جاتا ہوں جس نے قریش میں پھوٹ ڈال دی ہے، ہم سب کو احمق قرار دیا ہے، ہمارے معبودوں کی مذمت کی ہے اور ہمارے دین میں کیڑے ڈالے ہیں۔"

حضرت نعیم نے کہا:

"واللہ اے عمر! تمہارے نفس نے تمہیں دھوکے میں ڈال دیا ہے۔ اگر تم محمد ﷺ کو قتل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو کیا تمہیں بنی عبد مناف زمین پر چلنے پھرنے کے لیے جیتا چھوڑ دیں گے؟"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ:

"مجھے کسی کا خوف نہیں ہے، معلوم ہوتا ہے کہ تم نے بھی اپنا آبائی مذہب ترک کر دیا ہے۔ کیوں نہ پہلے تمہیں ہی اس کا مزہ چکھا دوں۔"

حضرت نعیم رضی اللہ عنہ:

"مجھے تم کیا مزہ چکھاؤ گے؟ تمہیں تو اپنے گھر والوں کی بھی خبر نہیں ہے۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ:

"میرے کون سے گھر والے؟"

حضرت نعیم رضی اللہ عنہ:

"تمہاری بہن فاطمہ اور بہنوئی سعید بن زید، دونوں حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں اور میری نسبت تم پر ان کا زیادہ حق ہے۔"

حضرت نعیم رضی اللہ عنہ کی باتیں سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جوش غضب سے بے قرار ہوگئے اور سیدھے اپنی بہن کے گھر پہنچے۔ وہاں جو کچھ پیش آیا وہ تاریخ کا مشہور واقعہ ہے۔ حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی استقامت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل کی دنیا بدل ڈالی اور وہ سعادت اندوز ایمان ہو کر عمر بن خطاب سے فاروق رضی اللہ عنہ بن گئے۔

سرور کونین ﷺ نے صحابہ کرام کو ہجرت مدینہ کی اجازت دی تو حضرت نعیم رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی تیاری کی۔ لیکن بنوعدی کے لوگ ان کے راستے میں حائل ہو گئے اور انہوں نے بصد منت حضرت نعیم رضی اللہ عنہ کو مکہ ہی میں روک لیا۔ اس وقت تو انہوں نے اپنے اہل قبیلہ کی بات مان لی۔ لیکن ان کے دل میں ہمیشہ ہجرت کا شرف حاصل کرنے کی آرزو مچلتی رہتی تھی۔ آخر ۶ ہجری میں انہوں نے ہجرت کا پختہ ارادہ کر لیا اور اپنے خاندان کے چالیس افراد کو لے کر مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور پر نور ﷺ کے روئے انور پر بشاشت پھیل گئی۔ آپ ﷺ نے حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے معانقہ فرمایا اور انکا سر چوما۔ پھر فرمایا:

"نعیم! تمہارا قبیلہ تمہارے حق میں میرے قبیلہ سے بہتر تھا۔"

انہوں نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا قبیلہ بہتر تھا۔"

حضور ﷺ نے فرمایا:

"وہ کیسے؟ میرے قبیلے نے تو مجھے وطن سے نکال دیا، لیکن تمہارے قبیلہ نے تمہیں وطن سے نہ نکلنے دیا۔"

حضرت نعیم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ! آپ کی قوم آپ کے شرف ہجرت کا باعث ہوئی اور میری قوم اس سعادت کے حصول میں مانع ہوئی۔"

مدینہ آنے کے بعد حضرت نعیم رضی اللہ عنہ نے تمام غزوات میں سید المرسلین ﷺ کی ہم رکابی کا شرف حاصل کیا۔ حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سریر آرائے خلافت ہوئے اور شام سے معرکہ آرائیوں کا آغاز ہوا تو حضرت نعیم رضی اللہ عنہ بھی شام جانے والے مجاہدین میں شامل ہو گئے اور کئی معرکوں میں رومیوں کے خلاف داد شجاعت دی۔ بعض اہل سیر نے لکھا ہے کہ انہوں نے اجنادین کی لڑائی میں شہادت پائی اور بعض کا بیان ہے کہ وہ جنگ یرموک (۱۵ ہجری) میں رتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک لڑکا "ابراہیم" اور ایک لڑکی "امہ" اپنی یادگار چھوڑیں۔ حضرت نعیم النحام رضی اللہ عنہ کے گلشن اوصاف میں سبقت الی الاسلام، اخلاص فی الدین، جودوسخا اور شوق جہاد سب سے خوش رنگ پھول ہیں۔ جس شخص کو خود سید الانبیاء والمرسلین ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہو، اس کی خوش بختی اور جلالت قدر کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔

حضرت یزید بن زمعہ الاسود شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق بنی عبدالعزی بن قُصی سے تھا۔ سلسلہ نسب یہ ہے:

"یزید بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزی بن قصی۔"

ماں کا نام "قریبہ" تھا، جو ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ حضرت یزید رضی اللہ عنہ قریش کے سربرآوردہ لوگوں میں سے تھے۔ اہل مکہ مہمات قومی میں ان کا مشورہ ضروری سمجھتے تھے۔ حافظ ابن حجرؒ نے "الاصابہ" میں بیان کیا ہے کہ قریش نے دوسرے عہدوں کے علاوہ ایک عہدہ "مشاورت" بھی قائم کر رکھا تھا اور یہ عہدہ بنی عبدالعزی بن قصی کے پاس تھا۔ بعثت نبوی کے وقت یزید بن زمعہ رئیس قبیلہ ہونے کی حیثیت سے اس عہدے پر فائز تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں فطرت سعید سے نوازا تھا۔ سرور عالم ﷺ نے دعوت حق کا آغاز فرمایا تو انہوں نے بلا تامل اس پر لبیک کہا اور بلا کشانِ اسلام کی صف میں شامل ہوگئے۔ ۶ بعد بعثت میں مکہ کے مظلوم مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو وہ بھی ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے اور وہاں سالہا سال تک غریب الوطنی کی زندگی گزارتے رہے۔ پھر حبشہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے اور بعض غزوات میں حضور ﷺ کی ہم رکابی کا شرف حاصل کیا۔ غزوہ حنین میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ تھے اور طبریؒ کے بیان کے مطابق اسی غزوہ میں داد شجاعت دیتے ہوئے شہادت پر فائز ہوئے لیکن ابن سعد کا بیان ہے کہ وہ غزوہ طائف میں شہید ہوئے۔ شہادت کا واقعہ اس طرح پیش آیا کہ ان کا گھوڑا بدک کر قلعہ طائف کی طرف بھاگ نکلا اور دشمنوں کے ہتھے چڑھ گیا۔ انہوں نے حضرت یزید رضی اللہ عنہ کو شہید کر ڈالا۔

☆......☆......☆

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

اشکِ غم ونالۂ الم بروفات استاذ العلماء مرجع الفضلاء

مولانا منظور احمد نعمانی قدس سرہ (ظاہر والی)

جامعِ منقول ومعقول محقّق علمِ دین
رہنمائے عالمان و کاملاں جاتا رہا
قوم مستو ئی کا جوہر شیخ نعمانیؒ تھا وہ
جو مجسّم پیار ہی تھا دلستاں جاتا رہا
فاضلِ دارالعلوم و شیخ مدنیؒ کے مرید
تابعِ اسلاف و عاشق عارفاں جاتا رہا
عارف کامل حبیب اللہؒ کے تھے جانشیں
مشفقِ کامل مرّبی طالباں جاتا رہا
جملہ اوصافِ حمیدہ میں وہ عکسِ شیخ تھے
فخرِ قوم وشہ سوار کارواں جاتا رہا
تشنگان علم کا ساقی رہا لیل ونہار
منبعِ تحقیق و تدقیق و بیاں جاتا رہا
جہل کی ظلمت ہوئی کافور ان کے فیض سے
آفتابِ علم و حکمت ضوء فشاں جاتا رہا
قاضی، توضیح و خیالی، شارحِ بیضاوی ہم
صاحبِ تصنیف و رہبر سائلاں جاتا رہا
بلبلیں سر گشتہ ہیں گل کی زیارت کے لیے
گلشنِ علم و فضل کا باغباں جاتا رہا
دو حبیب ہم کو دیے خود سو گئے جب حبیبؒ
دیکھ کے رونق گلستاں جاتا رہا
ہم سفر منظور دونوں تھے اسی پر دیس میں
چھوڑ کر تنہا ہمیں سوئے جناں جاتا رہا



(۱۲) غیبت کرنا

"غیبت" بہت بڑا اور سخت ترین گناہ ہے...... قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں غیبت سے بہت سختی سے منع کیا گیا ہے...... افسوس کہ آج مسلمانوں میں یہ گناہ حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے...... عوام تو عوام...... خواص کی اکثریت بھی اس میں مبتلاء ہے...... اور طرفہ تماشہ یہ کہ اسے گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا...... آپ تجربہ کر لیں...... کسی کو غیبت سے روکیں...... تو وہ بڑے دھڑلے سے کہے گا "میں کوئی جھوٹ تو نہیں بول رہا، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ اس میں موجود ہے جس کی میں برائی کر رہا ہوں...... میں تو حقائق بیان کر رہا ہوں کسی پر الزام تو نہیں لگا رہا...... وغیری وغیرہ ...... اس طرح کے جوابات ہی آپ کو سننے کو ملیں گے...... حالانکہ احادیث مبارکہ میں صراحۃً بتادیا گیا ہے کہ غیبت کہتے ہی اسی کو ہیں کہ کسی شخص میں موجود عیب کو پس پشت بیان کیا جائے...... اور اگر وہ عیب سرے سے موجود ہی نہ ہو تو پھر تو وہ "تہمت" ہے...... "غیبت" نہیں...... بہرحال! غیبت سخت ترین گناہ ہے...... جس سے بچنا ازحد ضروری ہے...... غیبت سے بچنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ یہ وہ گناہ ہے جس کی وجہ سے غیبت کرنے والے کے نیک اعمال منتقل ہو کر اس کے نامہ اعمال میں چلے جاتے ہیں جس کی غیبت کی گئی ہو...... جسکا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ رفتہ رفتہ انسان کا نامہ اعمال نیکیوں سے خالی اور گناہوں سے پُر ہو جاتا ہے...... اور انسان کی زندگی بھر کی محنت اور عبادت بیٹھے بٹھائے اکارت ہو جاتی ہے...... باقی رہی یہ بات کہ غیبت کہا کسے جاتا ہے تو اس کے بارے میں اگرچہ اشارۃً پیچھے بتا دیا گیا ہے لیکن پھر بھی ایک بار پھر صراحۃً عرض کر دیا جاتا ہے کہ "غیبت" کہتے ہیں کہ: "کسی شخص میں کوئی عیب ہو، خواہ وہ عیب اختیاری ہو یا غیر اختیاری، اور وہ شخص لوگوں کے سامنے اس عیب کے اظہار کو ناپسند کرتا ہو تو ایسے عیب کو پیٹھ پیچھے لوگوں کے سامنے بیان کرنا یہ غیبت ہے"۔

غیر اختیاری عیب کا مطلب یہ ہے کہ وہ منجانب اللہ ہو...... بندے کا اس میں کوئی عمل دخل نہ ہو...... جیسے نابینا ہونا، لنگڑا ہونا وغیرہ...... اور اگر کسی شخص میں کوئی عیب موجود ہی نہیں اور کوئی دوسرا شخص اس عیب کو لیکر اس کی بدگوئی کرتا ہے تو یہ "بہتان" کہلاتا ہے...... جس کا گناہ "غیبت" سے بھی زیادہ ہے...... البتہ یہاں ایک بات یاد رہے کہ اگر کوئی شخص ایسا ہے جو سر عام فسق وفجور میں مبتلاء ہے...... اور ظالم ہے...... لوگوں کے حقوق غصب کرتا ہے...... تو ایسے شخص کے جرائم سے اس غرض سے پردہ ہٹانا تاکہ وہ باز آجائے...... تاکہ اسے قانون کے شکنجے میں جکڑا جاسکے یا کم از کم عوام کو اس کی ضرر رسانی سے بچایا جاسکے تو یہ غیبت کے زمرے میں نہیں آئے گا...... بلکہ کسی حد تک ایسا کرنا ہر اس شخص پر لازم ہوگا جو اس کے کرتوتوں سے واقف ہے...... دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانون کو اس غلیظ گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں...... آمین! اب غیبت کے بارے میں قرآن وسنت کی کچھ نصوص پڑھتے ہیں......

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے......

ولا يغتب بعضكم بعضا ايحب احدكم ان ياكل لحم اخيه ميتاً فكرهتموه واتقوا الله ان الله تواب رحيم. (الحجرات)

"تم میں سے ایک شخص دوسرے کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردار بھائی کا گوشت کھائے؟ تو (ظاہر ہے) تم اسے ناپسند کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلد توبہ قبول کرنے والا، نہایت مہربان ہے"۔

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص مجھے اپنے دو جبڑوں کے درمیان والی چیز (زبان) کی اور اپنی دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز (شرم گاہ) کی حفاظت کی ضمانت دیدے تو میں اس کیلئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں"۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کیا تم جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے...... آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہ کرے...... آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا: کیا یہ بتلایئے کہ اگر میرے بھائی میں وہ بات موجود ہو جس کا ذکر کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس میں وہ بات موجود ہو جس کا ذکر تو کرے تو یقیناً تو نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ بات نہیں ہے جو تو اس کی بابت بیان کرے تو پھر تو نے اس پر بہتان باندھا"۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "غیبت کرنا زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے یہ سن کر عرض کیا: یارسول اللہ! غیبت زنا سے زیادہ سخت برائی کس طرح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "اس طرح کہ جب آدمی زنا کرتا ہے تو توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا جب تک کہ اس کو وہ شخص معاف نہ کرے، جس کی اس نے غیبت کی ہے"۔ (الترغیب والترھیب)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب مجھے معراج کرائی گئی تو میرا گزر کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے...... وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے...... میں نے حضرت جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا: جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (غیبت کرتے) ہیں اور ان کی عزتوں کو پامال کرتے ہیں"۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے (ان کی دوسری بیوی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی بابت) کہا: آپ کیلئے صفیہ کا ایسا ایسا ہونا کافی ہے...... بعض راویوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ وہ پستہ قد ہیں...... تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا: تو نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو وہ اس کا ذائقہ بدل ڈالے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کی نقل اتاری تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "میں پسند نہیں کرتا کہ میں کسی انسان کی نقل اُتاروں چاہے اس کے بدلے مجھے اتنا، اتنا مال ملے"۔ (ابوداؤ، ترمذی)

حدیث مبارکہ میں ارشادگرامی ہے: "**المستمع احد المعتابين**" یعنی غیبت سننے والا شخص کرنے والے کی طرح ہے، یعنی دونوں گناہ میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ لہذا غیبت کی مجلس میں نہ بیٹھے بلکہ کسی بھی مجلس فسق میں نہ بیٹھے اور اگر پہلے سے بیٹھا ہو اور غیبت وغیرہ اب شروع ہوجائے تو منع کرے اور اگر اس پر قدرت نہ ہو تو خود اس بری مجلس سے اٹھ کر چلا جائے تاکہ گناہ کی نحوست سے بچ جائے...... مذکورہ بالا تمام کرابیوں کے علاوہ غیبت کی ایک خرابی یہ بھی ہے کہ جس کی برائی آپ بیان کر رہے ہیں، اس کو خبر ہونے کے بعد یہ دشوار ہے کہ وہ آپ کو برا نہ کہے...... پھر اس کے جواب میں آپ اس کو برا نہ کہیں...... ان عیب گوئیوں کا انجام یہ ہوتا ہے کہ آپس میں عداوت اور دشمنی قائم ہوجاتی ہے اور بعض اوقات یہ عداوت سالہ سال اور پشت در پشت چلتی رہتی ہے جس سے خاندان تباہ وبرباد ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس بری بیماری سے بچائے اور اس سے ہم سب کی حفاظت فرمائے، اور آپس میں محبت والفت نصیب کرے، آمین۔

☆......☆......☆



رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو "ہدایت" اور "دین" لے کر آئے اس میں سب سے پہلی چیز ایمان اور توحید کی دعوت تھی۔ پھر جو لوگ آپ ﷺ کی اس دعوت کو قبول کر لیتے، ان کو آپ ﷺ عملی زندگی کے بارے میں ہدایات دیتے تھے۔ آپ ﷺ کی اس ہدایت اور تعلیم کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ جس کا تعلق بندوں پر اللہ تعالیٰ کے حقوق سے ہے، جس میں آپ ﷺ نے بتلایا کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے اور اس باب میں ان کے فرائض کیا ہیں اور اس حق اور ان فرائض کی ادائیگی کے لئے انہیں کیا کرنا چاہئے۔

دوسرا حصہ آپ ﷺ کی تعلیم کا وہ ہے جس کا تعلق حقوق العباد سے ہے، جس میں بتلایا گیا ہے کہ بندوں پر دوسروں بندوں کے اور عام مخلوقات کے کیا حقوق ہیں اور اس دنیا میں جب ایک انسان کا دوسرے انسان یا کسی بھی مخلوق سے واسطہ اور معاملہ پڑتا ہے تو اس کے ساتھ اس کا رویہ کیا ہونا چاہئے اور اس باب میں اللہ تعالیٰ کے کیا احکامات ہیں۔

حقوق العباد کا مسئلہ اس لحاظ سے زیادہ اہم اور قابل فکر ہے کہ اس میں اگر کوئی کمی یا کوتاہی ہو جائے، یعنی کسی بندہ کی ہم سے حق تلفی ہو جائے تو اس کی معافی اور اس سے نجات وسبکدوشی کا معاملہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں نہیں رکھا ہے، بلکہ اس کی صورت یہی ہے کہ یا تو اس دنیا میں اس بندہ کا حق ادا کر دیا جائے یا اس سے معافی حاصل کر لی جائے۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی بات بھی یہاں نہ ہو سکی تو آخرت میں لازماً اس کا معاوضہ ادا کرنا ہوگا، اور وہ بے حد مہنگا پڑے گا یا اس کے بدلے میں آخرت کا سخت عذاب بھگتنا پڑے گا۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ میں اس بات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس کسی نے اپنے کسی بھائی کے ساتھ ظلم زیادتی کی ہو، اس کی آبرو ریزی کی ہو یا کسی اور معاملہ میں حق تلفی کی ہو تو اس کو چاہئے کہ آج ہی اور اسی زندگی میں اس سے معاملہ صاف کرا لے، آخرت کے اس دن سے آنے سے پہلے جب اس کے پاس ادا کرنے کے لئے دینار درہم کچھ بھی نہ ہوگا۔ اگر اس کے پاس اعمال صالحہ ہوں گے تو اس کے ظلم کے بقدر مظلوم کو دلا دیئے جائیں گے، اور اگر وہ نیکیوں سے بھی خالی ہاتھ ہوگا تو مظلوم کے کچھ گناہ اس پر لاد دیئے جائیں گے (اور اس طرح انصاف کا تقاضا پورا کیا جائے گا)۔

اور شعب الایمان للبیہقی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

"اعمال نامے (جن میں بندوں کے گناہ لکھے گئے ہیں) تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ جن کی ہرگز معافی نہ ہوگی، وہ "شرک" ہے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک کا گناہ ہرگز نہیں بخشے گا۔ اور ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ انصاف کے بغیر ہرگز نہ چھوڑے گا۔ اور ایک اعمال نامہ وہ ہوگا جس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں اہمیت اور پرواہ نہیں، یہ بندوں کے وہ مظالم اور کوتاہیاں ہیں جن کا تعلق بس ان سے ہے اور ان کے اللہ سے ہے، ان کے بارے میں فیصلہ بس اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ چاہے تو سزا دے اور چاہے تو بالکل معاف کر دے۔

بہرحال حقوق العباد کا معاملہ اس لحاظ سے بہت زیادہ سنگین اور قابل فکر ہے کہ اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں نہیں رکھا بلکہ وہ بندوں سے ہی متعلق ہے اور ان کا حال معلوم ہے۔

پھر حقوق العباد سے متعلق آپ ﷺ کی تعلیم وہدایت کے بھی دو حصے ہیں، ایک وہ جس کا تعلق معاشرتی آداب واحکام سے ہے۔ مثلاً یہ کہ ماں باپ کا اولاد کے ساتھ، اولاد کا ماں باپ کے ساتھ، بیوی کا شوہر اور شوہر کا بیوی کے ساتھ، قریب وبعید کے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ساتھ، بڑوں اور چھوٹوں کے ساتھ، نوکروں، ما تحتوں کے ساتھ، خاص کر کمزوروں کے ساتھ کیا رویہ اور کیسا برتاؤ ہونا چاہئے۔ اسی طرح آپس میں ملنے جلنے، ہنسنے، بولنے، کھانے، پینے، اٹھنے بیٹھنے، شادی بیاہ اور خوشی وغم کے موقعوں پر کن احکام اور آداب کی پابندی کرنی چاہئے۔ دین کے اس حصہ کا جامع عنوان معاشرت ہے۔

دوسرا حصہ حقوق العباد سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کا وہ ہے جس میں معاشی ومالی معاملات مثلاً خرید وفروخت، تجارت وزراعت، قرض وامانت، ہبہ ووصیت، محنت ومزدوری یا باہمی نزاعات میں عدل وانصاف، محکمہ قضا اور شہادت ووکالت وغیرہ سے متعلق ہدایات دی گئی ہیں، اس کا جامع عنوان معاملات ہے۔

معاشرتی احکام وہدایات کا سلسلہ بچے کی پیدائش ہی سے شروع ہو جاتا ہے۔ لہذا ہم انہیں احکام وہدایات سے اس سلسلہ کا آغاز کر رہے ہیں جن میں پیدائش ہی کے بارے میں ہدایات دیں گئی ہیں، اور بتلایا گیا ہے کہ پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں ماں باپ کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔

نومولود بچہ کے کان میں اذان

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے نواسے حسنؓ بن علیؓ کے کان میں نماز والی اذان پڑھتے ہوئے دیکھا (جب آپ کی صاحبزادی حضرت) فاطمہؓ کے ہاں ان کی ولادت ہوئی۔

(جامع ترمذی، سنن ابی داؤد)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے کان میں صرف اذان پڑھنے کا ذکر ہے، لیکن ایک اور حدیث سے جو "کنز العمال" میں مسند ابویعلی موصلی کی تخریج سے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے، معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے نومولود بچہ کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھنے کی تعلیم وترغیب دی، اور اس کی برکت وتاثیر کا بھی ذکر فرمایا کہ اس کی وجہ سے بچہ ام الصبیان کے ضرر سے محفوظ رہے گا (جو شیطانی اثرات سے بھی ہوتا ہے)۔

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نومولود بچہ کا پہلا حق گھر والوں پر یہ ہے کہ سب سے پہلے اس کے کانوں کو اور کانوں کے ذریعہ اس کے دل ودماغ کو اللہ کے نام اور اس کی توحید اور ایمان ونماز کی دعوت وپکار سے آشنا کریں۔ اس کا بہتر سے بہتر طریقہ یہی ہو سکتا ہے کہ اس کے کانوں میں اذان واقامت پڑھی جائے۔ اذان واقامت میں دین حق کی بنیادی تعلیم اور دعوت نہایت مؤثر طریقے سے دی گئی ہے۔ نیز ان دونوں کی یہ تاثیرو خاصیت بہت سی احادیث میں بیان کی گئی ہے کہ اس سے شیطان بھاگتا ہے، اس لئے بچہ کی حفاظت کی بھی یہ ایک تدبیر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے پیدائش کے وقت نومولود مسلمان بچے کے کان میں اذان واقامت پڑھنے کی تعلیم دی، اور جب عمر پوری کرنے کے بعد اس کو موت آجائے تو غسل دے کر اور کفنا کر اس پر نماز جنازہ پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ اس طرح یہ بتلا دیا کہ مؤمن کی زندگی اذان اور نماز کے درمیان کی زندگی ہے، اور بس اس طرح گزرنی چاہئے کہ جس طرح اذان کے بعد نماز کے انتظار اور اس کی تیاری میں گزرتی ہے۔ نیز یہ کہ مسلمان بچے کا پہلا حق یہ ہے کہ پیدائش کے ساتھ ہی اس کے کان میں اذان دی جائے، اور آخری حق یہ ہے کہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

تحنیک اور دعائے برکت

رسول اللہ ﷺ کی معرفت اور صحبت کے نتیجہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو آپ ﷺ کے ساتھ عقیدت کا جو تعلق تھا اس کا ایک ظہور یہ بھی تھا کہ نومولود بچے آپ ﷺ کی خدمت میں لائے جاتے تھے تاکہ آپ ﷺ ان کے لئے خیر وبرکت کی دعاء فرمائیں اور کھجور یا ایسی ہی کوئی چیز چبا کر بچے کے تالو پر مل دیں اور اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈال دیں جو خیر وبرکت کا باعث ہو۔ اس عمل کو تحنیک کہتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا کرتے تھے تو آپ ﷺ ان کے لئے خیر وبرکت کی دعاء فرماتے تھے اور تحنیک فرمایا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ہجرت سے پہلے مکہ میں حمل سے تھیں، جب ہجرت کر کے مدینہ آئیں تو قباء میں ان کے ہاں ولادت ہوئی اور عبداللہ بن زبیرؓ پیدا ہوئے، فرماتی ہیں کہ میں بچے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ کی گود میں رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے کھجور منگوائی اور اس کو چبایا پھر اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا اور پھر اس کے تالو پر ملا، پھر اس کے لئے دعاء فرمائی اور برکت سے نوازا، اور یہ اسلام میں پہلا بچہ تھا (جو ہجرت کے بعد ایک مہاجر کے گھر پیدا ہوا)۔

(صحیح مسلم، صحیح بخاری)

صحیح بخاری کی اس حدیث مبارکہ کی ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے پیدا ہونے سے مسلمانوں کو خاص کر اس لئے بہت زیادہ خوشی ہوئی کہ یہ بات مشہور ہوگئی تھی کہ یہودیوں نے مسلمانوں پر ایسا جادو کر دیا ہے کہ ان کے بچے پیدا نہ ہوں گے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کی ولادت نے اس بات کو غلط ثابت کر دیا اور مسلمانوں کے جو دشمن یہ جادو والی بات مشہور کر رہے تھے وہ ذلیل ہوئے۔

کتب حدیث میں "تحنیک" کے بہت سے واقعات مروی ہیں۔ ان سے معلوم ہوا کہ جب کسی مسلمان کے گھر میں بچہ پیدا ہو تو چاہئے کہ اللہ کے کسی مقبول اور صالح بندے کے پاس اس کو لے جائے، اس کے لئے خیر وبرکت کی دعائیں بھی کرائے اور "تحنیک" بھی کرائے۔ یہ ان سنتوں میں سے ہے جن کا رواج بہت ہی کم رہ گیا ہے۔

عقیقہ

دنیا کی قریب قریب سب ہی قوموں اور ملتوں میں یہ بات مشترک ہے بچہ پیدا ہونے کو ایک نعمت اور خوشی کی بات سمجھا جاتا ہے اور کسی تقریب کے ذریعہ اس خوشی کا اظہار بھی کیا جاتا ہے۔ یہ انسانی فطرت کا تقاضا بھی ہے اور اس میں ایک بڑی مصلحت یہ ہے کہ اس سے نہایت لطیف اور خوبصورت طریقے پر یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ باپ اس بچے کو اپنا ہی بچہ سمجھتا ہے اور اس بارے میں اس کو اپنی بیوی پر کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ اس سے بہت سے فتنوں کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ عربوں میں اس کے لیے جاہلیت میں بھی عقیقہ کا رواج تھا۔ دستور یہ تھا کہ پیدائش کے چند روز بعد نومولود بچے کے سر کے وہ بال جو وہاں کے پیٹ سے لے کے پیدا ہوا ہے صاف کروائے جاتے اور اُس دن خوشی میں کسی جانور کی قربانی کی جاتی (جو ملتِ ابراہیمیؑ کی نشانیوں میں سے ہے) رسول اللہ ﷺ نے اصولی طور پر اس کو باقی رکھتے ہوئے بلکہ اس کی ترغیب دیتے ہوئے اس کے بارے میں مناسب ہدایات دیں اور خود عقیقہ کر کے عملی نمونہ بھی پیش فرمایا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں ہم لوگوں کا یہ دستور تھا کہ جب کسی کے لڑکا پیدا ہوتا تو وہ بکری یا بکرا ذبح کرتا اور اس کے خون سے بچے کے سر کو رنگ دیتا پھر جب اسلام آیا تو (رسول اللہ ﷺ کی تعلیم وہدایت کے مطابق) ہمارا طریقہ یہ ہوگیا کہ ہم ساتویں دن عقیقہ کی بکری یا بکرے کی قربانی کرتے اور بچے کا سر صاف کرا کے اس کے سر پر زعفران لگا دیتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد)

اور اسی حدیث کی رزین کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ساتویں دن عقیقہ کے ساتھ ہم بچے کا نام بھی رکھتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کا یہ دستور تھا کہ جب وہ بچے کا عقیقہ کرتے تو روئی کے ایک پھوئے میں عقیقہ کے جانور کا خون بھر لیتے، پھر جب بچے کا سر منڈوا دیتے تو وہ خون بھرا پھویا اس کے سر پر رکھ دیتے (اور اس کے سر کو عقیقہ کے خون سے رنگین کر دیتے، یہ ایک جاہلانہ رسم تھی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بچے کے سر پر خون نہیں بلکہ اس کی جگہ خلوق لگایا کرو۔

(صحیح حبان)

خلوق ایک مرکب خوشبو کا نام ہے جو زعفران وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے۔ حضرت بریدہ اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ عقیقہ کا رواج عربوں میں زمانۂ جاہلیت میں بھی تھا چونکہ اس میں بہت سی مصلحتیں تھیں جن کی طرف اوپر اشارہ کیا جاچکا ہے اور یہ بنیادی طور پر شریعت اسلامی کے مزاج کے مطابق تھا اور غالباً مناسکِ حج کی طرح ملتِ ابراہیمی کے بقایا میں سے تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس کی اصل کو باقی رکھا اور جاہلانہ رسوم کی اصلاح فرمائی۔

اس طرح بیہقی کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ کا رواج یہود میں بھی تھا لیکن وہ صرف لڑکوں کی طرف سے عقیقہ کی قربانی کرتے تھے، لڑکیوں کی طرف سے نہیں کرتے تھے جس کی وجہ سے غالباً لڑکیوں کی ناقدری تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے اس کی بھی اصلاح فرمائی اور حکم دیا کہ لڑکوں کی طرح لڑکیوں کی طرف سے بھی عقیقہ کیا جائے۔

البتہ دونوں صنفوں میں قدرتی اور فطری فرق ہے (جس کا لحاظ میراث اور قانونِ شہادت وغیرہ میں بھی کیا گیا ہے) اس کی بناء پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری اور لڑکے کے عقیقہ میں (اگر استطاعت اور وسعت ہو) تو دو بکریوں کی قربانی کی جائے۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆
☆......☆......☆
☆......☆......☆

سابق لیکچرار کی گرفتاری مودی سرکار کو مہنگی پڑ گئی، 40 یونیورسٹیوں کا ہڑتال کا اعلان

واقعہ کے خلاف ملک بھر میں طلبہ اور اساتذہ سراپا احتجاج بن گئے، پولیس نے متعدد کو گرفتار کرلیا، نامعلوم مقام پر منتقل

نئی دہلی میں بغاوت کے الزام میں ایک استاد بھی گرفتار، بھارتی عدالت نے پروفیسر گیلانی کی درخواست ضمانت مسترد کردی

نئی دہلی (نیٹ نیوز) کشمیری رہنما افضل گورو شہید کی برسی پر جواہر لال نہرو یونیورسٹی میں تقریب منعقد کرنے پر سابق لیکچرار کی گرفتاری مودی سرکار کو مہنگی پڑ گئی، واقعہ کے خلاف ملک بھر میں طلبہ سراپا احتجاج ہیں، 40 یونیورسٹیوں نے اظہار یک جہتی کرتے ہوئے ہڑتال کا اعلان کردیا، پولیس نے متعدد طلبہ کو گرفتار کرلیا۔ بھارتی میڈیا کے مطابق بھارت میں جواہر لعل نہرو یونیورسٹی کے طلبہ یونین رہنما کی گرفتاری کے بعد پولیس نے اب دہلی یونیورسٹی کے سابق لیکچرار ایس اے آر گیلانی کو بھی حراست میں لے لیا ہے۔ لیکچرار گیلانی کو غداری کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ لیکچرار اور طلبا یونین کے لیڈر کنہیا کمار کی گرفتاری مودی سرکار کو بھاری پڑ گئی۔ گرفتاریوں کے بعد نوجوان سڑکوں پر نکل آئے احتجاج کیا اور ہڑتال کا اعلان کردیا۔ 40 یونیورسٹیوں نے بھی طلبا کے ساتھ اظہار یک جہتی کا اعلان کیا۔ سابق لیکچرار اور طلبا یونین لیڈر پر الزام ہے کہ انہوں نے افضل گورو کی پھانسی کی برسی پر پروگرام منعقد کیا تھا۔ ادھر بھارت کے دارالحکومت نئی دہلی میں پولیس نے بغاوت کے الزام میں ایک استاد کو بھی گرفتار کرلیا گیا۔ بھارتی عدالت نے کشمیری جوان پروفیسر ایس اے آر گیلانی کی درخواست ضمانت مسترد کردی ہے۔ گرفتار دہلی یونیورسٹی کے سابق پروفیسر ایس اے آر گیلانی پر الزام ہے کہ انہوں نے 10 فروری کو پریس کلب میں جس پروگرام کا انعقاد کیا تھا اس میں افضل گرو کی حمایت میں ملک مخالف نعرے لگائے گئے تھے۔ ایس اے آر گیلانی کو اس کے لئے تعزیرات ہند کی دفعہ 123 کے تحت غداری کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا اور کل انہیں عدالت نے 14 دن کی عدالتی تحویل میں جیل بھیج دیا تھا، جنہیں تہاڑ جیل میں رکھا گیا ہے۔

ارجنٹائن، طوفانی بارشوں سے تباہی، 4 افراد ہلاک

بیونس آئرس (نیٹ نیوز) ارجنٹائن میں طوفانی ہواؤں اور شدید بارشوں نے تباہی مچادی، مختلف حادثات میں 4 افراد جان سے گئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق ارجنٹائن کے شہر قرطبہ میں طوفانی ہواؤں سے سڑکوں کنارے لگے سائن بورڈز گر گئے، موسلا دھار بارش سے سڑکیں تالاب کا منظر پیش کرنے لگیں، جگہ جگہ پانی کھڑا ہونے سے متعدد گاڑیاں پانی میں پھنس گئیں، مختلف حادثات میں ایک بچے سمیت چار افراد کی ہلاکت کی اطلاع ہے۔

فجی، سمندری طوفان نے تباہی مچادی، بجلی کا نظام درہم برہم

300 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی طوفانی ہواؤں سے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے

پروازیں معطل، کرفیو نافذ، متاثرہ افراد کے لئے ساڑھے 7 سو سے زائد سینٹرز قائم

سوا (نیٹ نیوز) بحرالکاہل کے جزیرے فجی کے ساحل سے سمندری طوفان ونسٹن ٹکرا گیا، 300 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہواؤں نے تباہی مچادی، گھر کی چھت گرنے سے ایک شخص ہلاک ہوگیا، طوفان کے باعث فجی میں 5.8 شدت کے زلزلے کے جھٹکے بھی ریکارڈ کئے گئے۔ ونسٹن نامی طاقتور طوفان سے دارالحکومت سوا میں بجلی کا نظام درہم برہم ہوگیا، 300 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی طوفانی ہواؤں سے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے، ملک بھر میں ونسٹن طوفان کے پیش نظر کرفیو نافذ کردیا گیا ہے اور پروازیں معطل کردی گئی ہیں۔ فجی کے وزیراعظم نے عوام کو محتاط رہنے اور گھروں میں رہنے کی ہدایات جاری کی ہیں جبکہ فجی میں طوفان سے متاثرہ افراد کے لئے ساڑھے 7 سو سے زائد سینٹرز قائم کردیئے گئے ہیں۔

جاپان، امریکی فوجی اڈے کیخلاف ہزاروں افراد کا مظاہرہ، پارلیمنٹ کو گھیر لیا

راولپنڈی (مانیٹرنگ ڈیسک) جاپان میں امریکا کے فوجی اڈے کی مخالفت میں دارالحکومت ٹوکیو میں پارلیمنٹ ہاؤس کے گرد ہزاروں شہریوں نے قطار میں کھڑے ہوکر ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر انسانی زنجیر بنائی۔ مقامی میڈیا کے مطابق 28 ہزار کے قریب جاپانی شہریوں نے انسانی زنجیر بنا کر پارلیمنٹ ہاؤس کو گھیرے میں لے لیا، نئے امریکی فوجی اڈے کے خلاف مظاہرے میں شریک لوگوں نے ہاتھوں میں کتبے بھی اٹھا رکھے تھے جن پر "اوکیناوا میں مزید امریکی اڈے نہیں چاہئیں" اور "اوکیناوا کی مرضی کا احترام کیا جائے" نعرے درج تھے، بہت سے مظاہرین نے اوکیناوا جزیرے کی حمایت میں نیلی شرٹیں پہن رکھی تھیں، پورے جاپان کی نسبت جزیرہ اوکیناوا پر 75 فیصد امریکی فوجی تنصیبات ہیں۔

قوانین ختم ہونے سے مجاہدین کی سرگرمیاں بڑھ سکتی ہیں، بھارتی فوج

کالے قوانین ختم کئے گئے تو سب کچھ الٹا ہونے میں دیر نہیں لگے گی، لیفٹیننٹ جنرل کے جے سنگھ

سری نگر (نیٹ نیوز) بھارتی فوج نے ایک مرتبہ پھر مقبوضہ کشمیر میں کالے قوانین کے نفاذ کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ قوانین ختم کرنے سے وادی میں مجاہدین کی سرگرمیوں میں اضافہ ہونے کا خدشہ ہے، قوانین ختم کئے گئے تو سب کچھ الٹا ہونے میں دیر نہیں لگے گی اس طرح کے اقدام کے منفی نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔ بھارتی فوج کی مغربی کمان کے جنرل آفیسر کمانڈنگ اِن چیف لیفٹیننٹ جنرل کے جے سنگھ نے پٹھانکوٹ میں منعقدہ ایک تقریب میں صحافیوں سے گفتگو کے دوران اپنے خیالات کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ان قوانین کا اطلاق جاری رہنا چاہئے۔ فوج کی ویسٹرن کمانڈ کے سربراہ نے بتایا کہ فوج اور فورسز نے عسکریت پسندی اور دراندازی پر قابو پانے کے حوالے سے جو کامیابیاں حاصل کی ہیں، اگر ان قوانین لیا گیا تو سب کچھ الٹا ہونے میں دیر نہیں لگے گی۔ ایک اور سوال کے جواب میں لیفٹیننٹ جنرل کے جے سنگھ کا کہنا تھا موجودہ صورتحال میں ہمیں یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ ایک قانون جس کا نام ڈسٹربڈ ایریا ایکٹ ہے، نافذ العمل ہے جس علاقے میں بھی حالات خراب ہوں وہاں خود بخود آرمڈ فورسز سپیشل ایکٹ لاگو ہوتا ہے۔



مقبوضہ کشمیر، عمارت سے دھوئیں کے بادل بلند ہورہے ہیں جس پر مجاہدین نے قبضہ کرلیا تھا

بھارتی حکمران کشمیریوں کی آواز طاقت سے دبانا چاہتے ہیں، شبیر شاہ

طلبا کی گرفتاری شدید صورت حال کو جنم دے سکتی ہے، جموں وکشمیر فریڈم پارٹی

سری نگر (نیٹ نیوز) جموں وکشمیر فریڈم پارٹی کے سربراہ شبیر شاہ نے جواہر لال یونیورسٹی میں پرامن احتجاج کے بعد کشمیری اور بیرون ریاست طلبا کے خلاف کریک ڈاون اور شبانہ چھاپوں پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی حکمران ایک منصوبے کے تحت انہیں دیوار کیساتھ لگا رہے ہیں۔ انہوں نے جواہر لال یونیورسٹی طلبا یونین کے پریذیڈنٹ کنہیا کمار اور پروفیسر سید عبدالرحمٰن پر عائد الزامات اور انہیں بغاوت کے جرم میں مقید رکھنے کی کارروائی پر اپنے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی حکمران جموں کشمیر کے مظلوم عوام کے حق میں بلند ہر آواز کو قوتِ بازو کے بل پر دبانا چاہتے ہیں۔ شبیر احمد شاہ نے طلبا کی گرفتاری اور ان کی پکڑ دھکڑ پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ طلبا ہمارا مستقبل ہیں اور ان کے خلاف کوئی بھی انتقامی کاروائی ایک شدید صورت حال کو جنم دے سکتی ہے۔ شبیر احمد شاہ نے بھارتی دانشگاہوں میں انصاف پسند طلبا کے احتجاج کو برحق قرار دیتے ہوئے کہا کہ بھارتی حکمران اور میڈیا اس سے کوئی نصیحت حاصل کرنے کے بجائے ضد، ہٹ دھرمی اور لاقانونیت کا سہارا لے کر دانش گاہوں کے نظام کو اپنے اشاروں پہ چلانا چاہتے ہیں۔

ترکی، فوجی گاڑی اور ہیڈ کوارٹرز کے قریب بم حملے، 35 افراد ہلاک

61 افراد زخمی، دھماکے کا ہدف فوجی بسیں تھیں، ترک فوج، صدر اور وزیراعظم کے دورے ملتوی، الزام کرد ملیشیا پر عائد

انقرہ (نیٹ نیوز) ترکی میں دو مختلف حملوں میں متعدد فوجیوں سمیت 35 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق دارالحکومت انقرہ میں کار بم دھماکے میں 28 افراد جاں بحق جبکہ 61 زخمی ہوگئے۔ حکام کے مطابق دھماکا فوجی ہیڈ کوارٹرز، پارلیمنٹ اور سرکاری عمارتوں کے قریب ہوا جس کا ہدف فوجی بسیں تھیں۔ جائے وقوعہ پر دھماکے کے وقت لوگوں کی بڑی تعداد موجود تھی، ترک فوج نے دھماکے کی مذمت کرتے ہوئے اسے دہشتگرد حملہ قرار دیا ہے، فوج کے مطابق جائے وقوعہ پر فوجی بسیں سنگل کھلنے کا انتظام کررہی تھیں، تاہم فوجی اہلکاروں کی ہلاکت یا زخمی ہونے کے بارے میں نہیں بتایا گیا ہے، دھماکا پارلیمنٹ سے 500 میٹر سے کم دوری پر ہوا، دھماکے کے وقت پارلیمنٹ کا اجلاس بھی جاری تھا، وزیراعظم داؤد اوغلو اپنا دورہ یورپ منسوخ کردیا جبکہ صدر اردوآن نے بھی اپنا دورہ آزربائیجان ملتوی کردیا، ایک سیکورٹی ذریعہ نے بتایا کہ ابتدائی علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حملے میں کردستان ورکرز پارٹی کا ہاتھ ہے۔ وزارت صحت کا کہنا ہے کہ حکام تاحال ہلاکتوں اور زخمیوں کی تعداد کے بارے میں معلومات حاصل کررہی ہے کیوں کہ کئی زخمیوں کو متعدد اسپتالوں میں منتقل کیا گیا ہے۔ ادھر ترکی میں دوسرے روز بھی کرد اکثریتی علاقے میں دھماکا ہوا جس کے نتیجے میں 7 اہلکار ہلاک ہوگئے، غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق ترکی کی مسلح افواج نے کہا کہ ملک کے جنوب مشرقی کرد اکثریتی علاقے میں دھماکے کے نتیجے میں 7 سکیورٹی اہلکار ہلاک ہوگئے، جبکہ ایک زخمی ہوا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ دیسی ساخت کے ریموٹ کنٹرول بم سے فوجی گاڑی کو نشانہ بنایا گیا۔ ترکی کی مسلح افواج کے مطابق جس وقت فوجی گاڑی کو نشانہ بنایا گیا اس وقت فوجی دیار بکر اور لیجہ کی شاہراہ پر بارودی سرنگوں کو ناکارہ بنانے کا کام کررہے تھے۔

ورکنگ باؤنڈری پر "دیوار کا تنازع"

لاہور (نیٹ نیوز) پاکستان اور بھارت کے درمیان کارگل، کشمیر اور دیگر انتہائی حساس تنازعات کے بعد "دیوار" کا نیا تنازع شدت اختیار کرگیا ہے۔ بھارت نے سیالکوٹ کے قریب ورکنگ باؤنڈری پر 179 کلومیٹر لمبی دیوار بنانے کا منصوبہ 2013 میں بنایا۔ بھارتی اخبار دی ہندو نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ منصوبے کے تحت دیوار کے ساتھ بنکرز اور پوسٹیں بنائی جائیں گی اور اس میں 3 اضلاع کٹھوعا، سامبا اور جموں کے 118 دیہات آئیں گے۔

آسٹریا میں اب روزانہ 80 پناہ گزین ہی آسکیں گے، قانون نافذ

مہاجرت برائے یورپی کمیشن کے سربراہ نے اقدام کو قانون سے بالکل متصادم قرار دے دیا

ویانا (نیٹ نیوز) یورپی ملک آسٹریا میں روزانہ ایک مقررہ تعداد میں پناہ گزینوں یا تارکینِ وطن کو داخلے کی اجازت دینے کا قانون نافذ کردیا گیا۔ اس قانون کے تحت ملک کی جنوبی سرحد پر ایک دن میں پناہ کی صرف 80 درخواستیں ہی وصول کی جائیں گی اور یہ تعداد پوری ہونے پر سرحد بند کردی جائے گی۔ تاہم مہاجرت کے بارے میں یورپی کمیشن کے سربراہ نے اس اقدام کو یورپی یونین کے قانون سے 'بالکل متصادم' قرار دیا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق یورپی یونین کے رکن ممالک کے رہنماؤں نے پناہ گزینوں کے بحران سے نمٹنے کے لیے آئندہ ماہ کے اوائل میں ترک حکام کے ساتھ ایک خصوصی اجلاس منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ برسلز میں یورپی یونین کی ایک اجلاس میں بات چیت کے بعد یورپی کونسل کے صدر ڈونلڈ ٹسک نے کہا کہ 'یورپی یونین اور ترکی کا علمی منصوبہ ہماری ترجیح ہے۔ یورپی یونین نے ترکی کو اس کی اپنی سرزمین پر پناہ گزینوں کے رہائش کا انتظام کرنے کے لیے تین ارب 30 کروڑ ڈالر کی رقم مہیا کرنے کا عہد کیا ہے۔ ترکی میں اس وقت تقریباً 30 لاکھ پناہ گزین مقیم ہیں اور ان میں سے بیشتر شام میں جاری خانہ جنگی سے بچنے کے لیے آئے ہیں۔ ان پناہ گزینوں میں سے اکثریت آسٹریا کے راستے جرمنی گئی جبکہ آسٹریا میں گزشتہ برس 90 ہزار افراد نے پناہ کی درخواست کی اور یہ تعداد ملک کی کل آبادی کے ایک فیصد کے برابر ہے۔ آسٹریا کی حکومت کا کہنا تھا کہ پناہ گزینوں کی تعداد مقرر کرنا ضروری تھا کیونکہ یورپی یونین کا وہ منصوبہ کارگر ثابت نہیں ہورہا جس کے تحت پناہ گزینوں کو ترکی میں روکا جاسکے۔

شامی شہر دمشق میں امریکی ڈرونز کا حملہ، 38 افراد شہید، متعدد زخمی

بڑے پیمانے پر تباہی پھیل گئی، مرنے والوں میں خواتین اور بچے بھی شامل، اسلام پسند جنگجوؤں کو نشانہ بنایا گیا، شامی میڈیا

دمشق (نیٹ نیوز) شام کے دارالحکومت دمشق میں امریکی ڈرونز نے حملہ کر کے 38 افراد کو شہید اور متعدد کو زخمی کر دیا۔ امریکی ڈرونز نے اسلام پسند جنگجوؤں کی موجودگی کی اطلاع پر دمشق کے نواح میں حملہ کیا جس سے بڑے پیمانے پر تباہی پھیل گئی۔ ہلاک ہونے والوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ شامی میڈیا کے مطابق حملے میں اسلام پسند جنگجوؤں کو نشانہ بنایا گیا۔

یمن، خودکش حملے میں 14 فوجی ہلاک

صنعاء (نیٹ نیوز) یمن کے جنوبی بندرگاہی شہر عدن میں ایک خودکش حملے میں 14 فوجی ہلاک ہوگئے، حملہ آور نے فوجی کیمپ کو نشانہ بنایا، حکام کا کہنا ہے کہ خودکش بمبار فوجی وردی میں ملبوس تھا، اس نے فوجیوں کے درمیان پہنچ کر خود کو دھماکے سے اڑا لیا، جس کے باعث متعدد فوجی ہلاک و زخمی ہوگئے

کانگو کے صدر نے سابق آرمی چیف کی گرفتاری کا حکم دے دیا

برازویلے (نیٹ نیوز) کانگو کے صدر نے سابق آرمی چیف کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔ کانگو کے مقامی ٹی وی چینل کی رپورٹ کے مطابق ملک کے صدر نے سابق آرمی چیف اور صدارتی دوڑ میں شامل امیدوار جین میری مائیکل کی گرفتاری کا حکم دے دیا ہے۔ سرکاری پراسیکیوٹر کا کہنا ہے کہ صدر ڈینس ساسونگوسو نے سابق آرمی چیف کو گرفتار کرنے کا حکم دیتے ہوئے ان کی جانب سے جاری کئے گئے حکومت مخالف بیانات کی تحقیقات کا بھی حکم دیا ہے۔ مقامی میڈیا کے مطابق پولیس نے جین کے گھر کو جانے والے تمام راستوں کو بھی سیل کردیا ہے۔ واضح رہے کہ صدر ڈینس ساسونگوسو گزشتہ 30 سال سے اقتدار میں ہیں اور آئندہ ماہ ہونے والے انتخابات میں ملک کے سابق آرمی چیف جین میری مائیکل ان کے خلاف صدارتی انتخاب میں حصہ لے رہے ہیں۔

کیمرون، حکام نے 112 یرغمالیوں کو بازیاب کروالیا

یواونڈے (نیٹ نیوز) افریقی ملک کیمرون کے حکام نے کہا ہے کہ سینکڑوں شر پسند ہلاک کر کے 112 یرغمالیوں کو بازیاب کروا لیا گیا ہے۔ کیمرون کے میڈیا کے مطابق کیمرون کے وزیر اطلاعات اور حکومتی ترجمان عیسی چیروما نے کہا ہے کہ کیمرون نے نائیجیریا میں شر پسندوں کے خلاف کی جانے والی کاروائی کے دوران 162 دہشت گرد ہلاک کردیئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ دونوں ممالک کی ملحقہ سرحد پر گزشتہ ہفتے کیے جانے والے آپریشن میں کثیر تعداد میں دھماکہ خیز مواد اور اسلحے سمیت 112 یرغمالیوں کو بازیاب کروالیا گیا ہے۔

بھارتی ریاست ہریانہ میں ہنگامے، 12 افراد ہلاک، متعدد زخمی

سرکاری ملازمتوں میں کوٹہ نہ ملنے پر

اہم شاہراہیں بلاک، احتجاج دبانے کے لئے ہزاروں فوجیوں کا گشت، کرفیو کے باوجود مظاہرین سڑکوں پر آگئے

پولیس گاڑیاں، سرکاری و نجی املاک اور بسیں جلادیں، شاہراہوں اور ریلوے لائنز پر دھرنے، نئی دہلی کو پانی کی سپلائی معطل

بہادر گڑھ، نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارتی ریاست ہریانہ میں جٹ برادری سرکاری ملازمتوں میں مناسب کوٹہ نہ ملنے پر سڑکوں پر نکل آئے، مشتعل مظاہرین نے ریلوے آفس کو نذر آتش کردیا اور اہم شاہراہیں بھی بلاک کردیں، پرتشدد واقعات میں 12 افراد ہلاک ہوگئے، حالات کشیدہ ہونے پر فوج طلب کرلی گئی، تفصیلات بھارتی ریاست ہریانہ میں سرکاری ملازمتوں میں کوٹہ مقرر کرنے اور تعلیم سمیت دیگر سہولتیں کی فراہمی کا مطالبہ کرنے والے جٹ برادری کے افراد بپھر گئے اور ریاست میں تین دن سے جاری پرتشدد احتجاج میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد 12 ہوگئی ہے، جاٹ برادری کا احتجاج دبانے کیلئے ہزاروں بھارتی فوجیوں اور پیرا ملٹری فورسز ہریانہ میں گشت کرتے رہے تاہم کرفیو کے باوجود مظاہرین سڑکوں پر آگئے اور انہوں نے پولیس گاڑیاں، سرکاری و نجی املاک اور بسیں جلادیں، ریاست کو ملک کے دیگر حصوں سے ملانے والی شاہراہوں اور ریلوے لائنز پر دھرنے دیئے اور دارالحکومت کو پانی فراہم کرنے والی نہر اور ٹریٹمنٹ پلانٹ بند کردیئے جس سے نئی دہلی کو پانی کی سپلائی معطل ہوگئی، نئی دہلی کی حکومت نے آج اسکولز نہ کھولنے کا اعلان کیا ہے جبکہ ٹرکوں کی آمد و رفت روکنے کے باعث کار بنانیوالی سب سے بڑی کمپنی میں پیداوار بند ہوگئی ہے۔ حکومت نے فوج کو مظاہرین کو دیکھتے ہی گولی مارنے کا حکم دیا ہے، ادھر دارالحکومت نئی دہلی کو پانی کی سپلائی معطل ہوگئی، نئی دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے کہا ہے کہ دہلی میں پینے کا پانی تقریباً ختم ہوگیا ہے کیونکہ مظاہرین نے شہر کو پینے کا پانی فراہم کرنے والی مونک نہر کو بند کردی ہے، دوسری جانب بھارت میں ماروتی سوزوکی کاریں تیار کرنے والے ادارے نے خام مال کی کمی کے باعث ریاست ہریانہ میں اپنے پلانٹس پر سرگرمیاں معطل کردی ہیں کیونکہ مظاہرین خام مال کے ٹرک شہر میں داخل نہیں ہونے دے رہے ادھر حکومت نے کشیدہ صورتحال کے باعث نئی دہلی میں آج اسکول بند رکھنے کا حکم دیا ہے جبکہ پولیس نے 191 افراد کے خلاف مقدمہ درج کرلیا اور اب تک 45 افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے جبکہ سڑکوں پر فوج کا گشت بھی جاری ہے تاہم صورتحال ابھی تک کشیدہ ہے۔

روس شام میں جنگی جرائم کا مرتکب ہورہا ہے، برطانیہ اور فرانس

بشارالاسد اور روس جنگ بندی معاہدے کے باوجود معصوم شہریوں پر بمباری کررہے ہیں

لندن، پیرس (نیٹ نیوز) برطانیہ اور فرانس نے شام میں روس کے کردار پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ماسکو جنگی جرائم کا مرتکب ہورہا ہے، پیرس اور لندن کا کہنا ہے کہ ماسکو تنازع کو بڑھاوا دینے کے بجائے اسے روکنے میں کردار ادا کرے، شام میں باغیوں کے زیر قبضہ علاقوں میں 2 اسکولوں اور 5 اسپتالوں پر میزائل حملوں میں 50 شہری جاں بحق ہوگئے تھے، اقوام متحدہ نے اسے عالمی قوانین کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا ہے، برطانوی وزیرخارجہ فلپ ہیمنڈ کا کہنا ہے کہ اسپتالوں پر بمباری جنگی جرائم ہوسکتی ہے اور اس کی لازمی طور پر تحقیقات ہونی چاہئیں، ان کا کہنا تھا کہ بشارالاسد حکومت اور اس کے روسی اتحادی جنگ بندی معاہدے کے باوجود اب بھی معصوم شہریوں پر بمباری کررہے ہیں، روس نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ بحیرہ کیسپین میں موجود اس کے بیڑے میں ایسا بحری جہاز موجود نہیں جو ادلیب میں اسپتال کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے، فرانس کے نئے وزیر خارجہ جین مارک نے شامی حکومت اور ان کے اتحادیوں پر جنگی جرائم کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ بشارالاسد اور ان کے حامیوں کو جنگی جرائم روکنا ہوں گے، ان کا کہنا ہے کہ اسپتالوں اور اسکولوں پر پابندی کا کوئی جواز نہیں بنتا۔

تحریک آزادی کا سفر جاری رہے گا، ہر سازش ناکام ہوگی

سید صلاح الدین

شہید مقبول بٹ کی شریک حیات کی وفات سے دلی رنج پہنچا، انہوں نے صبر وثبات کے ساتھ زندگی کا ہر لمحہ گذارا

جو لوگ وفا کے پیمانوں پر پورے اترتے ہیں، انہیں قوم ہمیشہ قدر کی نگاہوں سے دیکھتی ہے، سربراہ متحدہ جہاد کونسل

مظفر آباد (نیٹ نیوز) متحدہ جہاد کونسل کے سربراہ سید صلاح الدین نے کہا ہے کہ مجھے شہید مقبول بٹ کی شریک حیات ذاکرہ بیگم کی وفات سے دلی رنج پہنچا ہے، اللہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ سید صلاح الدین ایک پیغام میں کہا کہ شہید مقبول بٹ اور اس کے پورے خاندان نے تحریک آزادی کشمیر کے حوالے سے عظیم الشان قربانیاں دی ہیں، جنہیں قوم کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔ مرحومہ ذاکرہ بیگم نے کافی مسائل ومشکلات کا سامنا کیا اور صبر وثبات کے ساتھ زندگی کا ہر لمحہ گذارا۔ سید صلاح الدین نے کہا کہ تحریک آزادی کا سفر جاری ہے اور سفر میں بچھڑے لوگوں کی یادیں، تاریخ کا حصہ بن جاتی ہیں۔ جو لوگ وفا کے پیمانوں پر پورے اترتے ہیں، انہیں قوم ہمیشہ قدر کی نگاہوں سے دیکھتی ہے اور جو لوگ میر جعفر اور میر صادق کی طرح وقتی مفادات حاصل کرنے کیلئے، بے وفائی کا راستہ اختیار کرتے ہیں، وہ دائمی بے عزتی رسوائی کے حقدار بنتے ہیں۔ امیر حزب المجاہدین نے اس یقین کا اظہار کیا کہ ذاکرہ بیگم، حریت پسند کشمیری عوام کے دلوں میں عزت واحترام کے ساتھ ہمیشہ زندہ وجاوید رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ تحریک کے خلاف ہر سازش ناکام ہوگی، ریاستی عوام کے ساتھ عالمی برادری کا دہرا معیار لمحہ فکریہ ہے، عالمی طاقتیں اپنی روش پر نظر ثانی کر کے کشمیری حریت پسند عوام سے کیا گیا وعدہ نبھانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

ہفتہ کشمیر

☆17 فروری متنازعہ قومی تحفظ خوراک قانون کیخلاف مظاہرے، کپواڑہ، ڈورو، ہندواڑہ میں ریلیاں ☆18 فروری سرینگر، بھارت میں کشمیری طلباء مخالف کارروائیوں کیخلاف مظاہرہ، جھڑپیں، پولیس کا لاٹھی چارج اور شیلنگ ☆19 فروری مجاہدین سے تعلق کے الزام میں مزید 5 بیگناہ کشمیری نوجوان گرفتار ☆ 20 فروری بھارتی فوج نے فرضی جھڑپ میں بیگناہ کشمیری شہید کردیا، فائرنگ سے 20 مظاہرین زخمی ☆21 فروری بھارتی فوج کے ہاتھوں دو طلبہ کی شہادت پر چوتھے روز بھی ہڑتال ☆ 22 فروری مجاہدین اور فوج میں 2 روز سے جھڑپ جاری، کیپٹن سمیت 5 بھارتی فوجی ہلاک ☆23 فروری بھارتی مظالم کیخلاف مقبوضہ وادی کے مختلف علاقوں میں مظاہرے۔

ہفتہ فلسطین

☆17 فروری اسرائیلی فوجیوں کی وحشیانہ کارروائی، معذور فلسطینی کو زمین پر پٹخ دیا ☆18 فروری اسرائیل فلسطین تنازعہ کے خاتمے کے لئے دو ریاستی حل اہم ہے، جرمنی ☆19 فروری معذور فلسطینی سے اسرائیلی پولیس کے غیر انسانی سلوک پر دنیا دہل گئی، سخت غم و غصے کا اظہار ☆20 فروری بھوک ہڑتالی فلسطینی اسرائیلی اسپتال ہی میں رہے گا، صہیونی عدالت کا حکم ☆21 فروری بیت المقدس، چاقو حملے، فائرنگ، 2 فلسطینی نوجوان شہید کردیئے گئے ☆22 فروری مغربی کنارے میں چاقو حملے میں ہلاک ہونے والا اسرائیلی فوجی امریکی شہری تھا، رپورٹ ☆23 فروری فلسطینی علاقوں میں یہودیوں کی غیر قانونی تعمیرات کے خلاف سخت احتجاج۔

ہفتہ عراق، شام

☆17 فروری عراقی فوج کا ہیلی کاپٹر بغداد میں گر کر تباہ، 9 اہلکار ہلاک ☆18 فروری عراق میں گزشتہ برس اغواء کئے گئے 3 امریکی شہریوں کو رہا کردیا گیا ☆19 فروری دمشق میں امریکی ڈرونز کا حملہ، 38 افراد شہید، متعدد زخمی ☆20 فروری بغداد کے مغرب میں عراقی فوج کا ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا گیا، ایک ہلاک، حکام نے تصدیق کردی ☆21 فروری 1700 عراقی فوجیوں کے قتل پر 40 افراد کو سزائے موت ☆ 22 فروری شام میں 2 کار بم دھماکے، 46 افراد ہلاک، 100 سے زائد زخمی، متعدد کی حالت نازک ☆23 فروری عراقی شہر بصرہ سے حساس تابکاری مواد چوری ہونیکا انکشاف

ہفتہ افغانستان

☆ 17 فروری صوبہ ننگرہار میں امریکی ڈرون حملے میں 15 افراد شہید ☆18 فروری پروان کے ضلع سیاگرد میں مجاہدین کا حملہ، 12 اہلکار ہلاک ☆19 فروری عزم جہادی آپریشن کی بہاریں، بادغیس میں کٹھ پتلیوں کے 4 ٹینک تباہ، متعدد ہلاکتیں ہوئیں ☆ 20 فروری بغلان کے صدر مقام مین گورنر ہاؤس پر طالبان نے میزائل داغ دیئے، اعلیٰ عہدیدار سمیت 13 اہلکار ہلاک ☆21 فروری صوبہ جوزجان میں طالبان اور فورسز میں شدید جھڑپیں، 3 رینجرز گاڑیاں تباہ ☆22 فروری افغانستان، بارودی سرنگ کے دھماکے، 12 افراد ہلاک ☆23 فروری قندوز میں مجاہدین نے 2 فوجی ٹینکوں کو نشانہ بنایا، 4 کمانڈوز کام آئے، 10 شدید زخمی۔

بقیہ 1

باعث 6 افراد شہید ہوگئے، پکتیکا کے گورنر کے ترجمان کا کہنا ہے کہ صبح کے وقت صوبہ پکتیکا کے ڈسٹرکٹ گول میں ڈورن طیارے طالبان کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں 6 افراد شہید ہوگئے۔ ادھر صوبہ پکتیکا میں 12 ٹن بارودی مواد مجاہدین کے ہاتھ لگ گیا۔ دریں اثناء صوبہ پروان ضلع سیاد گرد میں امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہد نے جنگجو کمانڈروں پر شہیدی حملہ سرانجام دیا۔ تفصیلات کے مطابق سفاک جنگجو کمانڈر مشتاق دیگر اعلیٰ کمانڈرون سمیت پیدل جا رہا تھا کہ فدائی مجاہد نے بارودی جیکٹ کے ذریعے شہیدی حملہ سرانجام دیا۔ رپورٹ کے مطابق شہیدی حملے مین وحشی کمانڈر مشتاق، ان کا نائب، چوکی کمانڈر اور ایک جنگجو خلیل سمیت 12 جنگجو ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔ ادھر عزم جہادی آپریشن کے سلسلے میں صوبہ بادغیس ضلع سنگ آتش میں کٹھ پتلی فوجیوں کے خلاف مجاہدین کا آپریشن جاری، رپورٹ کے مطابق گزشتہ چھ روز سے مجاہدین نے مبارک شاہ کے علاقوں مین آپریشن کرنے والے کٹھ پتلی فوجیوں، پولیس اہلکاروں اور جنگجوؤں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 3 فوجی ہلاک جبکہ 10 زخمی ہوگئے۔ اس کے علاوہ 4 فوجی ٹینک بھی تباہ ہوئے۔ امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ بغلان کے صدر مقام مین گورنر ہاؤس پر میزائل داغے، جبکہ اندراب پل حصار اور پل خمری اضلاع میں چوکی اور کمانڈوز پر حملہ کیا۔ رپورٹ کے مطابق مجاہدین نے صوبائی دارالحکومت کے محفوظ ترین علاقے میں واقع گورنر ہاؤس پر میزائل داغے جو اہداف پر گرے، جس کے نتیجے میں گورنر ہاؤس کے 13 محافظ اور اعلیٰ عہدیدار ہلاک ہوگئے۔ دوسری جانب ضلع پل خمری میں کٹھ پتلی فوجیوں اور مجاہدین کے درمیان قرغان تپہ کے علاقے میں شدید لڑائی چھڑ گئی، جس کے نتیجے میں دشمن اللہ تعالیٰ کی نصرت سے پسپا اور ایک ٹینک 52 ایم ایم توپ کا نشانہ بن کر تباہ ہوا اور اس میں سوار 4 اہلکار لقمہ اجل بن گئے۔ کمانڈوز اور کٹھ پتلی فوجیوں نے صوبہ جوزجان کے صدر مقام شبرغان شہر کے آلتی خواجہ، شور جرا، اور فیض آباد کے علاقوں میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین پر حملہ کیا۔ جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا اور شدید لڑائی چھڑ گئی، جس کے نتیجے میں تین فوجی رینجر گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہونے کے علاوہ 11 سیکورٹی اہلکار جن میں اعلیٰ آفسر بھی شامل ہیں ہلاک وزخمی ہو گئے۔ رپورٹ کے مطابق ضلع قوش تپہ میں مجاہدین نے تاشقول کے علاقے میں کٹھ پتلی فوجیوں اور کمانڈوز پر حملہ کئے، جس کے نتیجے میں دو فوجی ٹینک مکمل طور پر تباہ ہونے کے علاوہ 4 کمانڈوز ہلاک جبکہ دس شدید زخمی اور دیگران نے پسپائی اپنالی۔ صوبہ بغلان کے صدر مقام میں انٹیلی جنس سروس ڈائریکٹوریٹ میں اعلیٰ حکام کا اجلاس جاری تھا جس پر امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے میزائل داغے، جو اہداف پر گرے۔ ذرائع کے مطابق میزائل حملے میں مرکز کو نقصان پہنچنے کے علاوہ 10 انٹیلی جنس سروس اہلکار بھی مارے گئے۔ جبکہ صوبہ قندوز ضلع دشت آرچی کے پل مؤمن کے علاقے میں کٹھ پتلی فوجیوں، پولیس اہلکاروں اور مقامی جنگجوؤں نے مجاہدین کے مراکز پر وسیع حملے کیا، جس کے نتیجے مین دشمن نے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے پسپائی اپنا لی اور 12 صلیبی غلام فوجی ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔ امریکی غلاموں نے آقاؤں کی رہنمائی میں صوبہ بغلان پل خمری میں شہاب الدین کے علاقے میں مجاہدین پر حملہ کیا، جہاں بار بار صلیبی غلاموں کو مجاہدین کی شدید مزاحمت کا سامنا ہوتا رہا اور آخر کار حواس باختہ دشمن نے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے فرار کی راہ اپنالی۔ ذرائع کے مطابق جھڑپوں کے دوران 13 سپیشل فورس اہلکار ہلاک جبکہ 6 زخمی ہونے کے علاوہ تین ٹینک اور ایک رینجر گاڑی بھی تباہ ہوئی۔ صوبہ میدان ضلع چک کے علیشہ، بکسمند، السنگ، دوران خیل اور نورخیل کے علاقوں میں مجاہدین کے خلاف وسیع کارروائی کا آغاز کیا جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا اور لڑائی چھڑ گئی، جس کے نتیجے میں 13 اہلکار ہلاک و زخمی اور ایک فوجی ٹینک بھی تباہ ہوا۔ مشرقی افغانستان میں بارودی سرنگ کے دھماکوں میں 12 اہلکار ہلاک ہوگئے، قندھار میں امریکی فضائیہ کا ڈرون طیارہ گر کر تباہ ہوگیا، صوبہ پکتیا میں بارودی سرنگ کے پھٹنے کے دو مختلف واقعات میں 12 اہلکار ہلاک اور دو شدید زخمی ہوگئے۔ ایک دھماکہ کوازا خوا ضلع میں اس وقت ہوا جب ایک کار سڑک کنارے نصب بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی جس کے نتیجے میں چار ہلاک اور ایک شدید زخمی ہوگیا۔ بارودی سرنگ کے ایک اور واقعے میں مزید 8 افراد کی ہلاکت کی تصدیق کی گئی ہے۔

بقیہ 2

Mi-17 طرز کے اس ہیلی کاپٹر میں عملے کے 2 ارکان کے ساتھ 7 نان کمیشنڈ افسران سوار تھے۔ ادھر اسلام پسندوں نے بغداد کے مغرب میں عراقی فوج کا ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا ہے، واقعے میں ایک شخص ہلاک ہوگیا۔ عراقی حکام کے مطابق ہیلی کاپٹر فلوجہ کے نواح میں گر کر تباہ ہوا ہے۔ عراقی آرمی ایوی ایشن کے ایک کپتان نے کہا ہے کہ بیل ہیلی کاپٹر کو بھاری مشین گن دشکا سے مار گرایا گیا ہے جس سے اس میں سوار ایک اہلکار ہلاک جبکہ ایک زخمی ہوا ہے۔ فلوجہ کے پولیس سربراہ لیفٹیننٹ کرنل عارف آل جنابی نے بھی اسلام پسندوں کے ہاتھوں اس ہیلی کاپٹر کی تباہی کی تصدیق کی ہے واضح رہے کہ لڑائی میں اب تک عراقی فوج کے متعدد ہیلی کاپٹر مار گرائے جاچکے ہیں یا وہ حادثات کا شکار ہوکر تباہ ہوچکے ہیں۔ علاوہ ازیں عراق کے شہر بصرہ کے ایک اسٹوریج ہاؤس سے انتہائی حساس تابکاری مواد چوری کرلیا گیا ہے۔ عراقی حکومت نے خدشہ ظاہر کیا ہے تابکاری مواد حکومت مخالفین کے ہاتھ لگا تو وہ اسے بم کی تیاری میں استعمال کرسکتے ہیں۔ یہ انکشاف عراق کے محکمہ ماحولیات کی دستاویز سے سامنے آیا ہے جس کے مطابق بصرہ میں موجود امریکی آئل فیلڈ کمپنی کے اسٹوریج ہاؤس سے انتہائی خطرناک نوعیت کا تابکاری مواد غائب پایا گیا ہے۔ عراقی حکام نے اس کی اطلاع ایٹمی توانائی کی عالمی ایجنسی کو کردی تھی لیکن تابکاری مواد تلاش کرنے میں مدد طلب نہیں کی ہے۔ دوسری جانب امریکا کے محکمہ خارجہ کے ترجمان مارک ٹونر کا کہنا ہے ایسے کوئی شواہد نہیں ملے کہ یہ تابکاری مادہ کسی گروپ کے ہاتھ لگا ہو۔ مارک ٹونر کے مطابق امریکا نہایت سنجیدگی سے اس معاملے پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ یہ تابکاری مادہ ترک کمپنی کی ملکیت ہے اور تیل کی تلاش میں استعمال کیا جاتا ہے، بصرہ کے اسٹوریج ہاؤس سے گزشتہ برس نومبر میں غائب ہونے والا تابکاری مادہ لیپ ٹاپ جتنا بڑا ہے۔ دریں اثناء عراق میں گزشتہ ماہ اغوا ہونے والے تین امریکی شہریوں کو رہا کروالیا گیا ہے، عراقی حکام کے مطابق انٹیلی جنس اداروں نے ان کی رہائی میں کردار ادا کیا، امریکا نے اپنے شہریوں کی رہائی کا خیر مقدم کیا ہے، محکمہ خارجہ کے ایک بیان میں عراقی حکومت کے ساتھ ساتھ ان افراد کا بھی شکریہ ادا کیا گیا ہے، جنہوں نے ان کی رہائی میں کردار ادا کیا ہے۔ یہ تینوں امریکی شہری رواں برس جنوری کے مہینے میں اچانک لاپتہ ہوگئے تھے۔ تاہم یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ امریکی شہری کس گروپ کی تحویل میں تھے اور آیا تاوان کی رقم ادا کی گئی ہے۔

بقیہ 3

والے مظاہر کے ایک حالیہ واقعے نے پوری دنیا کو دکھ اور صدمے سے دوچار کر دیا ہے۔ انٹرنیٹ پر پوسٹ کی گئی تازہ فوٹیج میں وحشی صہیونی فوجیوں کو ایک معذور فلسطینی کو اس کی وہیل چیئر سے نہایت بے رحمی کے ساتھ اٹھا کر زمین پر پٹختے دکھایا گیا ہے۔ عرب ٹی وی کے مطابق حال ہی میں اسرائیلی فوجیوں نے بیت المقدس میں ایک فلسطینی بچی کو گولیاں مار کر اسے سڑک پر پھینک دیا، جس کے نتیجے وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں تھی۔ اس دوران 50 سالہ معذور فلسطینی ماجد الفاخوری اپنی وہیل چیئر گھسیٹ کر اس کے نزدیک سے گذرنے لگا مگر صہیونی درندوں نے اس کی معذوری کا بھی خیال نہ کیا اور اسے اٹھا کر اس کی وہیل چیئر سے نیچے سڑک پر پٹخ دیا، جس کے نتیجے میں معذور شہری کو سخت چوٹیں آئی ہیں۔ معذور فلسطینی سے صہیونی فورسز کے غیرانسانی سلوک پر دنیا دہل گئی۔ ادھر اسرائیل کی عدالت عظمیٰ نے بھوک ہڑتال کرنے والے ایک فلسطینی صحافی کو اسرائیلی اسپتال ہی میں رکھنے کا حکم دیا ہے اور ان کی رام اللہ منتقل کرنے کی درخواست مسترد کردی ہے۔ تینتیس سالہ صحافی محمد القیق نے گزشتہ چوراسی روز سے بھوک ہڑتال کررکھی ہے۔ کچھ نہ کھانے کی وجہ سے وہ قریب المرگ ہیں۔ ان کے وکیل جواد بولوس نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ عدالت نے ان کی رہائی اور اسرائیل میں واقع عفولا اسپتال سے باہر منتقل کرنے کی اجازت دینے سے متعلق درخواست مسترد کردی ہے۔ محمد القیق نے اپنی غیر قانونی حراست کے خلاف بھوک ہڑتال کررکھی ہے۔ اس دوران وہ کبھی کبھار ہی وٹامنز اور منرلز لیتے رہے ہیں اور صرف پانی کے سہارے زندہ رہے ہیں۔ عدالت نے 4 فروری کو ان کے خلاف کسی قانونی جواز کے بغیر انتظامی حراست میں رکھنے کے حکم کو معطل کردیا تھا لیکن انھیں مغربی کنارے کے شہر رام اللہ میں فلسطینی اتھارٹی کے تحت اسپتال میں منتقل کرنے سے انکار کردیا تھا۔ اسرائیلی عدالت نے انھیں مقبوضہ مشرقی بیت المقدس میں فلسطینیوں کے زیرانتظام مقصدا اسپتال میں منتقل کرنے کی پیش کش کی تھی لیکن اسرائیلی پارلیمان کے ایک سابق رکن عفو اجبار یہ نے بتایا ہے کہ قیق نے یہ پیش کش مسترد کردی ہے۔ دو فلسطینی نوجوانوں کی طرف سے مغربی کنارے میں چاقو سے وار کرکے جس اسرائیلی فوجی کو ہلاک کیا گیا تھا اُس کی شناخت تو دیا ایمیمن کے طور پر کی گئی، جو کہ ایک امریکی شہری ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق فلسطینیوں کی طرف سے اسرائیلی شہریوں کے خلاف چاقو سے حملے کرنے کی لہر کے آغاز کے بعد گزشتہ چھ سال میں اس طرح کے واقعات میں ہلاک ہونے والا یہ دوسرا امریکی شہری تھا۔

بقیہ 4

مزید 3 بھارتی فوجی ہلاک ہوگئے، دو روز میں جاری جھڑپوں میں ہلاک بھارتی فوجیوں کی تعداد 6 ہوگئی ہے، بھارتی فورسز نے ایک مجاہد کو شہید کرنے کا دعویٰ کیا ہے، بھارتی پولیس کے مطابق مجاہدین نے ایک ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ پر قبضہ کرلیا ہے جہاں پولیس اور فوج کی بھاری نفری اور حملہ آوروں کے درمیان شدید لڑائی جاری ہے، پولیس اور فوج کی اضافی نفری طلب کرلی گئی ہے، عمارت میں وقفے وقفے سے بم دھماکوں اور فائرنگ کا سلسلہ جاری ہے، پولیس کا کہنا ہے کہ 3 سے 5 کی تعداد میں مجاہدین اب بھی عمارت میں موجود ہیں۔ پولیس نے عمارت میں محصور 115 شہریوں کو بحفاظت بازیاب کرانے کا دعویٰ کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین اور بھارتی فورسز میں 2 روز سے جاری جھڑپ میں مزید 3 بھارتی فوجی ہلاک ہوگئے جبکہ قابض افواج نے ایک مجاہد کو شہید کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ مجاہدین نے ہفتے کے روز سری نگر کے قریب ریزرو پولیس کی ایک بس پر حملے کے بعد ایک ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ پر قبضہ کرلیا تھا۔ اس وقت عمارت میں 100 سے زائد افراد موجود تھے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق محصورین میں 20 سرکاری ملازمین بھی شامل تھے۔ ہفتے کے روز دو پولیس اہلکار اور ایک شہری مارا گیا تھا۔ سینٹرل ریزرو پولیس فورس کے ترجمان بھاوش چوہدری نے بتایا کہ انہوں نے مقابلے کے بعد ایک مجاہد کو شہید کردیا ہے، 5 منزلہ عمارت کے اندر سے جائے وقوعہ پر وقفے وقفے سے بم دھماکوں کی آوازوں کا سلسلہ جاری رہا۔ پولیس کے آئی جی سید جاوید مجتبیٰ گیلانی نے بتایا کہ حملے میں ریزرو پولیس کے 13 اہلکار زخمی ہوگئے، ان کا کہنا تھا کہ حملہ آوروں اور فورسز کے درمیان اب بھی فائرنگ کا تبادلہ جاری ہے جبکہ پولیس نے عمارت میں محصور 115 شہریوں کو بحفاظت بازیاب کروالیا ہے، مقامی ٹی وی کی جانب سے جاری تصاویر میں 5 منزلہ عمارت کی چھت سے دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ پولیس اور سیکورٹی فورسز نے علاقے کو گھیرے میں لے کر ناکہ بندی اور سیکورٹی سخت کردی ہے جبکہ جگہ جگہ تلاشی کا عمل جاری ہے۔ مقبوضہ کشمیر کے علاقے پلوامہ میں بھارتی فوج نے ظالمانہ کارروائیوں کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرضی جھڑپ میں بے گناہ کشمیری شہری کو شہید کردیا جبکہ بھارتی فوج نے مجاہدین کے قبضے سے بھاری مقدار میں اسلحہ و گولہ بارود برآمد کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ جھڑپ کے بعد علاقے میں ہزاروں مشتعل افراد نے احتجاجی مظاہرے کئے۔ بھارتی فوج کے وحشیانہ لاٹھی چارج اور فائرنگ سے 20 نوجوان زخمی؟ درجنوں افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق بھارتی فوج نے جھڑپ کے دوران ایک مجاہد کو شہید کرنے اور قبضے سے بھاری مقدار میں اسلحہ برآمد کرنے کا دعویٰ کیا ہے شہید ہونے والے مجاہد کی شناخت نہ ہوسکی۔ فرضی جھڑپ کے بعد علاقے میں مشتعل نوجوانوں نے سڑکوں پر نکل کر بھارتی فوج کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔ نوجوانوں نے کرفیو کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ٹولیوں کی شکل میں راجپورہ چوک، مرن چوک اور دیگر مقامات پر سڑکوں پر آکر احتجاج کیا اور وہاں تعینات پولیس اور نیم فوجی اہلکاروں پر بیک وقت کئی مقامات پر شدید پتھراؤ کیا۔ تین گھنٹوں تک جھڑپوں کا سلسلہ شدت کے ساتھ جاری رہا جس کے دوران مظاہرین کو منتشر کرنے کیلئے لاٹھی چارج، آنسو گیس کا استعمال کیا گیا۔ پرتشدد احتجاجی مظاہروں کے نتیجے میں حکام کرفیو ہٹانے پر مجبور ہوگئے اور سڑکوں پر تعینات اہلکاروں کو واپس بلالیا گیا۔ اس موقع پر سینکڑوں مشتعل نوجوانوں نے بھارت کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔ ادھر مقبوضہ کشمیر بھارتی فوج کے ہاتھوں دو طالب علموں کی شہادت کے خلاف چوتھے روز بھی ہڑتال، دکانیں، کاروباری ادارے بند، سڑکیں ویران رہیں، احتجاجی مظاہروں کو روکنے کیلئے پولیس اور نیم فوج دستے تعینات رہے، نوجوانوں نے مختلف علاقوں میں احتجاج کیا اور پولیس اور نیم فوجی دستوں پر پتھراؤ کیا۔ جوابی کارروائی کے بطور پہلے مظاہرین پر لاٹھی چارج اور آنسو گیس کے گولے داغنے کا سلسلہ شروع کیا۔ جھڑپیں کئی گھنٹے جاری رہیں جھڑپوں میں کئی افراد زخمی بھی ہوئے، ہڑتال کے باعث معمولات زندگی متاثر رہے۔ دریں اثناء متنازعہ قومی تحفظ خوراک قانون کیخلاف مقبوضہ کشمیر میں احتجاجی مظاہرے جاری ہیں۔ کپواڑہ میں مڑھل اور کیرن کے عوام نے جبکہ ہندواڑہ میں مساجد کے اماموں نے بھی اس متنازعہ قانون کے خلاف مظاہرے کیے۔ خانصاحب بڈگام میں ڈھول بجا کر حکام کو بیدار کرنے کی کوشش کی گئی جبکہ ڈورو میں نیشنل کانفرنس اور کانگریس کی جانب سے احتجاجی ریلیاں نکالی گئیں۔ کھاگ بڈگام اور گنگن گاندربل میں بھی احتجاجی ریلیاں نکالی گئیں۔ مظاہرین کے مطابق متنازعہ قومی خوراک بل کے تحت علاقے میں لوگ غذائی اجناس کو ترسنے لگے ہیں۔

بقیہ 5

کو پیارے ہوگئے۔ مزید قاسمی صاحب نے امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہدؒ و امیر المجاہدین حفظہ اللہ کی جہادی قیادت اور سیاسی بصیرت پر بیان فرمایا۔ مولانا محمد ابراہیم شاہ مہتمم عبداللہ بن مسعودؓ کوہاٹ نے علم، جہاد اور شہادت پر بیان فرمایا۔ قاری محمد عرفان صاحب آف بنوں نے بیان میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مولانا عبدالکریم شاہ صاحب رحمہ اللہ علیہ کا اختتام اور حسن خاتمہ ایمان، نماز، جہاد پر کیا۔ صوبائی منتظم المربطون سرحد مولانا کلیم اللہ سیف صاحب نے مجاہدین کی مسلسل قربانی اور استقامت پر بیان فرمایا۔ اسٹیج سیکرٹری مولوی ازہر صاحب نے فرمایا کہ شاہ صاحب نے امیر محترم صاحب سے کوہاٹ میں دورہ تفسیر آیات جہاد پڑھا تھا اور جہاد کے عاشق تھے۔ شوق شہادت سے سرشار تھے۔ مجاہدین سے از حد محبت کرتے تھے اور جماعت پر فدا تھے۔ جماعت کی خاطر نہ وہ اپنی ضعیف العمری کو آڑے آنے دیتے نہ موسم اور سفر کی صعوبتوں کو، ان کے مزاج کی شگفتگی اور خندہ روئی میں فرق نہ آتا۔ اعتکاف میں اکثر روزانہ قرآن مجید کو ختم فرماتے۔ چالیس سال امامت مسجد میں کسی سے وظیفہ مکرر نہیں کیا۔ جتنا دیا بس قناعت کی۔ خطابت میں آپ مولانا بجلی گھرؒ کے ثانی تھے۔ اکثر لطف اللطیف سے دم درود کیا کرتے تھے۔ بہت یقین کے ساتھ کہتے کہ آئندہ تمہیں یہ تکلیف کبھی نہیں ہوگی۔ نظم خوانوں میں سے قاری خبیب ڈی آئی خان، عارف اللہ عباسی و عبدالمجید ملنگ، سید نوار مروت، امان اللہ بہرام خیل، عطا الرحمان وجنت نور کوہاٹ وغیرہ نے عوام کے دلوں کو خوبصورت اور دلنشین آواز سے گرمایا۔ آخر میں ایصال ثواب کے لیے مولانا اسماعیل شاہ صاحب نے ذکر اللہ، استغفار، درود پاک کا اہتمام کیا اور پورے سوز دعا سے کانفرنس اختتام پزیر ہوئی۔ مشران وعلماء بہرام خیل نے جماعت کے زیر اہتمام شعبہ ہدایت کو کانفرنس کی ترتیبات اور نظم وضبط کا شکریہ ادا کیا۔

بقیہ 6

بھائی زبیر منتظم ضلع مردان کا جہاد، جماعت اور اجتماعات کی اہمیت پر بیان ہوا۔ ان کے بیان کے بعد مولانا عطاء اللہ کاشف صاحب کا کلمہ، نماز اور جہاد پر بہت مفصل اور مدلل بیان ہوا۔ اجتماع میں شریک افراد کی تعداد 250 سے زائد تھی۔

بقیہ 7

صحابہ مظلوم، صحابیات مظلوم، دین مظلوم، دین والے مظلوم، جبکہ قرآن بھی موجود، نماز بھی موجود روزہ بھی موجود نیک اعمال بھی موجود اس کے باوجود مسلمان مظلوم۔ ہاں مسلمانو! جب جہاد کا حکم آگیا تو صحابہ کفر سے ٹکرا گئے جہاد کی برکت سے اللہ نے مسلمانوں کو فتح بھی دی، عزت بھی دی، حکومت بھی دی۔ اے مسلمانو! تم بھی جہاد میں نکلو! مولانا عبدالعزیز صاحب اپنے خطاب میں فرمایا: نبی ﷺ کے صحابہ جو بوڑھے تھے وہ بھی جہاد میں نکلے، جو بچے تھے وہ بھی جہاد میں نکلے، جو نابینا تھے وہ بھی جہاد میں نکلے جو لنگڑے تھے وہ بھی جہاد میں نکلے اور ہم گھروں میں بیٹھ کر مجاہدین کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔ اللہ جب موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو فرعون کی گود میں پال سکتا ہے اللہ مجاہدین کی بھی حفاظت کرسکتا ہے۔ مولانا شاہد چیمہ صاحب نے فرمایا: مسلمان مال واسباب کی طاقت سے نہیں بلکہ اللہ کے بھروسے پر لڑتا ہے۔ جہاد عزت والا راستہ ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ جہاد میں نکلے تاکہ کل قیامت کے دن حوض کوثر پر جب نبی ﷺ سے ملاقات ہو تو نبی ﷺ خوش ہوجائیں اور نبی ﷺ اپنے ہاتوں سے جام پلائیں۔ استاذ زبیر فاروقی صاحب نے ہالانی کی جامع مسجد توکل میں مغرب کے بعد درس قرآن دیا۔ بعد نماز عشاء سیرت النبی ﷺ بھلانی کی جامع مسجد میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا عبدالعزیز صاحب اور مولانا شاہد چیمہ صاحب نے خطاب فرمایا۔

بقیہ 8

الحمدللہ جماعتی ترتیب اور سہ نکاتی دعوت کو خوب سراہا گیا۔ دسیوں افراد نے ڈاڑھی مبارک کی سنت اپنے چہروں پر سجانے کا وعدہ کیا۔ 93... افراد نے دورہ تربیہ 2 نے خدمت جبکہ 4 ساتھیوں نے فدائی کے لیے نام لکھوائے۔ دورہ کے اہم تراشے از فرمودات مبلغین درج ذیل ہیں۔ جہادیوں اور فسادیوں میں بڑا فرق یہ ہے کہ جہادی کفار کے بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور عبادت گاہوں کو نقصان یا تکلیف نہیں پہنچاتے بلکہ ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ جنگ اور دشمنی صرف ان کفار سے ہے جو اسلام اور مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچارہے ہیں۔ غلبہ اسلام جہاد کے بغیر ممکن نہیں۔ اللہ نے کفار کا کلمہ ذلیل کردیا۔ دنیائے کفر بھی جان چکی ہے کہ امریکہ سپر پاور نہیں تھا۔ اب اس کی ریاستیں ٹوٹ رہی ہیں۔ 70 فیصد بینک دیوالیہ ہوچکے ہیں۔ امریکی معیشت تباہی کے دھانے پر ہے۔

بقیہ 9

لیے جہاد عطا فرمایا۔ تیسرا شکر ہمارا امیر محترم کے ہاتھ میں دیا۔ جنہوں نے جہاد کا مضبوط نظام بنایا۔ ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیے۔

بقیہ 10

ذریعے امت کو شرعی جہاد سمجھایا۔ قاضی حنیف اللہ جان صاحب نے فرمایا کہ انشاء اللہ یہ سال کفر کی ذلت و خواری کا سال ہوگا۔ آپ لوگ ان گرمیوں کی چھٹیوں میں بڑی تربیتیں حاصل کرکے جلد از جلد تشکیلات کروائیں۔ افغانستان وکشمیر کے محاذ آپ کے منتظر ہیں۔ صوبائی منتظم بھائی علی محمد صاحب نے فرمایا کہ اللہ پاک نے سرزمین افغانستان کو ایک ایسی لیبارٹری بنایا ہے کہ جو بھی دنیا میں سپر پاور ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو اس لیبارٹری میں صفر بنا دیتا ہے۔ الحمدللہ جوڑ میں 400 افراد شریک تھے۔

بقیہ 11

والے اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر لبیک کہتے ہیں۔ جہاد اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور جہاد ہمارے مذہب اسلام میں ایک اہم اور افضل عبادت ہے۔ آج کافر چاہتے ہیں کہ مسلمان جہاد پر نہ آئیں کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ جب مسلمان جہاد پر آتے ہیں تو 313 ایک ہزار پر غالب آجاتے ہیں۔

بقیہ 12

ہوا۔ جہادی نظم کے بعد بھائی زبیر منتظم ضلع مردان کا جہاد، جماعت اور کام کے حوالے سے بہت مفصل بیان ہوا۔ ان کے بیان کے بعد مولانا عطاء اللہ کاشف صاحب کا کلمہ، نماز، جہاد اور جماعت پر بہت اچھے انداز میں بیان ہوا۔ اجتماع میں شریک افراد کی تعداد 300 سے زائد تھی۔

بقیہ 13

فرمایا تھا اور اب انہی کے طرز پر دیگر علمائے کرام پڑھاتے ہیں۔ یہ دورہ تفسیر ہر ماہ میں ایک بار مرکز عثمان و علی بہاولپور میں پڑھایا جاتا ہے۔

بقیہ 14

میں تربیت و پرورش کی۔ امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس پُر ملال سانحہ پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی دعائیں اور سرپرستی مجاہدین کا بہت قیمتی سرمایہ تھیں جس سے ہم آج محروم ہوگئے۔ انہوں نے صاحب زادگان گرامی مولانا عزیز الرحمان رحمانی، مولانا طلحہ رحمانی، اسامہ رحمانی، مفتی حذیفہ رحمانی و دیگر اہل خانہ و پسماندگان سے قلبی تعزیت کا اظہار بھی کیا۔ ان کی نماز جنازہ پیر کو بعد نماز ظہر جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں ادا کی گئی جس میں علماء و طلباء و صلحاء کے ایک جم غفیر نے شرکت کی۔

بقیہ 15

تحفظ ختم نبوت کے بانی حضرت مولانا محمد علی جالندھری کے داماد تھے، نماز جنازہ قلعہ قاسم باغ سٹیڈیم ملتان میں ادا کی گئی، جس میں کثیر تعداد میں جید علماء کرام، اساتذہ، طلبہ، سیاسی شخصیات سمیت ایک لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی۔ بعد ازاں شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق کو منظور آباد قبرستان میں اکابر علماء کے پہلو میں ہی آہوں اور سسکیوں کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔ مولانا محمد صدیق کے انتقال کی خبر پورے ملک میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی، نماز جنازہ میں آزاد کشمیر، راولپنڈی، پشاور، کوئٹہ، لاہور، فیصل آباد، کراچی، سکھر سمیت جنوبی پنجاب سے قافلے شریک ہوئے، امیر المجاہدین مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ اور دیگر جید علماء کرام نے مولانا محمد صدیق کی وفات پر اظہار افسوس کیا اور آپ کی دینی تدریسی خدمات کو سراہا، آپ کی وفات کو سانحہ عظیم قرار دیا۔

بقیہ 16

ہوگا۔ ایسے لڑاکا روبوٹ میدان جنگ میں دشمنوں کے خلاف خود بخود کارروائیاں کرسکیں گے۔ پاول پوپو نے کہا اس وقت فوجی روبوٹوں کے تجرباتی نمونوں کی آزمائش ہو رہی ہے۔ تجربہ مکمل کئے جانے کے بعد روبوٹوں کو فوج میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ تیس سال کے بعد دنیا کی آدھی آبادی روبوٹوں کی وجہ سے روزگار سے محروم ہوجائے گی۔

بقیہ 17

اثرات کے باعث اس خطے کے بچے خوراک اور پانی کی کمی کے باعث ہلاک ہورہے ہیں۔ اس خشک سالی سے زمبابوے اور جنوبی افریقا کے بعض علاقے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ ایتھوپیا میں صورت حال بدترین ہے جہاں غذائی قلت کا شکار افراد کی تعداد ایک کروڑ سے بڑھ کر ایک کروڑ 80 لاکھ ہوگئی ہے۔ دو ہفتے قبل زمبابوے کے صدر رابرٹ موگابے نے ملک کے خشک سالی سے متاثرہ دیہی علاقوں میں ہنگامی حالات کے نفاذ کا اعلان کیا تھا۔ ایک اندازے کے مطابق وہاں 24 لاکھ افراد کو غذائی امداد کی ضرورت ہے۔ زمبابوے میں گزشتہ سال کے مقابلے پر اس سال معمول سے انتہائی کم بارشیں ہوئی ہیں جس کے باعث مویشیوں کی چراگاہیں سوکھ گئی ہیں اور ہزاروں مویشی موت کا شکار ہوگئے ہیں۔ جنوبی افریقہ، نمیبیا، اور بوٹسوانا بھی شدید خشک سالی کا شکار ہیں۔

بقیہ 18

کالامازو کاؤنٹی میں ایک ریسٹورانٹ اور ایک کار ڈیلرشپ پر فائرنگ کے واقعات میں مجموعی طور پر چھ افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ کاؤنٹی کے انڈر شیرف پال میٹیاز نے بتایا کہ اس واقعہ کی تحقیقات ہو رہی ہیں۔ اسی ریاست میں تین سالہ بچے کے ہاتھوں اچانک پستول چل جانے سے ماں ہلاک ہوگئی۔

بقیہ 19

گیلانی اور دوسرے گرفتار شدگان کو فوری طور پر رہا نہیں کیا گیا اور کشمیری طلبا کو تنگ طلب کرنے کا سلسلہ جاری رہا تو کشمیر میں اس کے خلاف احتجاج کی کال دی جائے گی اور اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے جس کا ذمہ دار بھارت خود ہوگا۔ انہوں نے عبدالرحمان گیلانی پر بغاوت کا چارج لگانے پر سخت تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ بھارتی حکومت انہیں ہمیشہ جیل میں رکھنے کی سازش تیار کررہی ہے۔ اس کے لیے پہلے سے ایک ریڈی میڈ پلاٹ تیار کیا گیا تھا اور پریس کلب سے جے این یو تک اس میں وشو ہندو پریشد کی سٹوڈنٹس یونین کا ہاتھ کارفرما رہا ہے۔ حریت چیئرمین نے دلی پولیس کی طرف سے کشمیری طلبا کے خلاف شروع کیے گئے کریک ڈاون پر بھی سخت فکرمندی کا اظہار کیا اور کہا کہ دلی پولیس کھل کر جانبداری کا رول ادا کررہی ہے اور ہر کشمیری کو شک کے دائیرے میں لا رہی ہے۔ عبدالرحمان گیلانی کے خلاف دائیر کیا گیا فرضی کیس کالعدم کرکے انہیں رہا کرنے اور کشمیری طالب علموں کو ہراساں کرنے کا سلسلہ بند کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے گیلانی نے کہا کہ دوسری صورت میں اس کا ریاست میں ایک ردعمل ہوگا اور ہم تمام آزادی پسندوں کے ساتھ مشاورت کرکے اس کے خلاف احتجاجی پروگرام کا اعلان کریں گے۔

القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR

افاداتِ اکابر

حلال وطیب مال کیلئے برکتیں

دنیا کا مال ودولت بالطبع مرغوب اور لذیذ ہے اور یہ ہر شخص کو خوش نما معلوم ہوتا ہے اور لوگ اسے حاصل کرنے اور سمیٹنے کے حریص نظر آتے ہیں اور پھر مال کمانے والوں کی دو قسمیں ہیں، بعض لوگ تو اس کو حق کے ساتھ لیتے ہیں کہ مال کمانے کے جو ذرائع حرام یا مکروہ ہیں، ان سے پرہیز کرتے ہیں بلکہ حلال وطیب کمائی پر اکتفاء کرتے ہیں اور مال کے کمانے میں شریعت کے احکام کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہیں، ان لوگوں کے لئے تو یہ مال موجب برکت ہوگا۔ دنیوی برکت یہ کہ اس مال کو اللہ تعالیٰ کی عبادت ورضاجوئی، صدقہ وخیرات اور صلہ رحمی کا ذریعہ بنا دیا جائے گا اور اس سے حق تعالیٰ کے تعلق اور قرب میں اضافہ ہوگا، دنیوی آفات سے بھی محفوظ رہیں گے اور حرام راستوں میں ان کا مال خرچ نہیں ہوگا اور آخرت کی برکت یہ کہ وہ اجر وثواب کے مستحق ہوں گے۔(معارف نبوی ﷺ :ص۴۴۲)

معارفِ جہاد

دل کی صفائی

گناہ جب انسان کو گھیر لے تو پھر توبہ مشکل ہوتی ہے......اور گناہ انسان کو تب گھیرتا ہے جب دل سے ندامت اور شرمندگی نکل جائے......اور ندامت دل سے تب نکلتی ہے جب انسان دوسروں سے بدگمانی کرتا ہے وہ سوچتا ہے کہ فلاں میں بھی تو یہ گناہ ہے اگر میں نے کرلیا تو کیا ہوا؟......حالانکہ کسی کے گناہ کرنے سے آپ کے لئے تو گناہ حلال نہیں ہوجاتا......اور آپ کو کیا معلوم کہ فلاں نے ممکن ہے توبہ کرلی ہو......یا اُس کے نیک اعمال غالب ہوں......اس لئے گناہ کے بارے میں صرف خود کو دیکھنا چاہیے دوسروں کو نہیں......ہمیشہ اپنا محاسبہ کریں اور جو گناہ نظر آئے اُس پر استغفار کریں......یہ عمل کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے......یہ عمل دھلائی کی طرح ہے......ہم روز برتن دھوتے ہیں، کپڑے دھوتے ہیں، گھر صاف کرتے ہیں......اگر صرف دو مہینے تک برتن نہ دھوئیں، کپڑے نہ دھوئیں اور گھر صاف نہ کریں تو ہمارا پورا ماحول گندگی، بدبو اور نجاست سے بھر جائے گا......یہی حال دل کی صفائی کا ہے اگر ہم نے اس کی دُھلائی اور صفائی چھوڑ دی تو اس میں بدبو اور نجاست اپنا گھر بنالے گی......اللہ تعالیٰ ایسی حالت سے ہم سب کی حفاظت فرمائے......(آمین)...(رنگ ونور جلد۴:ص۴۴۴)

عہد زریں

حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی فتوحات

نقوشِ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

آرمینیا کی فتوحات میں حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی فتوحات کا دائرہ سب سے وسیع ہے، چنانچہ کچھ فتوحات کا تذکرہ گزشتہ شمارے میں آپ ملاحظہ کرچکے، مزید زیر نظر نقشے اور تحریر میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱)نشوئ شہر کی طرف جب اسلامی لشکر حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں بڑھا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ علاقہ صلح کے ذریعہ عطاء فرمادیا۔

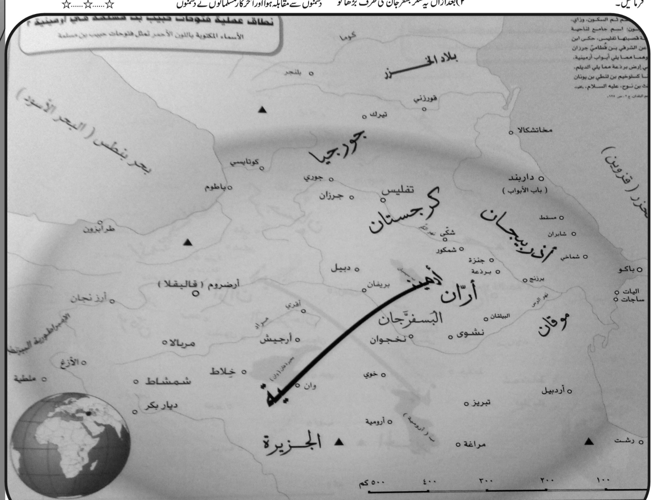
۲)بعدازاں یہ لشکر بسفرجان کی طرف بڑھا تو انہوں نے بھی صلح کی درخواست کر کے یہ علاقہ مسلمانوں کے سپرد کردیا۔

۳)پھر جب مسلمانوں کا لشکر جرزان کی طرف بڑھا تو راستے میں ذات اللجم نامی جگہ پر مسلمانوں کا کچھ دشمنوں سے مقابلہ ہوا اور آخر کار مسلمانوں نے دشمنوں کے حملے کو پسپا کیا۔

۴)اسی دوران جرزان سے ایک نمائندہ صلح کا پیغام لے کر پہنچا، جسے قبول کرلیا گیا۔

☆......☆......☆

☆......☆......☆



تابندہ ستارے

سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ

25

ابوحفصہ

بصورتِ دیگر وہ حاکم سنجار کو اس کے گستاخانہ رویے کی قرار واقعی سزادے گا۔ ملک الپ ارسلان نے دوسرے دن موصل کی طرف کوچ کیا۔ جمال الدین سوچے سمجھے منصوبہ کے مطابق راستے ہی میں اس کے لشکر سے الگ ہوگیا اور موصل پہنچ کر امیر عزالدین ابوبکر دیسی کو ملک الپ ارسلان کے استقبال کے لیے شہر سے باہر بھیجا۔

امیر دیسی نے کچھ ایسی چکنی چپڑی باتیں کیں کہ ملک الپ ارسلان سیف الدین غازی کی طرف سے بالکل مطمئن ہوگیا اور اپنے لشکر کو باہر چھوڑ کر تنہا موصل شہر کے اندر چلا گیا۔ جمال الدین نے اسی وقت اس کو پکڑ کر نظر بند کردیا اور سلطان مسعود سلجوقی سے اجازت لے کر سیف الدین غازی کو عمادالدین شہید رحمہ اللہ کی جگہ موصل کی مسندامارت پر بٹھادیا۔ اس طرح شہید اتابک کی سلطنت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ حلب اور اس کے نواحی علاقے نورالدین محمود کے حصے میں آئے اور موصل وسنجار وغیرہ پر سیف الدین غازی کا اقتدار قائم ہوگیا۔

نورالدین محمود اور سیف الدین غازی

صوبہ موصل پر اپنی حکومت کو مستحکم کرنے کے بعد سیف الدین نورالدین محمود کی طرف متوجہ ہوا جس نے ابھی تک اس کی بیعت نہیں کی تھی۔ سیف الدین غازی صرف شہید اتابک کا فرزند اکبر ہونے کی وجہ سے ہی زنگی خاندان کی سیادتِ عظمیٰ کا دعویدار نہیں تھا بلکہ اس کو اپنے مرحوم باپ کے اکثر سربرآوردہ امراء کی حمایت بھی حاصل تھی اور انہی کی پرزور حمایت کی بدولت اس کو مرکز حکومت موصل کی امارت نصیب ہوئی تھی۔

ان میں ابوجعفر محمد جمال الدین الجواد، صلاح الدین محمد الباغیسانی اور امیر عزالدین ابوبکر دیسی جیسے بااثر لوگ بھی شامل تھے جو زنگی خاندان کے جاں نثار اور حقیقی بہی خواہ تھے۔ یہ لوگ خلوصِ نیت سے سمجھتے تھے کہ زنگی خاندان کی قوت کا دو حصوں میں بٹ جانا کوئی نیک فال نہیں ہے۔ ان کی ایماء پر سیف الدین غازی نے نورالدین محمود سے خط وکتابت کی طرح ڈالی اور اس کو بار بار موصل آنے کے لیے لکھا لیکن نورالدین غلط فہمی کی بنا پر یا کسی اور سبب سے موصل جانے سے گریز کرتا رہا۔

اب سیف الدین غازی کو خدشہ پیدا ہوا کہ نورالدین بعض خود غرض امراء کے بہکاوے میں آکر کہیں اس کے خلاف کھلم کھلا علم بغاوت نہ بلند کردے اور اس طرح صلیبی حکمران اس کی ناتجربہ کاری سے فائدہ نہ اُٹھالیں۔ اس قضیہ کو طے کرنے کے لیے وہ ایک زبردست فوج کے ساتھ حلب کی طرف روانہ ہوا۔ شہر کے مضافات میں پہنچ کر اس نے نورالدین کو بلا بھیجا چونکہ دونوں بھائی محض غلط فہمی کی بنا پر ایک دوسرے سے خائف تھے اس لیے قرار پایا کہ دونوں پانچ پانچ سو سواروں کی معیت میں ایک دوسرے سے ملاقات کریں۔ نورالدین جب اپنے بھائی کے قریب پہنچا تو اس کو سیف الدین کی صورت میں اپنے شہید باپ کی شکل نظر آئی۔ اس کے دل میں برادرانہ محبت نے جوش مارا۔ فوراً گھوڑے سے اُتر پڑا۔ اپنے محافظ سواروں کو واپس جانے کا حکم دیا اور خود دوڑ کر سیف الدین غازی کے پاؤں پر جا گرا۔ بڑے بھائی کے خون نے بھی جوش مارا۔ اس نے نورالدین کو گلے لگالیا اور دونوں بھائی ایک دوسرے سے بغلگیر ہوکر فرطِ محبت سے رونے لگے۔ دلوں کا غبار اور کدورتیں لمحوں میں دُھل گئیں۔

جب دونوں کے جذبات سکون پذیر ہوئے تو سیف الدین غازی نے نورالدین سے پوچھا کہ جان برادر! تم میرے پاس آنے سے کیوں گریز کرتے تھے، شاید تم کو میری طرف سے کوئی خدشہ تھا، خدا کی قسم! میرے دل میں تمہارے بارے میں کبھی کوئی برا خیال نہیں آیا۔ میں تو تمہیں اپنا دست و بازو سمجھتا ہوں۔ نورالدین نے جواب دیا کہ بیشک یہ میری غلطی تھی کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا۔ آپ میرے بزرگ اور سردار ہیں اور آپ کو چھوڑ کر میں حکومت وسلطنت کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔ میری دلی خواہش ہے کہ میں ہمیشہ آپ کے قدموں میں رہوں اور آپ کے جھنڈے کے نیچے دشمنانِ اسلام کا مقابلہ کروں۔ سیف الدین غازی نے نورالدین محمود کی پیشانی پر بوسہ دے کر کہا کہ جانِ برادر! مجھے تمہارے جواب سے دلی مسرت ہوئی، مجھ کو تم سے ایسی ہی توقع تھی، میں تم سے ملنے کا اس لیے آرزومند تھا کہ ہمارے دشمنوں بالخصوص صلیبیوں پر یہ ظاہر ہوجائے کہ اگر ایک عمادالدین شہید ہوا ہے تو وہ اپنے پیچھے دو لعل چھوڑ گیا ہے جو ایک دوسرے پر جان چھڑکتے ہیں اور دشمنانِ دین کے مقابلے میں یک جان دو قالب ہیں۔

اب تمہارا حلب پر حکومت کرنا ہی مسلمانوں کے بہترین مفاد میں ہے۔ ممکن ہے صلیبیوں کا خبثِ باطن انہیں شرانگیزی پر اُکسائے اور وہ تمہیں پریشان کریں لیکن تم کو ان کا مقابلہ ہمت اور استقلال کے ساتھ کرنا ہوگا کیونکہ مسلمانوں کی حفاظت اور حمیت دینی کا تقاضا یہی ہے۔ اگر تمہیں کبھی میری مدد کی ضرورت پڑے تو بلاتامل مجھے پیغام بھیج دینا، میں ہر وقت اور ہر حال میں تمہاری مدد پر کمربستہ رہوں گا۔ غرض اس قسم کی گفتگو کے بعد دونوں مجاہد بھائیوں میں پرخلوص رشتہ اتحاد قائم ہوگیا اور وہ ایک دوسرے کے بارے میں محبت بھرے جذبات لیے ہوئے اپنے علاقوں کو واپس گئے۔ اس واقعہ کے بعد دونوں بھائیوں میں کبھی کوئی بدمزگی پیدا نہ ہوئی اور وہ ہمیشہ ایک دوسرے کے معاون ودستگیر رہے۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

جن لوگوں کو نماز تہجد پڑھنے کی عادت ہے ان کو روزانہ یہ وقت نصیب ہوتا ہے جو بہت سہانا وقت ہے، اس وقت بڑے سکون کے ساتھ نماز پڑھنے اور دعاء کرنے کا وقت ملتا ہے، نہ شور وشغب نہ کسی طرح کی آوازیں، نہ بچوں کی لڑائی جھگڑا، نہ اور کوئی قصہ وقضیہ، صرف اللہ سے لو لگانے کا وقت ہوتا ہے، اگر نماز تہجد کے لیے اُٹھنے کی توفیق ہوجائے تو کیا کہنے، اگر اُٹھنا نہ ہو اور آنکھ کھل جائے تب بھی کچھ نہ کچھ اس وقت میں اللہ کا ذکر کرہی لینا چاہئے، اگرچہ لیٹے لیٹے ہی ہو۔

رات میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں دعاء قبول ہوتی ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو فرماتے سنا کہ بلاشبہ رات میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو بھی کوئی مسلمان شخص اس میں اللہ سے دنیا اور آخرت کی کسی خیر کا سوال کرے گا اللہ جل شانہٗ اسے ضرور عنایت فرمائے گا اور یہ گھڑی ہر رات ہوتی ہے۔(مشکوٰۃ المصابیح:ص۱۰۹بحوالہ مسلم)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص رات کو آرام کرنے کے لیے اپنے بستر پر پاک حالت میں (یعنی باوضو) پہنچا اور اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ اسے نیند نے پکڑ لیا تو رات میں کسی بھی وقت جب کروٹ بدلتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی کسی چیز کا سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ وہ خیر اس کو عطا فرمادے گا۔(مشکوٰۃ المصابیح:ص۱۱۰بحوالہ کتاب الاذکار)

تشریح: پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ پوری رات میں ایک گھڑی ضرور ایسی ہوتی ہے جس میں دعاء کرلی جائے تو دعاء ضرور قبول ہوتی ہے۔ حدیث میں اس گھڑی کا پتہ نہیں دیا اور اس پتہ نہ دینے میں مصلحت اور حکمت یہ ہے کہ مومن بندے رات میں وقت بے وقت جب موقع لگے اور یاد آجائے لیٹے، بیٹھے دعاء کرتے رہا کریں اور دعاء سے ہرگز غافل نہ ہوں، جب موقع لگے کوئی نہ کوئی دعاء مانگ لیں۔

اور دوسری حدیث میں ارشا فرمایا کہ جو شخص باوضو رات کو اپنے بستر پر لیٹے اور ذکر اللہ کرتے کرتے سوجائے تو اس باوضو سونے اور ذکر کرتے کرتے نیند آجانے کی وجہ سے اسے یہ شرف دیا گیا ہے کہ سوتے سوتے رات بھر میں جتنی بھی کروٹیں لے گا ہر کروٹ کے وقت اس کی دعاء قبول ہوگی چاہے آخرت کے لیے دعاء مانگے، چاہے دنیا کی بھلائی کی دعاء کرے۔

رات جو جب سونے لگے تو لیٹ کر سنت کے موافق دعائیں پڑھے، سونے سے پہلے پڑھنے کی سورتیں پہلے سے نہ پڑھی ہوں تو انہیں پڑھے، تسبیحات فاطمی پڑھے اور ان کے علاوہ دوسرے اذکار پڑھتے ہوئے سوجائے اور باوضو سونے کی کوشش کرے پھر جب سوتے سوتے آنکھ کھلے تو بھی اللہ کا ذکر کرے اور اللہ سے دعاء مانگے، یہ دعاء خاص طور پر قبول ہوتی ہے جیسا کہ حدیث بالا میں ارشاد فرمایا ہے، رات کو سوتے سوتے آنکھ کھلنے پر قبولیت دعاء کا وعدہ بعض ایسی روایات میں بھی مذکور ہے جن میں باوضو سونے کی قید نہیں ہے، لہٰذا اگر باوضو سونا نہ ہو تب بھی جس وقت آنکھ کھلے ضرور دعاء کرلے۔

جمعہ کے دن ایک خاص گھڑی ہے جس میں ضرور دعاء قبول ہوتی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو کوئی مسلمان بندہ اس میں کسی خیر کا سوال کرے گا اللہ جل شانہٗ اسے ضرور عطا فرمائیں گے۔(مشکوٰۃ المصابیح: ص ۱۱۹ بحوالہ بخاری ومسلم)

تشریح: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں ضرور دعاء قبول ہوتی ہے، یہ گھڑی کس وقت ہوتی ہے اس کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔ (جاری ہے)

☆......☆......☆

روشن ماضی

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

۳

ابومحمد

شہزادوں نے امام مالک رحمہ اللہ کے پاس حکم بھجوایا کہ وہ دربار میں آکر ان کو مؤطا کا درس دیا کریں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ علم کی عظمت کو بخوبی سمجھتے تھے۔

انہوں نے شہزادوں سے دوٹوک کہلا بھیجا: علم ایک بیش قیمت چیز ہے، وہ خود کسی کے پاس نہیں جاتا بلکہ طلبگار خود اس کے پاس جایا کرتے ہیں۔ اگر آپ علم کے شائق ہیں تو میرے پاس آکر درس لیں۔

شہزادوں کو شیخ کی یہ بات اچھی نہ لگی۔ انہوں نے خلیفہ مہدی سے شکایت کی کہ شیخ نے ان کے مرتبہ کا خیال نہ کرتے ہوئے جواب دیا ہے۔ مگر خلیفہ شیخ کی عظمت سے واقف تھا اس نے شہزادوں کو حکم دیا کہ وہ شیخ کے پاس مؤطا سننے جایا کریں۔

شہزادوں کا اتالیق ان کو لے کر شیخ کی مجلس میں پہنچا، اس نے امام صاحب سے کہا: خلیفہ کا حکم ہے کہ ان کو مؤطا پڑھ کر سنائیں۔

امام صاحب نے فرمایا: ہمارے علماء محدثین کا یہ دستور رہا ہے کہ طلباء پڑھتے ہیں اور شیوخ سنتے ہیں، اس لئے یہ لوگ مؤطا پڑھیں، ہم سنیں گے۔

اتالیق نے کہا: لیکن یہ تو شہزادے ہیں۔ عام طلباء سے ان میں کچھ امتیاز ہونا چاہئے۔

فرمایا: علم کی نظر میں سب لوگ ایک ہیں۔

مجبوراً شہزادوں کو ہی پڑھنا پڑا۔(تزئین الممالک: ص۴۵)

۱۷۴ھ/۷۹۰ء میں خلیفہ ہارون رشید دونوں شہزادوں امین و مامون کو لے کر حج کو گیا۔ اس نے امام مالک رحمہ اللہ کو حکم بھیجا کہ وہ مؤطا لے کر دربار خلافت میں پہنچیں اور امین و مامون کو اس کا درس دیں۔

چندسال قبل ہارون رشید کو شہزادگی کے زمانے میں خلیفہ مہدی نے امام مالک رحمہ اللہ کو درس حدیث کے لئے طلب کیا تھا تو انہوں نے صاف صاف انکار کردیا تھا۔ اب ایک بار پھر اسی طرح کی آزمائش میں مبتلا ہوئے لیکن انہوں نے اپنے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ ان کے پاس ہارون رشید کا حکم پہنچا تو وہ بغیر مؤطا لئے اس کے پاس پہنچے۔

ہارون نے پوچھا: آپ مؤطا نہیں لائے۔

فرمایا: علم تیرے گھر سے نکلا ہے (بنی عبدالمطلب سے) خواہ اس کو ذلیل کر، خواہ عزت دے۔

ہارون رشید یہ سن کر متاثر ہوا۔ وہ امین و مامون کو لے کر خود امام مالک رحمہ اللہ کی مجلس درس میں حاضر ہوا، وہاں طلباء کا ہجوم تھا۔

خلیفہ نے کہا: اس بھیڑ کو الگ کردیجئے۔

امام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: کسی مخصوص شخص کے لئے عام لوگوں کے فائدے کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

امام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: امیر المومنین! انکساری پسندیدہ چیز ہے۔

یہ سن کر ہارون رشید مسند سے اُتر کر وہیں بیٹھ گیا جہاں عام طلباء بیٹھے تھے، اس نے امام صاحب سے مؤطا پڑھنے کو کہا لیکن یہ کہہ کر منع کردیا کہ یہ ہمارا دستور نہیں، چنانچہ ایک طالب علم معین بن عیسیٰ نے مؤطا کی قرأت کی اور ہارون رشید اور شہزادوں نے اس کو سنا۔(تذکرۃ المحدثین: ج۱)

ایک مرتبہ خلیفہ مہدی جب مدینہ منورہ گیا ہوا تھا تو اس نے حضرت امام مالک رحمہ اللہ کو بلانے کے لئے سواری بھیجی، آپ نے سواری واپس کردی اور فرمایا: جن گلیوں میں سرکارِ دوعالم محمد ﷺ پیدل چلتے تھے کیا ان گلیوں میں میں سوار ہوکر چلوں گا، وہ اپنی بیماری کی پرواہ کئے بغیر گرتے پڑتے خلیفہ کے دربار میں پہنچے۔(تذکرۃ المحدثین: جلداول)

☆......☆......☆

عجائب قدرت

سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے (المومنون:۱۴)

بغل یعنی خچر

یہ جانور گھوڑے اور گدھے کی قربت سے پیدا ہوتا ہے فارسی میں اس کو استر کہتے ہیں، اگر گدھا نر ہو تو اس کی صورت گھوڑے سے بہت ملتی ہے اگر گھوڑا نر ہو تو گدھے سے مشابہ کرتا ہے، زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ اس جانور کا ہر ایک عضو گدھے اور گھوڑے دونوں میں ملتا ہے اسی طرح پستان اور آواز مگر اس کے ذہن میں نہ تو گھوڑے کی سی تیز فہمی ہوتی ہے نہ گدھے کی سی کند ذہنی، مادہ استر کی عمر بہت دراز ہوتی ہے لیکن بیشک جنتی نہیں ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کے شکم میں بچہ نہیں رہتا، بعض کا قول ہے کہ شکم میں بچہ رہتا ہے مگر باہر نہیں نکلتا کیونکہ اس کے نکلنے کا راستہ نہایت تنگ ہوتا ہے پس اپنی ماں کو مار ڈالتا ہے، اسی سبب سے اگر اتفاقاً اس کی مادہ جفتی کھاتی ہو تو فوراً اس کو دوڑاتے ہیں تاکہ نطفہ نکل جائے کیونکہ اگر حاملہ ہوگی تو بوقت زائیدن اپنے بچے کے سبب سے مرجائے گی۔

خواص اعضائے استر کا بیان

اگر نرمہ گوش اس کا عورت کھائے بانجھ ہوجائے اور یہی خاصیت اس کے کان کے میل میں ہے اگر استخوان اس کے آدمی کھائے تو مدہوش ہوجائے جیسا کہ عالم خواب میں ہوتا ہے، اگر مغز استخوان اس کا حاملہ عورت کی خوراک ہو بچہ اس کا خبیث اور بے عقل ہو، اس کے دل کو کھانا بھی عورت کو بانجھ کرتا ہے اگر اس کے سم کو پانچ درم روغن آس ملا کر گنجہ سر میں لگائیں بال نکل آئیں اور داء الثعلب کو بھی مفید ہے جس مکان میں اس کے سم یا سرگین یا بال کا دھواں کریں وہاں سے چوہے فرار ہوں اگر اس کے خایہ کو خشک کر کے ریشم میں باندھ کر چارپایوں کے باندھیں کبھی رفتار سے عاجز نہ ہوں اگر اس کا پیشاب حاملہ نوش کرے مردہ بچہ گرجائے اگر عورت دردزہ میں گرفتار ہو اور پیشاب نوش کرے فوراً بچہ پیدا ہو اگر اس کے زنبور کو جو پیچھے کی طرف ہوتا ہے خشک کر کے بواسیر میں دھواں دیں صحت ہوجائے اگر اس کی پیشانی کا چمڑہ کسی جگہ پر جلا دیں وہاں کوئی کام انجام کو نہ پہنچے اگر کسی قدر اس کے پوست میں برگ صعتر یعنی پودینہ کو ہی باندھ کر حاملہ کے بازو میں باندھیں حمل نہ گرے گا۔

☆......☆......☆

طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

امام ذہبی رحمہ اللہ

140

البتہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مریض مغلوب العقل ہوتا ہے اسے زبردستی غذا دینا پڑتی ہے اور بعض اوقات مریض کو کھانے کی عدم رغبت پیٹ میں امتلاء کی کثرت کی وجہ سے بھی ہوتی ہے، ایسی صورت میں غذا دی جائے گی تو خرابی بڑھے گی۔

ابن سینا اور بقراط کہتے ہیں کہ مریض کو غذاء دینا اس کی ذات کی جہت سے اس کی قوت کا دوست ہے اور اس جہت سے اس کی دشمن ہے کہ وہ اس کے دشمن کی دوست ہے اور وہ مادہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے اس ارشاد عالی "اللہ ہی اس کو کھلاتا پلاتا ہے" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ مریضوں کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتا ہے جیسے کوئی کھلاتا پلاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کھانا پینا چھوڑنا اس کو نقصان نہیں دیتا، جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میں اپنے رب کے ہاں اس طرح شب بسر کرتا ہوں کہ وہ مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔"

کھانے میں مریض کی طبیعت وخواہش کا خیال رکھنا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کی بیمار پرسی کی اور اس سے پوچھا کہ تمہاری طبیعت کیا چاہتی ہے؟ اس نے کہا کہ گندم کی روٹی۔"

ایک روایت میں ہے کہ: "کیک کھانے کو چاہتی ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس گندم کی روٹی ہو وہ اپنے بھائی کو بھیج دے۔"

اسی طرح ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ "جب تمہارا مریض کسی چیز کی خواہش کرے تو اس کو کھلاؤ۔ اگر مریض ایسی چیز تناول کرے جس کے کھانے کی وہ خواہش رکھتا ہو اور وہ چیز مضر ہو تو وہ چیز اس کے لیے فائدہ مند ہوگی یا کم از کم ضرر دے گی بہ نسبت اس چیز کے استعمال کرنے کے جس کی وہ خواہش نہ رکھے اگرچہ وہ چیز نفع مند ہو۔

لہٰذا جب مریض کی خواہش سچی ہو تو طبیب کو بھی اس کی عرض کردہ خواہش کو قبول کرنا چاہیے۔ بقراط کا قول ہے کہ کھانے پینے کی جو چیز کم ہو، اس کی طبیعت پہلے بہتر ہو اور لذت دار ہو، اسے اس کھانے پر ترجیح دینا چاہیے جو اس سے اعلیٰ وافضل ہو۔"

مریض کو مضر صحت اشیاء زیادہ استعمال کرنے سے روکنا:

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک پیالہ بطور ہدیہ پیش کیا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بخار میں مبتلا تھے تو انہوں نے کھجور لی، پھر دوسری لی حتیٰ کہ سات کھجوریں لے لیں تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بس، اتنی ہی کافی ہیں۔"

اس کی وجہ یہ ہے کہ کھجور میں حرارت ہوتی ہے اور وہ بخار والوں کے لیے مضر ہوتی ہے دردسر اور پیاس پیدا کرتی ہے اگر تھوڑی مقدار میں لے لی جائے تو مضرت نہیں ہوتی۔

☆......☆......☆

الادب و الادیب

خون کے دریا بہے ہم چپ رہے
شہر میں لاشے گرے ہم چپ رہے
بند میخانے ہوئے ہم چپ رہے
ظلم رندوں نے سہے ہم چپ رہے
محل شاہوں کے بنے ہم چپ رہے
گھر غریبوں کے مٹے ہم چپ رہے
شاہ کے فرمان پر ظلم و ستم
اور زیادہ بڑھ گئے ہم چپ رہے
ظلم و استبداد کی تلوار سے
چاک سینے ہوگئے ہم چپ رہے
بزدلی کی انتہا تو دیکھئے
قاتلوں کے سامنے ہم چپ رہے
لب پہ مہر خامشی ایسی لگی
آنکھ میں آنسو لئے ہم چپ رہے
آہ تھی فریاد تھی لاشوں کے بیچ
اک تڑپ اک یاد تھی لاشوں کے بیچ

(ہمشیرہ باہر آفریدی شہیدؒ)

بزم القلم

محترم ایڈیٹر ہفت روزہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبوب عالم اخبار القلم ہر ہفتہ بڑی آب وتاب کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے......رنگ ونور اور دیگر مضامین سے سجا یہ خوبصورت گلدستہ ہمارے لئے ہدایت کا سامان ہوتا ہے۔

مدینہ طیبہ کی مبارک نسبتوں کا امین، یاس وناامیدی کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں امید کا چراغ اور دکھے دلوں کا مرہم ہے۔

لفظ لفظ خوشبو، حرف حرف معطر، غرض پورا شمارہ پھول کلیاں اور مشک وعنبر، بالخصوص رنگ ونور بیمار قلوب کی دوا اور سقیم ارواح کی غذا ہوتا ہے، ہماری جانب سے حضرت سعدی دامت برکاتہم کی خدمت میں ڈھیروں دعائیں اور سلام۔ اللہ کرے یہ اخبار عالم پر یونہی ضوءفشانی کرتا رہے اور ترقی کی منزلوں پہ منزلیں طے کرتا چلا جائے۔"آمین"

والسلام

(عبدالرشید، لاہور)

طلحہ السیف
tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com

السلام علیکم



اَہداف

جہاد کی مشروعیت جن اَہداف کے حصول کے لئے ہے وہ درج ذیل ہیں:

(۱) حفظُ الدعوۃ

کفار کو دعوت اِسلام پہنچانا فرض ہے اور جو کفار اس دعوت کو قبول نہ کریں انہیں جزیہ قبول کرنے کی دعوت دینا اور اگر اسے بھی قبول نہ کریں تو ان سے قتال کرنا۔

اسے اِقدامی جہاد کہا جاتا ہے۔ یہ فرض کفایہ ہے اور اس کا حکم پچھلی قسط میں گزر چکا۔

اس قسم کے جہاد سے پہلے کفار کو دعوت دینا بھی ضروری ہے اور اس اَمر کا اِلتزام بھی کہ ان کفار پر چڑھائی نہ کی جائے جن سے جنگ بندی کا معاہدہ ہو یا جو جزیہ قبول کر چکے ہوں۔ حضرات صحابہ کرام کے لشکروں کا شام وفارس کے خلاف بڑی بڑی جنگیں لڑنا اسی قبیل سے تعلق رکھتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے کفار کے بادشاہوں کو لکھے گئے خطوط کو فرضِ دعوت کی ادائیگی کے لئے کافی سمجھا گیا۔ قتال سے پہلے بھی لشکروں کے سامنے دعوت رکھی گئی لیکن یہ اَمر محال ہے کہ لشکر کفار میں موجود ہر فرد تک اِنفراداً دعوت پہنچائی گئی ہو۔ لشکروں کی کثرت، آواز رسانی کے آلات کا نہ ہونا اور زبان کا مختلف ہونا بھی اس بات کے واضح ترین قرائن ہیں کہ ہر فرد تک دعوت اِسلام کا پہنچانا ناممکنات میں سے تھا۔ اس کے باوجود ان سے قتال کیا گیا اور لاکھوں کفار تہہِ تیغ کیے گئے۔

دور حاضر کا جدید جہادی بیانیہ وضع کرنے والے غامدی مکتب فکر کا یہ نظریہ سرے سے باطل اور بلا دلیل ہے کہ جہاد اِتمام حجت کے بعد ہے اور اِتمام حجت صرف انبیاء کر سکتے ہیں اس لئے اب کسی کے لئے کفار سے قتال جائز نہیں رہا۔ نبی کریم ﷺ کی نبوت کا ابتدائی زمانہ مکہ مکرمہ میں گزرا۔ اس عرصے میں کفار مکہ سے خوب اچھی طرح اِتمام حجت ہوا۔ لیکن وہ لوگ ایمان سے منکر رہے حتی کہ امر قتال آ گیا۔ مشرکین مکہ کے حق میں اگر یہ دعویٰ کیا جائے تو کسی حد تک درست ہے کہ ان سے قتل ہر طرح کے اِتمام حجت کے بعد ہوا۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے طائف کا صرف ایک دعوتی سفر فرمایا۔ اس میں زیادہ بات چیت کی نوبت بھی نہیں آئی اور نہ ہی اہل طائف کو معجزات دکھائے گئے۔ اس ابتدائی زمانے کے سفر کے بعد اہل طائف پر اِتمام حجت کے ذرائع اختیار نہ کئے جا سکے اور تقریباً بیس سال کا طویل عرصہ ان سے انقطاع رہا۔ فتح مکہ کے بعد طائف پر حملہ کیا گیا اور ان سے قتال کیا گیا۔ اس میں اتمام حجت کی شرط کہاں پوری ہوئی؟......

غزوۂ تبوک کے لئے نبی کریم ﷺ نے بیس ہزار کے لگ بھگ لشکر کے ساتھ جس قوم کی طرف خروج فرمایا اس کی طرف سوائے ایک نفری قاصد کے اور کوئی دعوتی بات چیت نہ ہوئی تھی اور غزوہ موتہ میں جس قوم سے شدید قتال ہوا، اُن کی طرف بھی صرف خط کے ذریعے دعوت بھیجی گئی تھی۔ اس طرح نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری سالوں میں بڑی مہمات کا آغاز فرما دیا تھا۔ اور آپ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد حضرات صحابہ کرام نے ان مہمات کا بڑے پیمانے پر اِحیاء کیا اور نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق بڑے بڑے حملے کر کے روم وفارس کو تاراج کیا۔ ان عظیم الشان طاقتوں پر اِتمام حجت کب ہوا؟

محض ایک نامہ مبارک روم کے قیصر اور ایک فارس کے کسریٰ کے نام بھیجا گیا۔ کسریٰ نے خط قوم تک پہنچنے ہی نہ دیا اور چاک کر کے گستاخانہ انداز میں حجت ردّ کر دی۔ اگر اِتمام حجت لازم ہوتا تو کیا نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کو حکم فرماتے اور فتوحات کی بشارتوں سے نوازتے؟

انتہائی بے دلیل اور بے بنیاد بات کی جاتی ہے کہ ''کفر'' کے خلاف جہاد صرف نبی کر سکتے ہیں کیونکہ اِتمام حجت لازم ہے۔ اس پر جب حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے جہاد کو پیش کیا جائے تو جواب میں اس سے بھی بے بنیاد اور بودی بات کہی جاتی ہے کہ حضرات صحابہ کرام کو کارِ نبوت کے شرکاء ہونے کی حیثیت سے خصوصیت حاصل ہے۔ باقی امت سے ان کے احکام جدا ہیں۔ اس طرح ''اقدامی جہاد'' کو اُسی قرن اول کی خصوصیت بنا دیا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کون سا ایسا حکم نازل فرمایا ہے جو حضرات صحابہ کرامؓ کے لئے خاص تھا اور وہ خطاب باقی امت کے لئے نہیں ہے؟......

قرآن مجید میں اگر ایسا کوئی بھی حکم نازل ہوا جو کسی خاص فرد یا جماعت کے لئے تھا تو اس کے لئے خطاب بھی خاص اُسی فرد یا جماعت کو کیا گیا جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے لئے جو بعض احکام خاص آپ کی ذات کے لئے اترے اُن میں خطاب آپ کو ہی کیا گیا۔ ازواج مطہرات کے لئے کوئی خاص بات آئی تو ''یا نساء النبی'' کہہ کر اس خصوصیت کو واضح کر دیا گیا۔ جہاد کا حکم مسلمانوں کی جماعت کو ہے، بالکل اُسی طرح جیسے نماز روزے کا حکم مسلمانوں کو، اہل ایمان کو مخاطب کر کے دیا گیا۔ اگر ان تمام احکام میں سے کسی ایک کو ان کے ساتھ خاص کر دیا جائے تو باقی احکام کے اِنکار کا دروازہ کھل جائے گا۔ کتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ تمام اَحکام میں سے ایک کو بلا دلیل خاص کر دیا جائے اور بقیہ کو عموم پر رکھا جائے اور اگر بالفرض یہ بات تھی تو صحابہ کرامؓ کے ساتھ مل کر تابعین نے جو قتال کیا اس کا کیا حکم ہوگا؟

اور صحابہ کرام بھی پھر یقیناً اپنے بعد والوں کو قتال کے فضائل سنانے ترغیب دینے اور اُس کے اَحکام بتانے کی بجائے اُمت کو منع فرماتے کہ یہ عمل ہماری خصوصیت تھی، اس لئے بعد والے اِسے نہ کریں۔ ذرا سوچئے کہ یہ بے بنیاد بات حضرات صحابہ کرام کی جماعت پر کتنی بڑی تہمت ہے کہ انہوں نے دین کے بارے اگلی نسلوں کو درست رہنمائی نہ فرمائی۔ العیاذ باللہ

فرضیت جہاد کے دوسرے اور اہم ترین ہدف کی طرف جانے سے پہلے اس موضوع کی تکمیل مناسب معلوم ہوتی ہے کہ جہاد کسی ایک زمانے کا خاص عمل ہے یا ہمیشہ جاری رہنے والا عمل؟ اس بارے میں قرآن و حدیث کے دلائل سے بات واضح کر دی جائے۔

جہاد کب تک؟

قرآن مجید میں یہ آیت دو جگہ آئی ہے:

''اور قتال کرتے رہو ان کفار سے، یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو جائے اور حکم خالص اللہ کا چلے'' (البقرۃ۔ الأنفال)

اس میں لفظ ''حتی'' کے ساتھ قتال کی غایت بتائی گئی کہ جب تک ''فتنہ'' یعنی کفر کی وہ ہر قسم کی قوت جو مسلمان کے ایمان کے لئے خطرہ اور امتحان بن سکے خواہ عسکری قوت یا مادی یا مالی، ہر ایسی قوت ختم نہ ہو جائے اور روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہی سربلند نہ ہو جائے، اُس وقت تک کفار سے قتال کرتے رہو۔ تاویل کی گنجائش بھی باقی نہیں چھوڑی گئی کہ قتال کا لفظ لایا گیا، جہاد کا نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس مقصد کے حصول کے لئے قتال کا آغاز فرمایا۔ جہاں تک ہوا آگے حضرات صحابہ کرام نے سنبھال لیا اور ان کی پوری جماعت تن دہی کے ساتھ اس کے حصول کی محنت میں مشغول رہی حتیٰ کہ اگلوں کو یہ امانت سونپ گئی۔ اب جب تک یہ کام پورا نہیں ہو جاتا اس وقت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ یہ آیت اس کا حکم ہے۔

نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ میں اس بات کو دو مختلف جہتوں سے بیان کیا گیا۔ کچھ روایات میں ایسا ہوتے رہنے کی خبر صادق ہے اور کچھ روایات میں ایسا ماننے کو عقیدے کا لازمی جزو اور اِسلام کے بنیادی عقائد میں سے قرار دیا گیا۔ دونوں روایات پیش خدمت ہیں:

صحیح مسلم کی روایت ہے جو متعدد طرق اور متعدد اَلفاظ کے ساتھ وارد ہوئی ہے:

''میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق کی خاطر قتال کرتی رہے گی اور کفار پر غلبے کی محنت میں رہے گی قیامت کے دن تک'' (صحیح مسلم عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

اسی طرح صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت اور ابوداؤد میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت میں ''المسیح الدجال'' کے قتل تک ''لاتزال'' کے لفظ کے ساتھ برابر اس عمل کے بغیر انقطاع ہر زمانے میں جاری رہنے کی خبر دی گئی ہے۔ اور ابوداؤد و ترمذی کی ایک روایت میں یہ عقیدہ رکھنے کو اسلام کے بنیادی احکام میں سے قرار دیا گیا ہے کہ جہاد ہر زمانے میں جاری رہے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تین چیزیں ایمان کی بنیاد ہیں:

(۱) جو شخص کلمہ پڑھ لے اس سے اپنا ہاتھ روک کر رکھنا کہ اسے کسی گناہ کی وجہ سے نہ کافر قرار دو اور نہ قتل کرو۔

(۲) جہاد جب سے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا تب سے جاری ہے اور میری امت کے آخری لشکر کے دجال کو قتل کرنے تک جاری رہے گا۔

(۳) تقدیر پر ایمان رکھنا (ابوداؤد، ترمذی)

اس حدیث کے ابتدائی الفاظ پر غور فرمائیں۔ یہ بات واضح ہے کہ آگے جو امور بیان ہو رہے ہیں، اُن کا تعلق عقیدے سے ہے اور تعلق بھی معمولی نہیں بلکہ بنیادی ہے، کہ اگر ان میں سے کوئی بات نہ پائی جائے گی تو دعویٰ ایمان بے بنیاد ہو جائے گا۔ اور ان تین امور میں سے ایک یہ ہے کہ جہاد اپنی ابتداء سے دجال کے قتل تک جاری رہے گا۔ اس جملے کو حدیث کے اَساسی مضمون کے تناظر میں دیکھا جائے تو اسے صرف خبر کے طور پر نہیں لیا جا سکتا ہے، اور اگر صرف خبر کے طور پر بھی لیا جائے تو بھی نبی کریم ﷺ کی خبر ہونے کے سبب اس کا تعلق پھر بھی عقیدے کے ساتھ بن جائے گا۔

حدیث کا پہلا جزء خارجیت کی نفی ہے، دوسرا غامدیت کی اور تیسرا نیچریت کی۔ یہ تینوں مکاتب فکر ایمان کی بنیاد سے محروم ہیں۔

اب قرآن و حدیث کے اس واضح مضمون کے تناظر میں اس بے بنیاد دعوے کی حیثیت خود سمجھ لیجئے۔ آیات و احادیث کا یہ مضمون خود ساختہ نہیں بلکہ اِجماعی ہے۔ اس لئے امام جصاص رازی رحمہ اللہ نے سورۃ التوبہ کے احکام جہاد کے بیان میں اس حقیقت کو بھی واضح فرما دیا ہے کہ:

''قال ابو حنیفة و ابو یوسف و محمد ومالک وسائر فقهاء الامصار: ان الجهاد فرض الی یوم القیامة''

ترجمہ: امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد اور امام مالک اور تمام عالم اسلام کے فقہاء کا فرمان ہے کہ: جہاد قیامت تک فرض ہے'' (اَحکام القرآن للجصاص۔ ج۳ص۱۴۱)

(یہ بحث مستقل ہے کہ کبھی فرض کفایہ اور کبھی فرض عین) لیجئے! تمام فقہاء کرام کا متفقہ فیصلہ آ گیا، گویا جہاد کے جاری رہنے اور ہر زمانے کا فریضہ ہونے کا اِجماعی بیانیہ۔ اس کے مقابل غامدی اور ان کے متعلقین کا من گھڑت اور بے دلیل بیانیہ اب کیا حیثیت رکھتا ہے؟ یا تو فیصلہ ہی یہ کر لیا جائے کہ دین اب تک کسی زمانے میں سمجھا ہی نہیں گیا تھا اب سمجھ میں آیا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک

اس بحث سے دوسرا مسئلہ بھی ضمناً مکمل ہو گیا کہ جہاد کی مشروعیت کا دوسرا ہدف:

(۲) رَدُّ العُدْوَان:

ہے یعنی کفر کی ہر اُس طاقت اور قوت کو توڑ دینا جو اِسلام اور مسلمانوں کے لئے خطرہ ہو اور دنیا سے ان کا نظام مٹا کر اللہ تعالیٰ کے کلمہ کو سربلند کرنا۔

(جاری ہے)



ملک کے عظیم دینی ادارے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے بانی مہتمم محدث العصر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی بیٹی اور عزیمت و استقامت کے شہسوار مدرسہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم ثانی حضرت اقدس مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ کی اہلیہ اتوار کی شام اس دار فانی سے کوچ فرما گئیں۔ پیر کی نماز ظہر سے قبل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن حاضر ہوا تو وہاں کراچی کے جید علماء، صلحاء، طلباء اور عوام کا ایک جم غفیر تھا کہ جو مرحومہ کی نماز جنازہ کی ادائیگی کیلئے جمع تھا، مرحومہ محترمہ نیک، پارسا، شب بیدار اور تہجد گزار خاتون تھیں... کراچی میں خواتین کے کئی مدارس کی سرپرستی بھی فرماتی تھیں...

مرحومہ محترمہ نے دینی تعلیم و تربیت اپنے سربلند بابا حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ سے حاصل کر رکھی تھی... مفتی احمد الرحمٰن نور اللہ مرقدہ کے 4 بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں... 1991ء میں حضرت اقدس مفتی احمد الرحمٰنؒ کا انتقال ہوا تو تب مرحومہ محترمہ نے اپنے بچوں کو ماں اور باپ بن کر پالا اور سب بچوں اور بچیوں کی دینی خطوط پر خوب تربیت کی...

پیر کے دن نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سربراہ ممتاز اور بزرگ ترین شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا سلیم اللہ خان حفظہ اللہ نے انتہائی پیرانہ سالی کے باوجود مرحومہ محترمہ کی نماز جنازہ پڑھائی، مفتی احمد الرحمٰنؒ کے صاحبزادے مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی اور مولانا طلحہ رحمانی اشک بار آنکھوں کے ساتھ اپنی اماں جان کے جنازے کے شرکاء سے مل رہے تھے، ''ماں'' جیسی شفیق ہستی کی وفات کے غم سے بڑھ کر کوئی اور دوسرا غم ہو ہی نہیں سکتا... اور پھر ''ماں'' بھی وہ کہ جس نے بیوہ ہونے کے باوجود اولاد کی دینی تربیت، اعلیٰ پرورش اور خدمت کا حق ادا کر دیا ہو...

اس عظیم ماں کی رحلت کے بعد اس کی اولاد سے غم کی کیفیت پوچھ کر دیکھئے تو صبر و ضبط کے بندھنوں میں جکڑے ہونے کے باوجود... اولاد کہتی ہے کہ کوئی ان کا سینہ چیر کر دیکھے تو ممکن ہے کہ اسے غم کی شدت کا اندازہ ہو سکے، ورنہ دنیا کا کوئی کمپیوٹر اور کوئی پیمانہ ''غم'' اور دکھ کی کیفیت کو ماپ ہی نہیں سکتا...

31 جنوری 1991ء کو حضرت اقدس مفتی احمد الرحمٰنؒ کی نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت بھی اس خاکسار کو حاصل ہوئی... حضرت مفتی احمد الرحمٰن نور اللہ مرقدہ دینی غیرت سے مزین علم و عمل اور تصوف و جہاد کا حسین امتزاج تھے، ان کی شخصیت کے نمایاں پہلوؤں کو دیکھ کر لگتا تھا کہ جیسے انہیں جہادی مٹی میں گوندھ کر پیدا کیا گیا ہو...

یقیناً وہ ایک بہت بڑے عالم تھے... عالم آج بھی الحمد للہ بہت سے ہیں... وہ ایک بڑے ماہر استاد تھے، استاد آج اور بھی بہت سے ہیں، وہ جامعہ کے مہتمم بھی تھے... دینی مدارس کے آج بھی ہزاروں مہتمم موجود ہیں... وہ شب بیدار اور تہجد گزار تھے... شب بیدار اور تہجد گزار آج اور بھی بے شمار ہوں گے... لیکن ان میں کوئی ایک بھی مفتی احمد الرحمٰنؒ جیسا نہیں... کیوں؟ اس لئے کہ مفتی احمد الرحمٰنؒ علم و عمل کے ساتھ ساتھ جہاد و غیرت کا بھی حسین مرقع تھے... میری سعادت کہ میں نے ''جہاد و غیرت'' کے کئی مناظر اپنی آنکھوں سے ان کی شخصیت میں دیکھے، لیکن ان کی وفات کے بعد وہ ''حسین مناظر'' پھر کسی دوسری شخصیت میں تلاش کرنے کے باوجود نظر نہیں آئے...

کوئی راضی رہے یا ناراض ہو، لیکن میں یہ لکھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگر غیرت و شجاعت، اور جہادی کردار دینی و تبلیغی اور تعلیمی خدمات میں رکاوٹ بن سکتا تو مفتی احمد الرحمٰنؒ کے راستے کی رکاوٹ بنتا... مگر دنیا جانتی ہے کہ غیرت و شجاعت اور جہادی کردار میں نمایاں ترین ہونے کے باوجود حضرت اقدس مفتی احمد الرحمٰنؒ نے محدث العصر حضرت بنوری نور اللہ مرقدہ کی امانت جامعہ علوم اسلامیہ کے تعلیمی اور روحانی ماحول کو دیگر اکابر اساتذہ کے ساتھ مل کر اس بام عروج تک پہنچایا... کہ مشرق و مغرب، شمال و جنوب میں بسنے والے مسلم حتیٰ کہ غیر مسلم ممالک کے مسلمان طلباء بھی یہاں آ کر دینی علوم سے فیض یاب ہونا اپنی خوش قسمتی کی معراج سمجھنے لگے....

''مادیت'' کو فناء کے گھاٹ اتارنا کوئی مفتی احمد الرحمٰنؒ سے سیکھے۔ مادہ پرستی، جاہ طلبی، اور دولت پسندی ان سے منہ چھپانے پر مجبور ہو جاتی تھی۔ ولی کامل حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، جرنیل دیوبند حضرت مفتی عبدالسمیع شہیدؒ، حضرت اقدس ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ، غم خوار امت حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ، شہید مظلوم حضرت مفتی جمیل خان نور اللہ مرقدہ یہ خدمت میں جتنے لمحات بھی گزارے، اس کی حلاوت اور مزہ آج 25 سال بعد بھی پوری شدت سے محسوس ہوتا ہے، مجھے پہلی بار شیخ طریقت حضرت اقدس مولانا محمد مسعود ازہر کی ہمراہی میں ان کی خدمت میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی تھی... مولانا محمد مسعود ازہر ان سے محبت کے ساتھ ساتھ ان کا بے پناہ احترام بھی کرتے تھے، جبکہ وہ بھی مولانا ازہر پر بے حد شفقت فرماتے تھے..

1990-91ء کے وہ دن اور راتیں، وہ لمحات و ساعات میرے سب سے قیمتی اثاثے ہیں کہ جن میں میری آنکھیں کبھی حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ اور کبھی شیخ الحدیث حضرت اقدس مفتی ولی حسنؒ ٹونکی جیسے اللہ والوں کی زیارت سے فیض یاب ہوتی رہیں...

شور برپا ہے کہ عالمی صہیونی طاقتوں کے ساتھ مل کر سیکولر پٹاری کے خرکار! مدارس کو ختم کرنا چاہتے ہیں... کیسے کریں گے؟ کیا مدارس کوئی ''مرونڈا'' یا ''ریوڑیاں'' ہیں کہ جو سیکولر پٹاری کے لادین شیطان انہیں کھا جائیں گے؟ کس کے باپ میں جرأت ہے کہ وہ مدارس کو ختم کرنے کی سوچ بھی رکھے... پاکستانی مدارس کا ماضی محدث العصر حضرت بنوریؒ، حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ، حضرت اقدس مفتی محمودؒ اور حضرت اقدس مفتی ولی حسنؒ ٹونکی جیسے اولیاء سے جڑا ہوا ہے... یہ وہ عظیم ہستیاں تھیں کہ علم و جہاد جن کا طرہ امتیاز تھا، جہاد مقدس سے شرمندہ رہنے والے اب بھی اپنی اصلاح کر لیں، توبہ تائب ہو جائیں... اس لئے کہ اسلام کی چودہ صدیاں گواہ ہیں کہ مسلمانوں کی تاریخ کا روشن کردار ہمیشہ کیلئے وہی بنا کہ جہاد و شجاعت جس کی شخصیت کا نمایاں حصہ رہا...

کئی سالوں بعد برادر محترم عزیز الرحمٰن رحمانی اور بھائی طلحہ رحمانی کے ساتھ میری ملاقات ہوئی... اور وہ بھی ان کی والدہ محترمہ کے جنازے کے موقع پر، اس لئے میں اس وقت ان سے جو نہ کہہ سکا، میرا دل چاہتا ہے کہ آج بذریعہ ''قلم تلوار'' ان کے گوش گزار کر دوں... ''تم خوش قسمت ہو کہ تمہیں ''مفتی احمد الرحمٰنؒ'' جیسا باپ ملا، عظیم باپ اور عظیم ماں کا سروں سے سریہ اٹھ جانا یقیناً نقصان [illegible]

عالمِ اسلام کا المیہ

نقش جمال......مدثر جمال تونسوی
Naqshejamal@gmail.com

مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے جو جسے بلاشبہ وہ بنیادی مسئلہ کہا جا سکتا ہے جو اس وقت عالم اسلام کو درپیش ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

''اس وقت عالم اسلام کا سب سے اہم مسئلہ، سب سے نازک مسئلہ، سب سے فکر اور آزمائش کا، کفر و تردد کا مسئلہ اور سب سے زیادہ قابل توجہ مسئلہ یہ ہے کہ: عالم اسلام کی فکری، علمی، تصنیفی، اخلاقی اور اخیر میں سیاسی قیادت اس طبقہ کے ہاتھ میں آ گئی ہے جو اسلام کی ابدیت کا تقریباً منکر ہے اور اسلام کے بارے میں وہ صرف احساس کمتری ہی میں مبتلا نہیں بلکہ مایوس ہے اور اس کے دل میں یہ احساس بیٹھ گیا ہے اور اس نے ایک فکر، اور ایک فلسفہ اور دعوت کی حیثیت اختیار کر لی ہے کہ اسلام اس زمانے میں، اس جدید دور میں، اس ترقی یافتہ دور میں قیادت کی صلاحیت نہیں رکھتا'' (عالم اسلام کا سب سے اہم مسئلہ۔ ص۴)

ہمارے عمومی عصری تعلیمی اداروں کے فضلاء کو دیکھ لیں، اکثر و بیشتر اخبارات میں لکھنے والے کالم نگاروں کو دیکھ لیں، ٹی وی پر آنے والے اسکالرز کو سن لیں اور خاص کر سیاسی قائدین اور سیاسی شخصیات کے بیانات دیکھ لیں سب میں یہی حقیقت مشترک نظر آئے گی کہ وہ اسلام کے بارے میں احساس کمتری میں مبتلا ہیں اور بلاتکلف ان کی زبانوں پر یہ بات آ جاتی ہے کہ اسلامی شریعت کا نفاذ جدید دور میں ممکن نہیں ہے۔ حالانکہ یہ بات ایک مسلمان کے لیے زہر قاتل ہے مگر اکثر مسلمان اپنی نادانی اور جہالت کی وجہ سے ایسی بات زبانوں سے نکال دیتے ہیں جس کے بارے میں انہیں خود بھی اندازہ [illegible]

مسلمان حاکموں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ریاست کی سطح پر اجتماعی شرعی قوانین نافذ کریں، عدالتوں میں ایسے لوگوں کو تعینات کریں جو لوگوں کے مسائل کو شریعت کی روشنی میں انصاف کے ساتھ حل کریں۔ الغرض اسلام کے دور عروج پر نظر رکھنے والے اور اسی کو قابل فخر سمجھنے والے مایہ ناز اسلامی اسکالرز نے بہت پہلے ان مسائل کو نمٹا دیا۔ چنانچہ علامہ ماوردیؒ نے (الاحکام السلطانیۃ) اور ابو یعلیٰ نے (الاحکام لابی یعلی صفحہ ۸۲،۷۲) میں مسلم حکمرانوں کے فرائض کا بہترین خلاصہ بیان کیا ہے جسے درج ذیل نکات میں اہل علم نے جمع کیا ہے:

1) حفاظتِ دین، دفاعِ دین اور تعلیمِ دین
2) شرعی قوانین کا نفاذ اور عدل و انصاف کا قیام
3) مال، جان، اور آبرو کی حفاظت اور امن و امان کا قیام
4) شرعی سزاؤں کا نفاذ اور مجرموں کی سرکوبی
5) فوج اور اسلحہ کا انتظام کرنا اور دار الاسلام کا دفاع کرنا
6) کفار محاربین کے خلاف قتال و جہاد کا انتظام
7) سرکاری خزانے کی حفاظت اور اسلام کے مالیاتی نظام کا قیام
8) قومی خزانے پر امانت دار ماہرین کا تقرر کرنا
9) تنخواہوں کا منصفانہ نظام قائم کرنا اور بروقت ادائیگی کرنا
10) عوام کی حالت سے براہ راست باخبر رکھنا

(اسلامی سیاست صفحہ ۳۷۰)

[illegible]

بجائے اپنے اموال سے ان کی ضروریات پوری کریں، پڑھے لکھے لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان پڑھ لوگوں کو تعلیم دیں، ڈاکٹروں اور حکیموں کی ذمہ داری ہے کہ وہ بیماروں اور لاچاروں کو علاج معالجہ فراہم کریں، اپنی ضروریات کے بقدر اس چیز کا معاوضہ لیں لیکن محض دولت کے حصول کے لیے ان پیشوں کو اختیار نہ کریں۔

اسی طرح ہوئی سزاؤں کی بجائے وہ سزا نافذ کی جائے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے بیان فرمائی ہے!!

کہا جاتا ہے کہ چور کے ہاتھ کاٹنے کی بات تب کی جائے جب تمام لوگوں کو خوش حال معیشت فراہم کر دی گئی ہو...... تو جناب کیا یہی ہدایت آپ آج کے کسی بھی ملک کے قوانین کو چیلنج کر کے کہہ سکتے ہیں اور کیا کہا بھی جاتا ہے؟ کہ جناب! ملک میں کسی بھی چور پر اس وقت تک کوئی پولیس ہاتھ نہیں ڈال سکتی جب تک کہ حکومت سب لوگوں کو خوش حال معیشت فراہم نہ کر دے۔ آپ یہ بات آج کی حکومت کو ہی کہہ کر دیکھ لیں بلکہ آپ کی سوچ کے مطابق تو آپ کو فی الوقت سارا زور موجودہ حکومتوں پر ہی دینا چاہئے جنہوں نے مناسب اور خوش حال روزگار فراہم کیے بغیر اتنی بڑی پولیس بھرتی کر رکھی ہے اور وہ دن رات شہروں اور دیہاتوں سے چور پکڑ پکڑ کر انہیں جیلوں میں ٹھونستے ہیں، اور انہیں سزاؤں میں رگڑتے رہتے ہیں۔ مگر کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو ان حکومتوں کے بارے میں ایسی بات کہے۔ ہاں جب اسلامی شریعت کے نفاذ کی بات آئے تو پھر یہ سب شیطانی وسوسے اور تشکیکات کا بازار گرم کر دیا جائے گا۔

اس صورت حال میں مسلم عوام کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس بارے میں اپنے شعور کو بیدار کرے، کھلے دل سے اس بات کو تسلیم کرے کہ واقعی اسلام ہمارے نظام حیات کے لیے کافی ہے، اور ہمیں جدید دور میں جینے کے لیے اسلام کو اپنی اجتماعی اور ملکی سطح سے دور پھینکنا قطعاً جائز نہیں ہے، بلکہ ہمارے مسائل کا حل ہی اسی میں پوشیدہ ہے کہ اسلامی شریعت کے نفاذ کی طرف بڑھا جائے، اسلامی نظام کی خوبیوں کو کھلے دل سے تسلیم کیا جائے، انہیں عام کیا جائے، سیاسی قائدین اور مفکرین اسلامی نظام کی طرف بے جا اور مشکوک خامیاں منسوب کرنے کی بجائے خوبیوں کو اجاگر کریں، معترضین کے سامنے شرمندہ ہونے کی بجائے انہیں ان کی بے پناہ خامیاں دکھا کر اپنے نظام کی خوبیوں کے اعتراف پر انہیں مجبور کیا جائے۔

عالم کفر نے اسلام کی بالادستی کے لیے اٹھنے والی اور عالم کفر کا زور توڑنے والی اسلامی قوتوں کے خلاف بے پناہ سرمایہ خرچ کر کے ایک طرف انہیں اندرونی خلفشار میں مبتلا کرنے کی کوششیں شروع کر رکھی ہیں اور دوسری طرف خود مسلمانوں میں ہی ایسے مفکرین اور اسکالرز کو متعارف کرانے اور انہیں شہرت دلانے کی مہم شروع کر رکھی ہے جو اسلام کی بالادستی کو ناممکن قرار دیں، اس وقت عالم کفر ملۃ واحدۃ بن کر یہودی اور عیسائی ماضی کے باہم بدترین دشمن ہو کر بھی اس نکتے پر یکجا ہو چکے ہیں کہ اسلام کی بالادستی کسی صورت قبول نہیں کی جائے گی اور افسوس ہوتا ہے کہ بہت سے مسلمان عالم کفر پر اسلام کی بالادستی تو دور کی بات خود مسلم ممالک میں بھی اسلامی نظام کے نفاذ کی راہ میں فکری رکاوٹیں ڈالتے ہیں اور جاہلیت میں غرق مسلم حکمرانوں کو ان کی جہالت پر مزید متعصب [illegible]

گوشۂ مکتوب خادم

مکتوبِ خادم (18.02.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں.. کوئی "الہ" نہیں.. لا الہ الا اللہ.. ہم پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں.. الحمد للہ.. ہمارے گناہ بہت زیادہ ہیں.. استغفر اللہ.. یہ تین نکاتی ذکر بڑا مؤثر ہے.. لا الہ الا اللہ، الحمد للہ، استغفر اللہ.. لا الہ الا اللہ سب سے افضل ذکر ہے".. "الحمد للہ" سب سے افضل دعاء ہے.. ان کے لئے جن کو نیکیوں کی توفیق زیادہ ہے.. اور "استغفر اللہ" بھی سب سے افضل دعاء ہے.. ان کے لئے جن کے گناہ زیادہ ہیں.. یا اس طرح کہہ لیں جن پر مایوسی، ناشکری کا حملہ زیادہ ہوتا ہے ان کی افضل دعاء "الحمد للہ" ہے.. اور جن پر تکبر، عجب اور خود پسندی کا حملہ زیادہ ہوتا ہے ان کے لئے "استغفر اللہ" افضل دعاء ہے.. یہ سب کچھ تب قبول ہوگا جب ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول مانیں گے.. اور ان کی شریعت کو اختیار کریں گے.. محمد رسول اللہ.. حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بغیر نہ کلمہ مکمل، نہ دین مقبول، نہ نماز درست، نہ جہاد قبول.. حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد.. سارے دین منسوخ.. اب کامیابی کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے.. لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ.. جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے لوگوں پر لازم تھا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانیں.. اسی طرح بعد والوں پر بھی لازم ہے.. کیونکہ آخری نبی کا زمانہ دنیا کے آخری دن تک ہے.. پس اے ایمان والو! اپنے [illegible]

والسلام
خادم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مکتوبِ خادم (19.02.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ "بے ایمان" ہونے سے ہم سب کی حفاظت فرمائے.. ہماری سب سے بڑی فکر یہ ہونی چاہئے کہ ہم "ایمان" پر رہیں اور "ایمان" پر مریں.. نماز کا انکار "بے ایمانی" ہے.. جہاد فی سبیل اللہ کا انکار "بے ایمانی" ہے.. جبکہ نماز اور جہاد سے غفلت "بے ایمانی" کی طرف لے جانے والا عمل ہے.. کل میں حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کا ایک بیان سن رہا تھا.. حضرت نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے "تیسرا نمبر یہ کہ جس کی طرف اچھے اچھے لوگوں کو بھی توجہ نہیں جاتی وہ یہ کہ سب سے بڑا جرم، سب سے بڑا گناہ، جہاد سے غفلت ہے اس جیسا بڑا گناہ تو دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں.. "حضرت والا کے ان الفاظ پر غور کریں.. وہ علم کی گہرائیوں اور بلندیوں سے بولنے والے "فقیہ" تھے.. ہم سب نے اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے.. اس لئے دین کو سمجھیں اور دوسروں تک پہنچائیں.. جماعت کے تمام ذمہ دار اور تمام کارکن "القلم" اَخبار توجہ اور اِہتمام سے پڑھا کریں.. بہت دُکھ اور قلبی رنج ہوتا ہے جب جماعت کے ذمہ دار ساتھی اپنا اَخبار نہیں پڑھتے.. اپنے گھر کی نعمت کی قدر کریں.. گزشتہ دو شماروں میں برادر عزیز مولانا طلحہ السیف کا کالم "جہاد کا بیانیہ" بہت اہم ہے، اسے پڑھیں، یاد کریں اور دوسروں تک پہنچائیں.. رنگ و نور اٹھارہ لاکھ سے زائد افراد پڑھتے ہیں.. مگر اصل تو یہ ہے کہ سب سے بڑھ کر اپنے منتظمین پڑھیں اور [illegible]

والسلام
خادم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

قاری غلام عباسؒ......عندلیبِ جیشِ محمد ﷺ

عندلیبِ جیش تھا، کہ بلبلِ شیراز تھا
اے غلام عباس! تو کس درجہ خوش آواز تھا
تیری رَگ رَگ میں جہادی خون ہر دَم موجزن
مرد مومن تھا، مجاہد تھا، جری، جانباز تھا
بجلیوں سے کم نہ تھے تیرے جہادی زمزمے
جس کو سن کر ہر مجاہد مائلِ پرواز تھا
نغمگی سے تو نے ہر محفل کو دیں رنگینیاں
جوش تھا لہجے میں تیرے، لَے میں سوز و ساز تھا
پیشہ ور نغمہ سراؤں سے تجھے نسبت نہ تھی
تیرے معیارِ ترنم کا جدا انداز تھا
زیب دیتی تھی اس امت کی حدی خوانی تجھے
لحن داؤدی کا بھی حاصل تجھے اعزاز تھا
تو کہ اس محفل کا رنگ تھا اور روپ تھا
کاروانِ جیش کو تجھ پر بلا کا ناز تھا
کیوں نہ آئے رشک ہم کو یار خوش گفتار پر
حمد و نعت و نظم گوئی میں جو وہ ممتاز تھا
تیری نظمیں کون اب گائے گا بزمِ جیش میں
وہ تو انور چل بسا جو تیرا ہم آواز تھا

پروفیسر انور جمیل